شیعانِ علیؑ زندہ باد
دشمنانِ علیؑ مُردہ باد
یا علیؑ مدد
تحفہ حنفیہ
تحفہ جعفریہ
در جواب
اس رسالہ میں تمام علمائے اہلسنت کو دعوت فکر دی گئی ہے کہ وہ اہلسنت کی کتابوں سے سُنّی مذہب کے خلاف پیش کئے گئے حوالہ جات کی صفائی پیش کریں اور شیعوں کی مخالفت اور لوگوں کو انکے خلاف بھڑکانے پر ہی گزارہ نہ کریں"
نوٹس:- اس کتاب کو نابالغ بچے اور عورتیں نہ پڑھیں
از قلم حقیقت رقم
خادمِ مذہب شیعہ وکیل آلِ محمدؐ علامہ غلام حسین نجفی فاضل عراق

سید ذوالفقار علی شاہ مشہدی

یا علیؑ مدد

نشر پیامِ علیؑ زندہ باد

تحفۂ حسینیؑ زندہ باد

تحفہ حنفیہ

درجواب

تحفہ جعفریہ

اس رسالہ میں تمام علماء اہلسنت کو دعوت فکر دی گئی ہے کہ وہ اہلسنت کی کتابوں سے سنی مذہب کے خلاف پیش کیے گئے حوالہ جات کی صفائی پیش کریں اور شیعوں کی مخالفت اور لوگوں کو انکے خلاف بھڑکانے پر ہی گزارہ نہ کریں،

نوٹ:- اس کتاب کو نابالغ بچے اور عورتیں نہ پڑھیں،

از قلم حقیقت رقم

خادم مذہب شیعہ وکیل آل محمدؐ علامہ غلام حسین نجفی فاضل عراق

150

أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ جَعَلَ مَقَامَ شِیْعَةِ الْحَقِّ عَلِیًّا، وَصَیَّرَهُمْ مَعَ نَبِیِّهٖ اِبْرَاهِیْمَ فِیْ ذٰلِكَ الْاِسْمِ سَمِیًّا، فَلَمْ یَزَلْ كَانُوْا لِلْحَقِّ شِیْعَةً وَلِلصِّدْقِ وَلِیًّا، وَنَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ شَهَادَةً نُكَرِّرُهَا بُكْرَةً وَّعَشِیًّا، وَنَسْلُكُ بِهَا صِرَاطًا سَوِیًّا، وَنَشْهَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهُ الَّذِی ارْتَضَاهُ صَفِیًّا، وَقَرَّبَهٗ نَجِیًّا، وَاخْتَارَ لَهُ ابْنَ عَمِّهٖ وَكَاشِفَ غَمِّهٖ، وَصِیًّا وَّوَلِیًّا، فَاَمَرَهٗ یَوْمَ الْغَدِیْرِ بِالنَّصِّ فِیْ شَاْنِهٖ نَصًّا جَلِیًّا، قَائِلًا مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَمَوْلَاهُ هٰذَا عَلِیًّا، صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ صَلٰوةً تُوْنِیَالُ بِهَا الْمُؤْمِنُوْنَ یَوْمَ الْعَطَشِ رِیًّا، وَیَحُوْزُوْنَ بِهَا فِیْ جَنَّةِ الْمَاْوٰی حُلِیًّا، وَعَیْشًا رَضِیًّا۔

خطبہ کا مطلب :- حمد ہے اس خدا کی جس نے شیعۃ الحق کے مقام کو بلند کیا۔ اور انکو اپنے نبی ابراہیمؑ کے ساتھ شیعہ نام میں ہم نام بنایا۔ ہم شیعہ لوگ صبح و شام خداوند تعالیٰ کی وحدانیت کی گواہی دیتے ہیں اور محمد مصطفیٰ کی رسالت کی گواہی دیتے ہیں اور ہم یہ بھی گواہی دیتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کے ابن عم اور انکے کاشف غم علیؑ ابن ابی طالبؑ کو آنجناب کا وصی بنایا، اور خود نبی پاکؐ نے میدان غدیر میں علیؑ کو امیر بنانے کا اعلان کیا، اور فرمایا کہ جسکا میں مولیٰ ہوں اسکا علیؑ بھی مولیٰ ہے، ہمارے نبیؐ اور ہمارے مولا علیؑ پر اللہ کی رحمت ہو اور اس رحمت سے ہم قیامت کے دن کامیابی اور جنت میں ٹھکانہ چاہتے ہیں

غرض تالیف رسالہ ہذا جوابی اور دفاعی کاروائی ہے

تمام برادران اسلام پر واضح کیا جاتا ہے کہ حافظ محمد علی شیخ الحدیث آف لاہور نے ایک کتاب تحفہ جعفریہ لکھی ہے، کتاب کیا خاک لکھی ہے حافظ جی کو بیٹھے بیٹھے خیال آیا ہے گویا سنیت کی باسی ہانڈی میں اُبال آیا ہے موصوف نے یہ کتاب لکھتے وقت یوں بھی پینترہ بدلا ہے کہ ایک جلد کا نام شیعہ مذہب المعروف فقہ جعفریہ بھی رکھا ہے، اس گیارہویں والے کے مرید کو کافی عرصہ سے شیعیان علیؑ سے سینگ اڑانے کی آرزو تھی بلکہ اسکو بچپن سے روائتی کھجلی تھی اور آخر عمر میں اسکو مرہم نصیب ہوا، حافظ جی کو ہماری تیز اور تلخ تحریر کا کافی شکوہ تھا، مگر انہوں نے اپنی کتاب میں اپنی روائتی بد کلامی سے اپنے اس ارمان کو بھی بھر کے نکال لیا ہے اور کان ابوبکر سبابا کی سنت کو بھی پورا کر لیا ہے، موصوف نے اپنی کتاب میں جگہ جگہ شیعیان علیؑ کے پاکیزہ مذہب پر کیچڑ اچھالا ہے اور شیعہ اور فقہ جعفریہ کے حق میں جتنی خیانت اور توہین اسکے بس میں تھی اس نے کوئی کمی نہیں کی، اور بیچارے شیعہ جو دنیا میں ایک شریف ترین قوم شمار ہوتی ہے انکے مذہبی مسائل کو غلط رنگ دے کر سادہ لوح عوام کو انسے متنفر کرنے کی ناکام کوشش کی ہے، اور شیعیان علیؑ کو دین اسلام سے خارج کرنے کے لئے اولاد حلالہ کے جھوٹے فتوؤں کا سہارا لیا ہے، گویا حافظ جی من میں شیخ فرید اور بغل میں انٹیں ہیں، ع

او نچی دوکان پھیکا پکوان،

میں حافظ محمد علی کا بے حد شکر گزار ہوں

حافظ جی نے اپنی کتاب میں فقہ جعفریہ پر تنقید کر کے شیعیان علی کو فقہ نعمانیہ پر تنقید کرنے کا موقع دیا ہے، بلکہ دعوت دی ہے پس ہم نے اس قیمتی موقع سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے دو کام کیئے ہیں ایک تو اپنی فقہ جعفریہ پر لگائے گئے اعتراضات کا جواب دیا ہے اور دوسرا فقہ نعمانیہ پر منصفانہ تنقید اور تبصرہ کیا ہے، اور بعض مقامات میں ہماری تیز اور تند تحریر کے مخاطب ہماری ملوانہ برادری ہے نا کہ ہمارے عام سنی بھائی ہیں،

فقہ نعمانیہ کی چیڑ پھاڑ کی ذمہ دار حافظ جی پر ہے

ارباب انصاف ہم نے اس رسالہ میں مذہب نعمانیہ کا اس طرح اپریشن کیا ہے کہ انکے راویان حدیث۔ اور کتب حدیث، پھر فقہ اور کتب فقہیہ اور پھر انکے علماء اور فقہاء اور پھر انکے مایۂ ناز فتاوی کی اسی طرح چیر پھاڑ کی ہے کہ انکے مذہب کا کوئی سرجن اب ٹانکے نہیں لگا سکتا، ر اور اگر کوئی نعمانی حنفی یہ رونا روئے کہ ہمارے ساتھ بہت زیادتی ہوئی ہے، تو ہمارا عذر یہ ہے کہ وہ بجائے ہمارے اپنے حافظ جی کو ملامت کرے ع اکھلی میں سر دینا اور موسلوں سے ڈرنا، ہماری دعا ہے کہ خدا اس کتاب سے سب کو ہدایت کی توفیق دے، آمین،

از قلم، شیر پاکستان خادم مذہب علیؑ شاہ مردان وکیل آل محمدؐ

علامہ غلام حسین نجفی فاضل عراق ۵/۳/۹۱

فہرست مطالب

۱۶- دفاع صحابہ کے دو راوی عمرو بن عاص اور معاویہ پہ نبیؐ پاک نے لعنت کی ص ۳۹

۱۷- دفاع صحابہ کی ایک راوی عائشہؓ ہے جس نے عثمان کے قتل کا فتویٰ دیا اور علی مرتضیٰ کے خلاف بغاوت کی - ص ۴۰

۱۸- سپاہ صحابہ کا ایک راوی عبداللہ بن عمر ہے جو امام علی مرتضیٰ کا باغی تھا۔ پکا یزیدی تھا۔ عورتوں کی وطی فی الدبر جائز جانتا تھا ص ۴۱

۱۹- ان کا ایک راوی مجاہد ہے جس نے یوسف نبیؐ پر زنا کی تہمت لگائی تھی ص ۴۲

۲۰- ایک راوی ان کا عکرمہ ہے بقول ذہبی وہ خبیث اور کذاب تھا۔ ص ۴۲

۲۱- دفاع صحابہ کا ایک راوی حسن بصری بقول بخاری کے تقیہ باز بے ایمان تھا ص ۴۳

۲۲- ان کا ایک راوی عطا بن ابی رباح امام اعظم کا استاد شطرنج کھیلنا جائز جانتا تھا ص ۴۳

۲۳- ان کے راوی رفیع ابو العالیہ کی حدیث شافعی کے نزدیک بیہودہ ہے ص ۴۳

۲۴- ان کا ضحاک بن مزاحم راوی بقول ذہبی ضعیف اور جھوٹا ہے ص ۴۴

۲۵- ان کا عطیہ بن سعد راوی بھی بقول ذہبی جھوٹا تھا ص ۴۴

۲۶- قتادہ اور زید بن اسلم اور مرہ بن شراحیل بھی مجروح راوی ہیں۔ ص ۴۴

۲۷- ان کے سفیان بن عیینہ اور وکیع بن جراح دونوں جھوٹے ہیں ص ۴۴

۲۸- اہل سنت کا امام اسحق بن راہویہ آخر عمر میں مرتد ہو گیا تھا اور ان کا روح بن عبادہ بھی کذاب تھا ص ۴۵

۲۹- ان کا امام عبد بن حمید ابن تیمیہ کے ہاتھوں رگڑا گیا ہے ص ۴۶

۳۰- ان کا امام ابو بکر بن شیبہ بھی ان کے اپنے ہاتھوں رگڑا گیا ہے ص ۴۶

۳۱- ان کا امام زہری دیانت دار نہ تھا ص ۴۷

نواصب کی کتب حدیث کی مذمت

Presented by www.ziaraat.com

فقہ حنفیہ کی بنیاد قیاس، اور اس کی ۱۵۰۔

سنی علماء کی زبانی مذمت

باب ایک پاکی پلیدگی کے بارے میں فقہ سپاہ صحابہ کے وہ اوٹ پٹانگ مسئلے کہ جن کی وجہ سے ہر مسلمان فقہ حنفیہ نعمانیہ سے متنفر ہے

- بدزبان ملاں کو شیر بضاعہ کی لگام فقہ سپاہ صحابہ میں خون حیض۔ ۱۶۴
- پیشاب، پاخانہ، کتوں کا گوشت جس میں ملاں پانی ہے اس سے وضو جائز، پینا جائز ۱۶۵
- سپاہ صحابہ کے امام کا فتویٰ کہ لوٹے میں اگر پیشاب کیا جائے اور پانی کا رنگ بو۔ ذائقہ تبدیل نہیں ہوا تو اس کا پینا اور اس سے وضو دونوں جائز ۱۶۷
- غسل جنابت۔ و حیض میں استعمال شدہ پانی فقہ نعمانی میں پاک ہے۔ ۱۶۸
اور غوث پاک کی گیارہویں میں اس کا استعمال جائز ہے۔
- فقہ سپاہ صحابہ۔ جس پانی میں کتا بیٹھا ہو اس سے وضو صحیح ہے۔ ۱۷۰
- فقہ سپاہ صحابہ۔ حوض میں پیشاب کرے اسی جگہ وضو بھی کرے۔ ۱۷۰
- فقہ سپاہ صحابہ۔ بلی کا پیشاب معاف ہے۔ ۱۷۱
- فقہ نعمانی۔ چوہے کا پاخانہ پیس کر کھانا حلال ہے۔
- فقہ نعمانی۔ چوہے کی مینگنیا لقمہ سے نکال کر لقمہ کھانا حلال ہے ۱۷۱
- فقہ حنفیہ۔ کتے کے جھوٹے پانی سے وضو صحیح ہے۔ ۱۷۲
- گیارہویں والے مفتیوں کو دعوت فکر اور انصاف، شیخ محمد علی ۱۷۲
اور پاخانہ کا ٹوکرا اور خنزیر کے بال۔ ۱۷۳
- فقہ سپاہ صحابہ میں کتا پاک ہے۔ ۱۷۴
- فقہ سپاہ صحابہ میں خنزیر پاک ہے۔ ۱۷۵

خنزیر کے بالوں سے رسی کی بابت شیعوں پر اعتراض اور شیعان حیدر کرار کیطرف سے اس اعتراض کا منہ توڑ دندان شکن جواب

خلفاء بنو امیہ اور بنو مروان اور ان کے عقیدت مند علماء نواصب تھے۔ صـ ۱۹۸

مروان، معاویہؓ، یزید، ناصبیوں کے چیئرمین تھے۔ صـ ۱۹۹

- ناصبی کی دو نشانیاں ۱۔ یزید سے محبت ۲۔ دس محرم کو خوشی کرنا۔ صـ ۲۰۰
- حافظ محمد علی کو ایک لاکھ روپیہ نقد انعام کا چیلنج۔ صـ ۲۰۱

حضرت علیؓ کی افضلیت بعد النبی کا منکر کافر ہے۔ ا صـ

حضرت عائشہ کے نزدیک منی پاک ہے۔ صـ ۲۰۵

فقہ دیوبند میں بغیر استنجاء کے نماز صحیح ہے۔ صـ ۲۰۷

- حضرت عمرؓ کا معیاری استنجیٰ۔ آلہ تناسل کو دیوار پہ رگڑنا۔ صـ ۲۱۲
- فقہ دیوبند کی عورتوں کو ہدایات کہ ایک ایک پتھر دبر میں لیں۔ صـ ۲۱۳
- جو گانڈ پانی سے نہ دھوئے وہ پکا مسلمان ہے۔ صـ ۲۱۴

سپاہ صحابہ کی گواہی کہ نبی کریمؐ خانہ کعبہ کی طرف منہ کر کے پیشاب کرتے تھے۔ صـ ۲۱۵

فقہ دیوبند کھڑے ہو کر پیشاب کرنا سنت عمر بلکہ سنت نبی کریمؐ ہے۔ صـ ۲۱۶

عورتیں باہر پیشاب کرنے جائیں تو ان پر آوازے کسنا سنت عمر ہے۔ صـ ۲۱۸

فقہ دیوبند، نجاست کو دور کرنے کا ایک کیمیائی طریقہ اگر محل نجاست کو آدمی زبان سے چاٹ دے تو وہ جگہ پاک ہے۔ نعمانی فقہ بلے بلے۔ صـ ۲۱۹

اُجڑی مصیبت آیا م گا ہلڑا اجڑے پنڈ بھرلا محل۔ صـ ۲۵۳

- فقہ دیوبند۔ اگر مقام شرم پر کیچڑ لگا کر نماز پڑھیں تو نماز صحیح ہے۔ ۲۶۵
- فقہ دیوبند۔ جنبی شخص قرآن پڑھ سکتا ہے۔ ۲۶۶
- فقہ دیوبند۔ بغیر غسل جنابت کئے مسجد میں جانا جائز ہے۔ ۲۶۷
- عائشہ کا ایک برتن میں نبیؐ کریم کے ساتھ جنابت کرنا۔ ص ۲۶۸
- فقہ دیوبند۔ نبی کریم کا بغیر غسل جنابت کئے عورتوں سے جماع۔ ص ۲۶۸

اہل دیوبند کی بی بی عائشہ پر تہمت کہ وہ نیم برہنہ ہوکر مردوں کو غسل سکھاتی تھی ص ۲۷۰

- حالت حیض میں بی بی عائشہ کے خصوصی پروگرام۔ ص ۲۷۲
- بحالت حیض میں ان کی گود میں سر رکھ کر نبیؐ کریم کا قرآن پڑھنا اور سر دھونا ۲۷۴
- نبی کریم کا جناب عائشہ سے ہم بستری دن کے وقت کرنا۔ ص ۲۷۵
- شیخ الحدیث کی اندھی کھوپڑی میں شیطان کا پھونکیں مارنا۔ ص ۲۷۷
- فقہ دیوبند میں وقت نماز صرف قبل دبر کا پردہ فرض ہے۔ ص ۲۷۸
- بلال گنجی محدث کو نورے والی حدیث کا دندان شکن جواب۔ ص ۲۷۹
- امام بخاری کی رپورٹ کہ ننگے ہو کر غسل کرنا سنت انبیاء ہے۔ ص ۲۸۰

کتاب الجنائز، یعنی جو لوگ مر جائیں انکے احکام

- فقہ دیوبند اپنے آپ کو ہلاک کرنا سنت حضرت عائشہ ہے۔ ص ۲۸۴
- فقہ دیوبند میں روح کے نکلنے کے لئے چند ہدایات، ۱ شوہر مرنے لگے تو بیوی تھوک اس کے منہ میں ڈال دے۔ ص ۲۸۵

و مرنے والے کے گلے میں عیسائیوں کی صلیب ڈالیں یا شراب ڈالیں۔ ۲۸۶
و وقت موت دشمن علی کے گلے میں جنگ جمل کا پھنسا یا پاخانہ ہونے کی آرزو کرنا ۲۸
و فقہ نواصب میں ۔ موت کی تحقیق کے لیے اس کی دبر میں انگلیس ڈالیں اگر گرم ہے تو زندہ ہے اور اگر سرد ہے تو مر گیا ہے ۔ ص ۲۸۹
و فقہ دیوبند - وقت موت مرنے والے کے پاؤں قبلہ کی طرف کئے جائیں۔ ۲۹۰
و حافظ جی کا اعتراض کہ وقت موت روافض کے منہ سے مٹی نکلتی ہے اس کا دندان شکن جواب کہ منہ میں اگر صحابہ کی کرامت ہے تو سنیوں کو تو خصیتین پر خارش بھی ہوتی ہے ۔ ص ۲۹۲
و حافظ قرآن پیدا کرنے کے لیے دیوبند عورتوں کا جس رات مردہ گھر میں ہو اپنے شوہر سے جماع کرنا ۔ ص ۲۹۳
و فقہ دیوبند ، مردہ بیوی سے جماع کرنا سنت عثمان ہے مفصل بحث ۔ ۲۹۴
سفید کفن پر مولوی محمد علی کا اعتراض اور اس کا دندان شکن جواب ۔ ۲۹۹
و مشائخ دیوبند کے کانوں میں شیطان پیشاب کرتا ہے ۔ ۳۰۰
مولوی محمد علی کو دعوت فکر کہ آپ کی فقہ میں امام مسجد کا آلہ تناسل دیکھا جاتا ہے ۔ ۳۰۱

تکبیرات جنازہ کا بیان

و نماز جنازہ میں نبی کریم اور حضرات علیؑ اور صحابہ اور بنو ہاشم ۵ تکبیریں پڑھتے ۔ ۳۰۲
و چار تکبیر پر مجبور کرنا بدعت حضرت عمر فاروق ہے ۔ ص ۳۰۸
و سنی مذہب میں جنازہ بغیر وضو کے پڑھنا درست ہے ۔ ص ۳۰۶
و سنی مذہب میں ہے کہ شہید کا جنازہ نہ پڑھا جائے ۔ ص ۳۰۶
و مولوی محمد علی کے پیٹ میں مروڑ کہ امام حسینؑ نے ایک منافق کا جنازہ پڑھا کیوں ۔ ۳۰۷

جناب حمزہ پر ستر تکبیر جنازہ کا ثبوت ۳۱۰

بیس ہزار نقد انعام کا چیلنج صـ ۳۲۱

فقہ جعفریہ کیسے وجود میں آئی

اصحاب ثلاثہ کی برکت سے اللہ کا دین ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا بوقت وفات
نبی کریم نے فرمایا کہ قلم دوات لے آؤ میں تمہاری ہدایت کے لیے ایک تحریر
لکھ دوں تم اگر اس پر عمل کرو گے تو گمراہ نہیں ہو گے کتاب اہل سنت بخاری شریف
اور مسلم شریف میں لکھا ہے جیسا کہ میں نے اپنی کتاب بغاوت معاویہ میں حدیث
قرطاس کو مع حوالہ جات تفصیل سے لکھا ہے کہ سنیوں کے امام صاحب عمر بن
خطاب نے کہا کہ نبی کریم کا بیماری کی وجہ سے دماغ صحیح نہیں ہے اور ہمارے لئے
قرآن کافی ہے ہمیں نبی کی اس تحریر کی ضرورت نہیں ہے اس وقت اہل
اسلام میں اختلاف ہو گیا جن لوگوں نے کہا کہ عمر غلطی پر ہے نبی کریم سے
تحریر لکھوائی جائے وہ اور ان کے ہم خیال شیعہ کہلائے اور جن لوگوں نے عمر کا
ساتھ دیا وہ اور ان کے ہم خیال سنی کہلائے۔ اہل تشیع کی بنیاد نبی کریم کی
اطاعت پر ہے اور اہل سنت دیو بندیوں وغیرہ کی بنیاد عمر صاحب
کی اطاعت اور نبی کریم کی مخالفت پر ہے شیعہ اور اہل سنت میں ایک بڑا
اختلاف مسئلہ امامت میں ہے اور اسی مسئلہ میں اختلاف کی وجہ سے
انکی فقہ میں اختلاف پیدا ہوا ہے اہل سنت کے بارہ امام اور ہیں اور
شیعوں کے بارہ امام اور ہیں اہل تشیع کی فقہ ان کے اماموں کے
نام سے منسوب ہے مثلاً فقہ جعفریہ اور سنیوں کی فقہ انکے کسی امام
کے نام سے منسوب نہیں ہے۔ بلکہ وہ ایک عورت حنفیہ نامی دختر نعمان کوفی کے نام سے
منسوب ہے کیونکہ ابو حنیفہ یعنی حنیفہ کا باپ نعمان کی کنیت ہے اور حنیفہ عورت کا نام ہی ہو
سکتا ہے اور قیامت کے دن سنی عورت یعنی ماں کے نام سے انکا [illegible]

اہل سنت کے بارہ امام اور شیعوں کے بارہ امام

اہل سنت کی معتبر کتاب شرح فقہ اکبر ص۷ اور صواعق محرقہ ص۱۲ تفصیلات کیلئے میری کتاب "سہم مسموم فی جواب نکاح ام کلثوم" کی طرف رجوع کیا جائے جو معاویہ خیلوں نے ضبط کروائی ہے۔

اہل سنت کے بارہ امام	شیعوں کے بارہ امام
۱۔ ابوبکر صاحب (۲) عمر بن خطاب صاحب	(۱) امام علی مرتضیٰؑ (۲) امام حسنؑ بن علیؑ
۳۔ عثمان بن عفان (۴) علیؑ مرتضے علیہ السلام	(۳) امام حسینؑ (۴) امام علی سجادؑ
۵۔ معاویہ بن سفیان (۶) یزید بن معاویہ	(۵) امام محمد باقرؑ (۶) امام جعفر صادقؑ
۷۔ عبدالملک بن مروان (۸) یزید بن عبدالملک	(۷) امام موسیٰ کاظمؑ (۸) امام علی رضاؑ
۹۔ ولید بن عبدالملک (۱۰) سلیمان بن عبدالملک	(۹) امام محمد تقیؑ (۱۰) امام علی نقیؑ
۱۱۔ ہشام بن عبدالملک (۱۲) عمر بن عبدالعزیز	(۱۱) امام حسنؑ العسکریؑ (۱۲) امام مہدی ہادیؑ

(نوٹ) شیعوں کی فقہ: بارہ اماموں نے جو احادیث رسولؐ اور قرآن پاک کی تفسیر فرمائی اور ان ارشادات عالیہ سے پھر فقہا شیعہ نے جو کچھ تحقیق کے بعد سمجھا اور آسان طریقہ سے مسائل کی صورت میں عوام کو سمجھایا اور فقہ کا لغت میں معنی بھی سمجھنا ہے تَفَقَّہَ یُفَقِّہُ فِقْہاً یعنی فہم خلاصہ کہ خدا اور رسولؐ اور بارہ اماموں کے فرمان سے جو کچھ شیعہ فقہاء نے سمجھا اسکا نام رکھا گیا علم فقہ، اور علمی زبان میں بھی فقہ کا یہی معنی ہے کہ احکام شرعیہ کو ادلہ تفصیلیہ قرآن حدیث اور عقل سے جاننا اور چونکہ شیعہ مذہب کے ناموں میں سے ایک نام یہ ہے فرقہ جعفریہ اسی مناسبت سے انکی فقہ کو بھی جعفریہ نام دیا گیا۔

فقہ حنفیہ کی ولادت اور میر صاحب کی تحقیق

میرے دوست میر صاحب ایک دفعہ فرمانے لگے کہ فقہ حنفیہ نکاح جماعت سے پیدا ہوئی ہے اور پھر ایک صاحب نعمان کی طرف یہ منسوب ہو گئی حضرت نعمان کی اور نہ ہی اُسکے ماں باپ کی قرآن پاک میں کوئی حیثیت اور دقعت ہے بات دراصل یہ ہے کہ نعمان کی بیٹی تھی حنیفہ اور وہ جس طرح گلشن حسن کی ایک پری تھی اسی طرح وہ زیور علم سے بھی آراستہ و پیراستہ تھی نعمان بچارا ان پڑھ تھا اور سنیوں کے امام عام طور پر مسئلے لڑکیوں سے پوچھ کر بتاتے ہیں جیسا کہ کتاب اہل سنت تاریخ الخلفاء ص ۱۴۲ ذکر عمر میں لکھا ہے کہ حضرت عمر نے اپنی بیٹی حفصہ سے پوچھا کہ عورت کتنے دنوں کے بعد اپنے شوہر کیلئے بے قرار ہو جاتی ہے اُس نے کہا چار مہینوں کے بعد۔ نعمان بے چارا اپنی لڑکی حنیفہ سے مسئلے پوچھ پوچھ کر بتاتا تھا۔ نعمان کے بعد ان مسئلوں کو جمع کر کے قاضی ابو یوسف نے ان کا نام رکھ دیا فقہ حنیفہ چونکہ اس فقہ میں بادشاہوں کیلئے بہت سہولت رکھی گئی ہے کہ ہر فاسق و فاجر بدکردار غیر معصوم امام ہو سکتا ہے اس لیے بدکردار بادشاہوں نے اسکی خوب سرپرستی کی اور گندی بوٹی کی طرح یہ ہر طرف پھیل گئی اور فقہ حنفیہ کی بجائے اگر اس کا نام دیوبندی احباب فقہ عائشہ رکھیں تو زیادہ مناسب ہے کیونکہ حضرت عائشہ نے صرف مسئلے ہی نہیں بتائے بلکہ عمل کر کے دین سکھایا ہے مثلاً آل نبی سے دشمنی ان کا صرف درس ہی نہیں دیا بلکہ بصرہ کے میدان میں حضرت علیؑ سے جنگ کر کے بغض آل رسول کا عملی طور پر سکھایا ہے۔ مثلاً نسل جاہت مردوں کو کر کے دکھایا ہے

ہم نے میر صاحب سے کہا کہ آپکی فقہ کا حال کچھ ایسا ہے۔

رقص البعیر بلیق بصوت الحمار۔

میر صاحب کے زٹل قافیہ پر میں نے انکو ٹوک دیا

ارباب انصاف میں نے میر صاحب سے کہا کہ آپ کے یہ زٹل قافیے ہیں ای لئے تو اہل سنت نے قرار داد پاس کی کہ روافض کی مجالس اور لٹریچر سے دور رہو کیونکہ شیعوں سے میل جول رکھنے کے بعد فقہ دیوبند سے بدگمانی پیدا ہوتی ہے اور فقہ حنفیہ سے نفرت ہو جاتی ہے میر صاحب نے فرمایا اگر کفار مکہ کی بھی یہ پالیسی تھی کہ محمد بن عبداللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دور رہو ورنہ مسلمان بن جاؤ گے

اہل سنت کی فقہ انکے بارہ اماموں میں سے کسی امام کے نام منسوب نہیں ہے

میر صاحب نے کہا کہ اہل سنت شرم سے ڈوب کر مرجائیں کہ انکی فقہ انکے بارہ خلفاء میں سے کسی کے نام سے منسوب نہیں ہے حق تو یہ تھا کہ انکی فقہ کا نام فقہ ابوبکری یا عمری یا عثمانی یا فقہ معاویہ یا یزید یا مروانیہ ہوتا معلوم ہوا کہ انکی فقہ نہ تو رسول اللہ کے زمانے میں تھی اور نہ ہی خلفاء کے زمانے میں تھی ان میں یہ فقہ والی بدعت بعد میں پیدا ہوئی ہے اور یہ کسی مرد کے نام سے منسوب ہونے کے بجائے ایک مجہول عورت کے نام سے منسوب ہے میرا ان ملاؤں کو ان اسلام کے ٹھیکیداروں کو اور پہلے درجے کے مکاروں اور عیاروں کو چیلنج ہے کہ وہ یہ ثابت کریں فقہ حنیفہ کا معنی کیا ہے اور یہ کب پیدا ہوئی ہے اور قرآن وحدیث میں کہاں لکھی ہے میں نے کہا میر صاحب زندہ باد اب ہم کہتے ہیں کہ انکا ایک مولوی محمد علی شیخ الحدیث ہے اس نے ایک شیعہ مذہب نامی کتاب المعروف فقہ جعفریہ لکھی ہے۔

اور جو ملاں آج تک ہیں اپنے گرو معاویہ کا مجھ باپ بھی نہ بنا سکے وہ بھی شیعوں کے خلاف مان کر محقق بن بیٹھے اگر کوئی ان سے پوچھے کہ

فقہ جعفریہ پر بہت تنقید کی ہے مگر بچارے نے اپنی فقہ کا معنی تک عوام کو نہیں بتایا اور یہ بھی نہ بتا سکا کہ سنی فقہ کی مدت حمل کتنی ہے اور یہ پیدا کس تاریخ میں ہوئی ہے اور اس کا ختنہ کس نے کیا ہے اور اسکی بکارت کس نے زائل کی ہے عنقہ آنکھوں سے اندھی اور نام نور بھری کا۔

مولوی محمد علی شیخ الحدیث جامعہ رسولیہ آف بلال گنج لاہور کو دعوت فکر

اس نام نہاد شیخ الحدیث نے شیعوں کے خلاف کتاب لکھ کر اپنے اسلاف کی طرح اپنے منہ پر رسوائی کی سیاہی ملی ہے یہ سرکار تعویذ دھلگے بنانے والوں کی مرید ہے کہاوت ہے کہ میتے ٹڈیاں نوں ہی لگ گئے نی،،

یہ قبر پرست بلکہ کا داں والی سرکار کے مرید اور چیلے بھی شیعوں کے خلاف لکھنے لگے ہیں اس نے اپنی کتاب فقہ جعفریہ میں اس فقہ کے بطلان پر چار دلیلیں دی ہیں ہم ان کو ذکر کر کے انکا بطلان ارباب انصاف کے سامنے پیش کرتے ہیں۔

شیخ الحدیث کی پہلی دلیل کہ شیعہ راویوں پر انکے امام نے لعنت فرمائی ہے

مولوی محمد علی بلال گنجی نے علم رجال کی کتابوں سے چند راویوں کا ذکر فرمایا ہے کہ امام پاک نے انکی مذمت کی ہے اور ان پر لعنت کی ہے اور ان کے منہ پر کتا پیشاب کر گیا تھا پس فقہ شیعہ جو کہ جھوٹے اور غلط راویوں نے مرتب کی ہے اس لئے یہ فقہ غیر معتبر ہے اور پھر لنگر کے فقیروں تے یا علی دے منگوں نے اس فقہ کو سینہ سے لگا لیا ہے یہ اس شیخ الحدیث کی دلیل اول کا خلاصہ ہے جو ہم نے کتاب دیکھکر لکھا ہے اب ہم اسکے چند جوابات پیش کرتے ہیں

اہل سنت راویوں پر نبی پاکؐ نے لعنت فرمائی

اہل سنت کی معتبر کتاب الملل والنحل ص۱۷ اور شرح مواقف ص۷۴۹ میں لکھا ہے کہ لعن اللہ من تخلف عن جیش اسامہ نبی پاک نے فرمایا کہ جو صحابہ اسامہ بن زید کے لشکر کے ساتھ نہ جائیں گے ان پر خدا کی لعنت ہے اور اہل سنت کی معتبر کتاب فتح الباری شرح بخاری ص۸۷ ج۸ میں لکھا ہے کہ حضرت ابوبکر و عمر کو بھی لشکر اسامہ کے ساتھ جانے کا حکم تھا اور حضور پاکؐ کے حکم کے بعد دونوں لشکر اسامہ کے ساتھ نہیں گئے پس نبی پاکؐ نے جن لوگوں پر لعنت فرمائی ہے ان میں یہ دونوں بھی شامل ہیں اور یہ دونوں اہل سنت کی حدیثوں کے راوی بھی ہیں اور انکے بارہ اماموں میں سے دو امام بھی ہیں پس شیخ الحدیث بلال گنجی اور انکے پیر بھائیوں کو چاہیئے کہ وہ شیعوں کے خلاف زہر اگلنے سے پہلے اپنے شیخین کی صفائی پیش کریں کہاوت مشہور ہے کہ گھر میں نہیں دانے اور اماں گی بھنانے اہلسنت دوستوں نے جو کیچڑ شیعہ راویوں پر اچھالا ہے اسی دلدل میں انکے خلفاء پھنسے ہوئے ہیں اور جو صفائی وہ اپنے خلفاء کی طرف سے پیش کریں گے اسی کو ہماری طرف سے شیعہ راویوں کے لئے کافی سمجھیں ہماری کتاب بغاوت معاویہ میں شیخین کے ساتھ عمر بن عاص پر اس لعنت کا مفصل تذکرہ ہے نیز اس مسئلہ کو ہم نے اپنی کتاب فقہ حنیفہ در جواب فقہ جعفریہ میں تفصیل سے ذکر کیا ہے۔

نوٹ: العاقل تکفیہ الاشارہ والغافل لاتنفعہ الف عبادۃ بلال گنجی محدث کو دعوت فکر ہے کہ احادیث شیعہ کے رواۃ پر تنقید سے پہلے وہ اپنے شیخین کی صفائی پیش کریں۔

اہل سنت کی کتب احادیث کے کچھ راویوں میں کفر

اور شرک اور نفاق پایا جاتا تھا

۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب ادب المفرد ص ۲۴۲ کتاب الدعاء

۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب مقدمہ فتح الباری ص ۴۰۴/۱۴ حرف الزا زید بن وہب

۳۔ اہل سنت کی معتبر کتاب میزان الاعتدال ص ۱۰۷/۲ ذکر زید بن وہب

۴۔ اہل سنت کی معتبر کتاب سیرت حلبیہ ص ۳۵۶/۲ باب معجزات النبی

ادب المفرد کی عبادت | یا ابا بکر للشرک فیکم اخفی من دبیب النمل نبی کریم نے ابوبکر سے فرمایا تھا کہ تم میں شرک چیونٹی کی چال سے زیادہ پوشیدہ ہے۔

سیرت حلبیہ کی عبادت | قالت عائشہ لعثمان اقتلو نعثلا قتل اللہ نعثلا فقد کفر حضرت عائشہ نے عثمان بن عفان کے حق میں فرمایا تھا کہ اس نعثل کو قتل کردو خدا انکو قتل کرے یہ کافر ہوگیا ہے۔

میزان اور فتح کی عبادت. قال عمر بن الخطاب یا حذیفہ باللہ انا من المنافقین کہ عمر نے قسم کھا کر اقرار کیا تھا کہ اے حذیفہ خدا کی قسم میں منافقین میں سے ہوں!

نوٹ :۔ شیخ الحدیث محمد علی کو ہم دیانت اور انصاف کا واسطہ دے کر پوچھتے ہیں کہ یہ تینوں تمہاری کتب احادیث کے راوی بھی ہیں اور تمہارے بناوٹی مذہب کے امام بھی ہیں اور ان میں کفر و شرک اور نفاق بھی پایا جاتا تھا۔ آپ شیعوں کے خلاف کفر و شرک اور نفاق کے فتوے دیتے ہیں حالاں کہ یہ القاب تمہارے اماموں میں اور تمہارے راویان احادیث میں بھی موجود ہیں اور فیصلہ کرتے ہیں ہم زاہدہ کو چھوڑتے ہیں تم ان تینوں کو چھوڑ دو پھر ہے کفر یہیں نہیں دانے اور امالے گو مبھنا نے ۔

احادیث کتب اہل سنت کے دو راوی طلحہ و زبیر نواصب کے برحق خلیفہ عثمان کے قاتل تھے اور امام وقت کے خلاف باغی تھے اور عائشہ کی انہوں نے توہین کی

۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب قرۃ العینین ص۲۸۰ ذکر جواب عن مطاعن علیؑ از شاہ ولی اللہ

۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب الاستیعاب فی اسماء الاصحاب ص۲۱۳ ج۲ ذکر طلحہ

۳۔ اہل سنت کی معتبر کتاب البدایہ والنہایہ ص۲۴۷ ج۷ ذکر جمل ترجمہ طلحہ

۴۔ اہل سنت کی معتبر کتاب الفصول المہمہ ص۷۹ ذکر جمل

۵۔ اہل سنت کی معتبر کتاب مطالب السئول ص۱۱۷ ذکر جمل

الاستیعاب اور قرۃ کی عبارت	وانهم يطلبون دما سفكوه وحقا تركوه
	امام الہدیٰ حضرت علی علیہ السلام نے بقول شاہ ولی اللہ محدث

دہلوی فرماتے ہیں کہ طلحہ اور زبیر اور عائشہ اس خون کا بدلہ مانگتے ہیں کہ جسکو انہوں نے خود بہایا ہے اور وہ حق طلب کرتے ہیں جسکو خود چھوڑا ہے نوٹ بلال گنج کے شیخ الحدیث متوجہ ہوں کہ طلحہ اور زبیر کے قاتل عثمان ہونے کی رپورٹ اپکے شاہ ولی اللہ محدث نے دی ہے اور آپ اس محدث کے حق میں یہ شعر ہی تلاوت کرنا ہے کار شیطان می کند نامش ولی، گر ولی ایں است لعنت بر ولی

البدایہ والنہایہ میں صاف لکھا ہے کہ طلحہ کو جنگ جمل میں مروان نے تیر مار کر ہلاک کیا تھا اور یہ نعرہ لگایا تھا کہ میں نے ایک قاتل عثمان کو جہنم واصل کیا ہے ارباب انصاف اگر عثمان خلیفہ برحق ہے تو پھر اسکا قاتل لعنتی ہے اور اس لعنتی سے روایات نہیں لینا چاہیے مگر افسوس ہے کہ شیخ الحدیث محمد علی کے مذہب کی کتب احادیث قاتلان

انس بن مالک اور ابو ہریرہ دونوں سنیوں کے امام اعظم کے نزدیک پہلے درجے جھوٹے تھے مگر افسوس کہ نواصب پلید کے راوی ہیں

کتاب استقصاء الافحام صہ ۱۹۱ ذاکر قدح انس بن مالک میں کتاب اہل سنت روضۃ العلماء مؤلف علامہ زند ویستی اور کتاب اہل سنت اعلام الاخیار من فقہاء مذہب نعمان المختار باب ۹۷ سے منقول ہے کہ امام اعظم صاحب نے فرمایا ہے کہ تین صحابہ کے قول کا کوئی اعتبار نہیں ہے ۱ ابوہریرہ ۲ سمرہ بن جندب ۳ انس بن مالک ۲ الاصابہ صہ ۲۰۰ میں لکھا ہے کہ آج تک صحیح طور پر ابوہریرہ کی ماں اور باپ کا پتہ نہیں چل سکا ۲ البدایہ والنہایہ صہ ۱۰۲ میں لکھا ہے کہ ابوہریرہ صرف پیٹ بھرنے کی خاطر نبی کریم کے ساتھ لگا ہوا تھا کتاب طبقات ابن سعد صہ ۶۲ ذکر ابوہریرہ میں لکھا ہے اس نے بی بی عائشہ کی شان میں ان الفاظ سے گستاخی کی تھی کہ اماں جی زیادہ احادیث یاد کرنے سے آپکو سرمہ اور شیشہ کی کاروائی نے روکا ہے اور کتاب نہایہ لابن اثیر لغت سدر میں لکھا ہے کہ ابوہریرہ جوا اور شطرنج کھیلتا تھا۔

۳: کتاب البدایہ والنہایہ صہ ۱۱۳ ذکر ابوہریرہ میں لکھا ہے کہ یہ ابوہریرہ عمر بن خطاب کی نگاہ میں دشمن خدا اور دشمن قرآن تھا۔

نوٹ: ابوہریرہ کی مذمت کی خاطر ہماری کتاب فضائل معاویہ کی طرف رجوع کیا جائے۔ کہ جسمیں معاویہ اور اسکی دیانت کی ہم نے دھجیاں اڑا دیں ہیں افسوس صد افسوس ہے کہ یہ دشمن قرآن اور دشمن خدا احادیث کتب اہل سنت کا راوی ہے۔ اور عائشہ کے حق میں گستاخ بھی ہے

ابن عباس جو متعہ کو بقول اہل سنت زنا کو جائز جانتا تھا

اہل سنت کی معتبر کتاب صحیح مسلم ص ۵۲۷ ج ۱ کتاب النکاح

اہل سنت کی معتبر کتاب مرقات شرح مشکوٰۃ ص ۲۲ ج ۶ کتاب النکاح

صحیح مسلم کی عبارۃ	لقد کانت المتعہ تفعل فی عہد امام المتقین یرید رسول اللہ صحابی رسول ابن عباس فرماتے ہیں کہ متعہ نبی کریم کے زمانہ میں کیا جاتا

تھا: نوٹ : شیخ الحدیث بلال گنجی فرماتے ہیں کہ ابن عباس نے ابن زبیر کو یہ بھی کہا تھا کہ متعہ کی انگیٹھی تیری ماں اور باپ میں سب سے پہلے گرم ہوئی تھی خلیفہ زادی اسماء بنت ابی بکر کی شان میں گستاخی کرنے والا اور متعہ جو بقول اہل سنت زنا ہے اسکو حلال کہنے والا اور حضرت عائشہ کی کئی بار توہین کرنے والا ابن عباس بھی کتب اہل سنت کا راوی ہے۔

زید بن ثابت صحابہ کی نگاہ میں خود بھی گمراہ تھا اور دوسروں کو بھی گمراہ کرتا تھا

اہل سنت کی معتبر کتاب الاستیعاب فی اسماء الاصحاب ص ۴۸ ج ۴ ترجمہ ابو الحسن مازنی اہل سنت کی معتبر کتاب الاصابہ فی تمیز الصحابہ ص ۴۲ ج ۴ ذکر ابو الحسن مازنی

الاستیعاب کی عبارت	فقال ابو الحسن مازنی لزید بن ثابت لا واللہ لا نطیعک فنکون کما قال اللہ تعالیٰ اطعنا سادتنا وکبرائنا فاضلونا السبیل

توجمہ : زید بن ثابت نے صحابی رسول ابو الحسن مازنی کو عثمان کی مدد کرنے کی دعوت دی تو اس نے زید کو یہ آیت سنائی کہ ہم تیری اطاعت نہیں کریں گے ورنہ ہم ان لوگوں میں شمار ہونگے جو قیامت کے دن یہ کہیں گے کہ ہم نے اپنے بڑوں کی اطاعت کی اور انہوں نے ہمیں گمراہ کر دیا تھا نوٹ زید کو مازنی ضال اور مضل سمجھتا تھا

انس بن مالک بھی منافقین اشرار اور مخالفین اہل بیت اطہار سے تھا

علی مرتضیٰ کے بارے اسکے دل میں کدورت پر انس نوالدیں کا دل ابتدا بھی روحی ہے

ثبوت ملاحظہ ہو کتاب اہل سنت ریاض النضرہ ص ۱۴۶ میں لکھا ہے کہ ایک شخص نے نبی کریم کی خدمت میں بھنا ہوا پرندہ پیش کیا تھا اور نبی کریم نے اسکو سامنے رکھ کر دعا مانگی کہ اے خدایا اس شخص کو بھیج جو تجھ کو سب سے زیادہ پیارا ہو اور وہ میرے ساتھ اس پرندہ کے کھانے میں شرکت کرے اس دعا کے بعد حضرت علیؑ تین مرتبہ آئے چونکہ انس منافق دروازہ پر بیٹھا تھا اندر آنے کی اجازت نہیں دیتا تھا اور حضرت علیؑ کو واپس لوٹا دیتا تھا تیسری بار حضرت علیؑ بلند آواز سے بولے اور نبی کریم نے آواز سن کر اندر بلایا اور انس کا نوٹس لیا۔ اس روایت سے ظاہر ہوتا ہے کہ انس کا دل علی مرتضیٰ کے بارے صاف نہ تھا۔ اور بغض حضرت علیؑ نفاق کی خاص نشانی ہے

ملا استقصاء الافحام ص ۱۸۷ میں صاحب روضۃ الاحباب کی کتاب اربعین سے منقول ہے کہ انس بن مالک منافق نے امام علی مرتضیٰ کے حق میں حدیث غدیر کی بابت گواہی نہیں دی تھی اور علی مرتضیٰ نے اسکے حق میں بد دعا فرمائی تھی اور یہ برص کی مرض میں جہنم داخل ہوا تھا۔ اگر یہ مومن ہوتا تو مولیٰ علی اسکو بد دعا نہ کرتے۔

ملا ۳۔ کتاب اہل سنت عمدۃ القاری شرح بخاری میں لکھا ہے کہ جب امام حسینؑ کا سر ابن زیاد کے سامنے پیش ہوا تو وہ کمینہ ایک بیت کے ساتھ امام مظلوم کے لبوں کو زخمی کرنے لگا اور یہ انس دیکھ رہا تھا اور ابن زیاد کو ملامت نہ کی ابن جوزی سنی کہتا ہے کہ انس نے خاموش رہکر حق اور احسان رسولؐ کو فراموش کیا ہے نوٹ افسوس ہے کہ انس جیسے دشمنان علی کتب اہل سنت کے راوی ہیں۔

ابن زبیر دشمن آل نبی تھا علیؑ مرتضی سے جنگ کرنے کے باعث کافر اور منافق تھا اور احادیث کتب نواصب کا راوی بھی ہے

۱۔ بیاد میں نے اپنی کتاب لبغاوت معاویہ میں حوالہ جات کے ساتھ تفصیل سے لکھا ہے کہ عبداللہ بن زبیر نے اپنی خالہ عائشہ سے مل کر امام علی مرتضی سے جنگ کی ہے اگر ابوبکر کو کسی نے زکوٰۃ نہیں دی تھی تو وہ بقول قوم معاویہ کافر اور مرتد ہو گیا اسی طرح جس نے امام علیؑ مرتضی سے جنگ کی ہے وہ بھی کافر اور مرتد ہو گیا۔ پس ابن زبیر کافر اور مرتد تھا۔

۲۔ کتاب اہل سنت ریاض النضرہ ذکر قتل عثمان میں لکھا ہے کہ اس عبداللہ پر امیرالمومنین علیؑ علیہ السلام نے لعنت فرمائی ہے اور جس پر امام علی مرتضی لعنت فرمادیں وہ لعنتی ہے اور منافق اور کافر ہی ہوگا مسلمان پر علیؑ لعنت نہیں فرما سکتے۔

۳۔ تاریخ ابن خلکان ص ۵۶۹/۱ اور عقد الفرید ص ۲۹۸/۲ ذکر ابن زبیر اور یہی کتاب میں ذکر محمد بن علی المعروف ابن حنیفہ میں لکھا ہے کہ ابن زبیر نے جب اپنے خلیفہ ہونے کا دعویٰ کیا تھا تو ابن عباس اور محمد حنیفہ کو قید کر لیا اور زندان کے دروازے پر لکڑیاں جمع کریں اور انکو ڈرایا کہ میری بیعت کر لو ورنہ میں تم کو جلا دوں گا اور بنو ہاشم کو اس طرح ڈرانا منافق کا کام ہے۔

۴۔ کتاب اہل سنت اسد الغابہ ص ۲۴۲/۳ ذکر ابن زبیر اور الاستیعاب ص ۲۹۳/۲ ذکر ابن زبیر میں لکھا ہے کہ علی مرتضی نے فرمایا ہے کہ زبیر ہم میں شمار ہوتا تھا حتی کہ اسکا بیٹا عبداللہ پیدا ہوا اور اس نے زبیر کو ہم سے منحرف کر لیا۔ گویا باپ کو بھی دشمن آل رسولؐ بنا لیا کتاب اعلام ص ۳۲/۲ میں ابن زبیر کے لئے نبی کریم کی بد دعا بھی لکھی ہے۔

عبداللہ بن مسعود منکر قرآن تھا اور گستاخ عثمان تھا اور کافر مرتد تھا اسی لئے

تو عثمان نے اسکی خوب ٹھکائی کی تھی اور یہ احادیث اہل سنت کا راوی بھی ہے

اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر اتقان صفحہ ۹۱ مؤلف جلال الدین سیوطی
و اہل سنت کی معتبر کتاب فصول الاحکام ص از تصنیف عماد الدین سبط
برہان الدین صاحب ہدایہ منقول در استقصاء الافحام در جواب منتہی الکلام۔

تفسیر اتقان کی عبارت | کان ابن مسعود یحک المعوذتین من مصاحفہ ویقول انہما لیستا من کتاب اللہ

ترجمہ: ابن مسعود صحابی سورہ قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس کو اپنے قرآنوں سے مٹاتا تھا اور یہ کہتا تھا کہ یہ دونوں سورتیں قرآن نہیں ہیں۔

فصول الاحکام کی عبارت | من زعم ان المعوذتین لیستا من القرآن یکفر قد ذکرنی انہ تفسیر ابی لیث حدیثا من زعم انہما لیستا من القرآن فاولئک علیھم لعنۃ اللہ والملائکۃ والناس اجمعین

ترجمہ: عماد الدین پسر صاحب ہدایہ فرماتے ہیں کہ ہمارے مشائخ کا فرمان ہے کہ جو شخص گمان کرے کہ معوذتین قرآن نہیں ہیں، اسکو کافر قرار دیا جائے اور تفسیر ابی لیث میں لکھا ہے جو شخص ان دونوں کے قرآن ہونے سے انکار کرے گا اس پر تمام لوگوں کی اور تمام فرشتوں کی اور خدا تعالیٰ کی لعنت ہے۔

نوٹ: شیخ الحدیث محمد علی کو ثبوت مل گیا ہے کہ یہ ابن مسعود منکر قرآن تھا اور آپکے علماء کے فرمان مطابق لعنتی بھی تھا اور آپکی احادیث کا راوی بھی ہے

ع ازیں مفاجوزہ تر زاید : لعنتی شخص سے دین صحیح نہیں مل سکتا۔

ابوموسیٰ اشعری منافقین اشرار ملعونین احمد مختار اور دشمنان اہل بیت اطہار سے تھا اور احادیث نواصب کا راوی بھی ہے

۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب: الاستیعاب فی اسماء الاصحاب ۔
۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تذکرۃ خواص الامہ مصنفہ سبط ابن جوزی حنفی
۳۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ کامل لابن اثیر ص ۱۶۰ ج ۳ ذکر تحکیم
۴۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ لابن عساکر رحمۃ اللہ شافعی از استقصاء الافحام ص ۱۱

الاستیعاب کی عبارت | ص ۱۷۴ ج ۴ ترجمہ ابوموسیٰ اشعری وکان منحرفاً عن علیؑ لانہ عزلہ ابوموسیٰ اشعری ناصبی کے دل کا رخ حضرت علی سے پھرا ہوا تھا

الاستیعاب کی عبارت | ص ۳۶۴ ترجمہ عبداللہ بن قیس فلم یزل واجداً علی علیؑ حتی جاء منہ ما قال حذیفہ فقد روی فیہ الحذیفہ کلام کرہت ذکرہ واللہ یغفرلہ۔ ترجمہ: عبداللہ بن قیس جو کہ ابوموسیٰ اشعری ہے اسکو علی مرتضیٰ نے کوفہ کی گورنری سے ہٹا دیا تھا پس اسی وجہ سے یہ خبیث ناصبی امام حق علی مرتضیٰ پر ناراض رہا حتیٰ کہ صحابی رسولؐ حذیفہ نے اسکے بارے وہ حدیث روایت کی ہے کہ جسکے ذکر کو میں نے ناپسند کیا ہے۔

نوٹ: ارباب انصاف عبدالبر صاحب استیعاب کا جس روایت کے ذکر سے جگر پھوٹ گیا ہے وہ یہ کلام ہے کہ جسکو علامہ میر حامد حسین نے استقصاء الافحام در جواب منتہی الکلام میں لکھا ہے کہ کچھ لوگوں نے ابوموسیٰ اشعری کی حذیفہ کے سامنے تعریف کی تو حذیفہ صحابی نے کہا کہ تم یہ کہتے ہو اما انا فاشہد انہ عدو اللہ ولرسولہ اور میں تو گواہی دیتا ہوں کہ وہ خدا اور رسول کا دشمن ہے

تاریخ لابن عساکر کی عبارت

ابن عساکر ہبۃ اللہ شافعی لکھتا ہے عن ابی یحیی حکیم قال کنت جالسا مع عمار فجاء ابو موسی فقال مالی ولک الست اخاک قال ما ادری ولکن سمعت رسول اللہ یلعنک لیلۃ الجمل قال انہ قد استغفر لی قال عمار قد شہدت اللعن ولم اشہد الاستغفار

ترجمہ: راوی ابو یحیی حکیم کہتا ہے کہ میں عمار کے پاس بیٹھا تھا کہ ابو موسی اشعری آیا اور عمار سے کہا کہ میرے اور آپ میں یہ کیا ہے کیا میں آپکا بھائی نہیں ہوں عمار نے کہا کہ مجھے معلوم نہیں ہے لیکن میں نے رسول خدا سے سنا ہے کہ انجناب تم پر ایک رات لعنت فرما رہے تھے ابو موسی نے کہا پھر انہوں نے میرے لئے طلب مغفرت بھی فرمائی ہے عمار نے کہا کہ میں تجھ پر لعنت کیلئے جانے کا گواہ ہوں نہ استغفار کا نوٹ ارباب انصاف تاریخ کامل میں لکھا ہے کہ علیؑ مرتضی نے ابو موسی کے بارے فرمایا تھا کہ فانہ لیس بثقۃ کہ وہ میرے نزدیک بدآدمی ہے اور تذکرہ خواص الامۃ میں لکھا ہے کہ علیؑ مرتضی نے اسکے بارے فرمایا تھا وھو عندی غیر مامون کہ ابو موسی میرے نزدیک دیانت دار نہیں ہے نیز تذکرہ میں لکھا ہے کہ ابن عباس نے ابو موسی سے کہا تھا کہ قبحک اللہ کہ خدا تجھکو رسوا کرے: نیز عمرو بن العاص نے اس ابو موسی سے کہا تھا کہ تو ایک گدھے کی مثال ہے: خلاصۃ الکلام یہ ابو موسی دشمن علی مرتضی تھا ا[...]

شاہ عبدالعزیز نے تحفہ کید ۴۷ صفحہ ۹۵ میں لکھا ہے کہ اہل بیت رسول اور امیر المومنین [...] علی سے دشمنی راوی کی صحت روایت میں رکاوٹ ہے مگر افسوس ہے کہ دشمن علی مرتضی احادیث کتب اہل سنت کا راوی ہے اور بغض علیؑ کی وجہ سے [...] کا نا[...]
[...] کہاوت مشہور ہے کہ جب طے کی جاتے لونگاں وا بھا اور بندر کی جا[...]
لذت اور کہ ابو موسی اشعری جیسے منافق اور بد باطن لوگوں کو غلط[...]
اسلام سے کیا واسطہ [...] نکل سکتا نہیں [...]

احادیث کتب اہل سنت کے دو راوی عمرو بن عاص اور معاویہ ہیں ان پر نبی کریمؐ نے لعنت کی اور انکے مرتد ہونے کی بد دعا فرمائی ہے

۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تطہیر الجنان ص ۱۲ بر حاشیہ صواعق محرقہ ابن حجر مکی
۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب النصائح الکافیہ ص ۹۴
۳۔ اہل سنت کی معتبر کتاب البدایہ والنہایہ ص ۳۰۵/۷ ذکر خوارج
۴۔ اہل سنت کی معتبر کتاب النہایہ لابن اثیر ص ۲۵۹/۲۲ لغت رکس
۵۔ اہل سنت کی معتبر کتاب لسان العرب ص ۱۰۰/۶ لغت رکس

النصائح الکافیہ کی عبارت	فاذا معاویہ وعمرو بن العاص تیغنیان فجئت فاخبرت النبیؐ فقال اللھم ارکسہما فی الفتنۃ رکسا الخ

ترجمہ: ابو برزہ صحابی راوی ہے کہ ہم نبی کریمؐ کے ساتھ تھے انجناب نے غنا کی آواز سنی نبی کریم نے فرمایا کہ دیکھو کون ہیں پس بلندی پر گیا تو اچانک میں نے دیکھا کہ معاویہ اور عمرو بن العاص گا رہے تھے میں واپس آیا اور حضور پاک کو خبر دی انجناب نے ان دونوں کے حق میں یہ بد دعا کی کہ اے خدا معاویہ اور عمر عاص کو لوٹا دے کفر اور شرک میں اور دونوں کو آگ میں داخل کر نوٹ البدایہ میں لکھا ہے کہ حضرت عائشہ نے عمرو بن العاص پر لعنت فرمائی ہے اور تطہیر الجنان میں لکھا ہے کہ نبی پاک نے عمرو بن العاص پر لعنت فرمائی ہے بلال گنج لاہور کے شیخ الحدیث محمد علی توجہ فرمادیں کہ معاویہ اور عمرو بن العاص دونوں کے مرتد ہونے کی نبی کریم نے بد دعا فرمائی ہے اور یہ دونوں آپکے حدیثوں کے راوی بھی ہیں افسوس کہ یہ ڈھول گانے بجانے والے بھی شیخ الحدیث بن گئے

احادیث کتاب اہل سنت کی راوی عائشہ بھی ہے جس نے عثمان کے قتل کا فتویٰ دیا اور حضرت علیؑ کے خلاف بغاوت کی

۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب سیرت حلبیہ ص ۳۵۶ ج ۳ باب معجزات النبی
۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب نہایہ لابن اثیر ص ۸۰ ج ۵ لغت نعثل
۳۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ کامل لابن اثیر ص ۱۰۲ ج ۳ ذکر جمل

سیرت حلبیہ کی عبارت | اقتلو نعثلا قتل اللہ نعثلا فقد کفر
حضرت عائشہ نے عثمان کے حق میں یہ فتویٰ دیا تھا کہ اس نعثل کو قتل کرو خدا اس نعثل کو قتل کرے یہ نعثل کافر ہوگیا ہے۔

نوٹ: نہایہ لابن اثیر اور لسان العرب ص ۶۷ ج ۱۱ لغت نعثل اور قاموس لفیروز آبادی لغت نعثل میں یہ لکھا ہے نعثل لمبی داڑھی والے کو کہتے ہیں اور حدیث عائشہ میں ہے کہ نعثل کو قتل کرو اور مراد عائشہ کی نعثل سے عثمان تھا اور تاریخ کامل میں لکھا ہے کہ عبید بن ابی سلمہ نے عائشہ سے کہا تھا کہ تو نے ہمارے امام عثمان کے قتل کا حکم دیا ہے اور تو نے کہا ہے کہ وہ کافر ہوگیا ہے۔

بلال گنج لاہور کے شیخ الحدیث کو ہم دعوت فکر دیتے ہیں کہ آپکی مفتی اور مجتہد اماں جی آپکے امام اور خلیفہ عثمان کی قاتل بھی ہے اور آپکی احادیث کی راوی بھی ہے اگر عثمان مومن تھا تو مومن کا قاتل تو دوزخی ہے پھر آپکی اماں کا کیا بنے گا۔ بیچارے شیخ الحدیث کا اس طرح کا حال ہے کہ۔

ع خصم کا کھائیں ہیں گیت گائیں عیسیا جی کے یہ بیچارا مانتا اہل بیت کو ہے۔

اور تعریف صحابہ کی کرتا ہے پھر ہے دھوبی کا کتا نہ گھر کا نہ گھاٹ کا

ہم اس بریلویوں کے مناظر اعظم پر داختم کرنا چاہتے ہیں کہ تمہاری احادیث کا زیادہ تر حصہ بی بی عائشہ کی روایت ہے اور عائشہؓ نے امام وقت امیر المومنین علی بن ابی طالبؑ کے خلاف بغاوت کی ہے اور خاندان نبوت کی حکومت کے خلاف لوگوں کو بھڑکایا ہے اور ناصبیہ ہو کر مری ہے لہٰذا انکی کوئی حدیث حجت نہیں ہے ۔ پہلے ہم وعدہ کر دی ایسے میلہ میلہ

عبداللہ ابن عمر امام علی مرتضیٰ کا دشمن تھا اور یہ کا یزیدی تھا

اور وطی فی الدبر عورتوں سے جائز جانتا تھا اور احادیث کتب اہل

سنت کا راوی بھی ہے

ثبوت ملاحظہ ہو کتاب اہل سنت تذکرہ خواص الامہ ص ۴۴ باب ۴ میں لکھا ہے کہ عبداللہ بن عمر نے حضرت علیؑ کی بیعت سے انکار کیا تھا ۔ اور کتاب اہل سنت صحیح بخاری ص ۵۷ کتاب الفتن میں لکھا ہے کہ یزید کمینہ کی تمام اہل مدینہ نے بیعت توڑ دی مگر ابن عمر نے یزید کی بیعت کو خدا اور رسول کی مانند سمجھا ۔ اور سیوطی نے اتقان میں لکھا ہے کہ ابن عمر عورتوں سے وطی فی الدبر کا بھی قائل تھا اور سیوطی نے تفسیر در منثور ج ۲ ص ۱۰۲ میں لکھا ہے کہ ابن عمر قرآن پاک میں کمی کا قائل تھا اور بقول اہل سنت قرآن میں کمی کا قائل کافر ہے پس ہمیں بہت افسوس ہے کہ اس ابن عمر کافر کو اہل سنت نے راویان حدیث میں بلند مقام دیا

مولوی محمد علی بلال گنجی توجہ فرمادیں کہ ہم نے صحابہ جو مانند ستاروں کے ہیں

ارباب انصاف بریلویوں کے محدث نے شیعوں کے رواۃ احادیث پر تبصرہ فرمایا تھا اور جواب میں ہم نے بھی انکے صحابہ کرام اور رواۃ احادیث پر تنقید کی ہے اور ان صحابہ پر جرح کے بعد تابعین پر جرح کی اگرچہ ضرورت نہ تھی مگر نواصب کا علمی غرور توڑنے کے لئے کچھ انکے تابعین کا حال بھی سن لیں قانون ہے خباثۃ الاصل تدل علی خباثۃ الفرع کہ جسکی اصل خراب اسکی فرع بھی خراب : تابعین صحابہ سے فیض حاصل کرتے ہیں اور جب صحابہ کا اپنا حال یہ تھا ہے تو وہ دوسروں کو کونسے درجہ ولایت پر پہنچائیں گے۔

مجاہد ایسا بُرا آدمی تھا کہ یوسف نبی پر ارادہ زنا کرنے کی

تہمت لگائی ہے اور احادیث اہل سنت کا راوی بھی ہے

ثبوت ملاحظہ ہو کتاب اہل سنت تفسیر کبیر ص سورہ یوسف آیت لو لا ان رائی برہان ربہ میں لکھا ہے کہ مجاہد کہتا ہے کہ یوسف نبی کے سامنے انکے باپ یعقوب کی تصویر آگئی اور اس سے آواز آئی اتعمل عمل السفہاء کر تو بدکاروں والا عمل کرتا ہے حالانکہ تو گروہ انبیاء میں شمار ہوتا ہے۔

نوٹ :۔ انبیاء ہرگز سے پاک ہیں اور ان پر زنا کے ارادہ کی تہمت لگانے والا یقیناً کافر ہے پس مجاہد بھی ایک کافر تھا مگر یہ کافر احادیث اہل سنت کا راوی ہے۔ اور مجاہد کا حال اسی طرح تھا صورت انسان سیرت شیطان۔

عکرمہ بن عبداللہ خبیث اور کذاب تھا اور اہل سنت کا راوی بھی ہے

ثبوت ملاحظہ ہو کتاب اہل سنت میزان الاعتدال ص ذکر عکرمہ میں ہے

لکھا ہے کہ علی بن عبد اللہ کہتا ہے کہ ان ہذا الخبیث یکذب علی ابی کہ یہ خبیث میرے
باپ ابن عباس پر جھوٹ بولتا ہے اور ابن سیرین کے نزدیک بھی یہ جھوٹا تھا
نوٹ مگر بہت افسوس ہے کہ فقہ حنفیہ میں پہلی پہل اس جھوٹے کی وجہ سے ہے

حسن بصری تقیہ باز بے ایمان تھا اور احادیث اہل سنت کا راوی بھی ہے

کتاب اہل سنت بخاری شریف ص ۱۹ میں لکھا ہے قال الحسن التقیہ الی
یوم القیامہ کہ تقیہ کا جواز قیامت تک ہے میزان الاعتدال ص
میں لکھا ہے کہ کان الحسن کثیر التدلیس کہ یہ بڑا بے ایمان تھا۔

عطا ابن ابی رباح امام اعظم کا استاد شطرنج کھیلنا جائز جانتا تھا

ا۔ اہل سنت کی معتمد کتاب حیوۃ الحیوان ص مؤلف دمیری لغت
عقرب میں لکھا ہے کہ عمر بن خطاب اور ابو ہریرہ اور حسن بصری اور قاسم بن محمد
اور قلابہ اور عطا اور امام زہری وغیرہ شطرنج کھیلنا جائز سمجھتے تھے۔ شطرنج علماء اہل سنت
کے نزدیک حرام ہے یہ عطا فسق حرام کو جائز جانتا تھا مگر افسوس کہ یہ اہل سنت
کی احادیث کا راوی بھی ہے

رفیع ابو العالیہ کی حدیث شافعی کے نزدیک پادر ہوا گوز ہے

کتاب اہل سنت ترجیح مذہب شافعی منقول از استقصاء الافحام ص ۲۴۰
میں لکھا ابو العالیہ رفیع بن مہران الریاحی کے بارے امام شافعی فرماتے ہیں کہ حدیث

الریاحی ریاح کر اس ریاحی کی حدیث ریاح ہے اور حرام بن عثمان کی حدیث کا سمہ حرام اسکے نام کی طرح حرام ہے اور عنایہ شرح ہدایہ میں اس حدیث کے بعد کہ وضو دعلی مت نام قائما لکھا ہے کہ ابو العالیہ ابن سیرین کے نزدیک ضعیف ہے رمز یہ ہے کہ فقہ حنفیہ کے راوی گنجی بنیاد کی تے نچوڑنا کی۔

ضحاک بن مزاحم کو بھی "ضعیف" کی چھری سے علماء اہل سنت نے ذبح کیا ہے

کتاب اہل سنت میزان الاعتدال میں یحیی بن سعید کا فرمان لکھا ہے کہ یہ ضحاک ضحاکہ کار وحانی فرزند ضعیف راوی ہے۔ اور بلال گنجی کو مبارک ہو۔

عطیہ بن سعد کو بھی سنی علماء نے ضعیف کا چھرا گھونپا ہے

کتاب اہل سنت میزان الاعتدال میں لکھا ہے کہ عطیہ بن سعد العوفی الکوفی تابعی شہیر ضعیف اور ابن جوزی نے اپنی کتاب الموضوعات میں کما نقل نی استقصاء فرمایا ہے کہ عطیہ کے ضعیف ہونے پر اجماع ہے

تن ہمہ داغ داغ شد۔ پنبہ کجا کجا نہم

قتادہ اور زید بن اسلم اور مرہ بن شراحیل بھی مجروح راوی ہیں

ثبوت ملاحظہ ہو کتاب اہل سنت میزان الاعتدال میں لکھا ہے کہ قتادہ بن دعامہ مدلس اور قدری تھا اور مرہ بن شراحیل نے امام حق حضرت علی سے جنگ کرکے اپنے احمق کا ثبوت دیا ہے اور یہ تینوں بھی احادیث اہل سنت کے راوی ہیں۔

سفیان بن عیینہ اور وکیع بن جراح بھی ضعیف تھے

ثبوت ملاحظہ ہو کتاب اہل سنت شرح الشرح نخبۃ الفکر ص کما نقل الی ستقصا ، ص۲۵ میں لکھا ہے کہ سفیان بن عیینہ مدلس تھا اور میزان الاعتدال میں لکھا ہے کہ وکیع بن جراح رافضی تھا اور عثمان بن عفان سے منحرف تھا

امام اہل سنت عبدالرزاق بن ہمام تمیمی بھی کذاب تھا دشمن معاویہ تھا

کتاب اہل سنت میزان الاعتدال ص میں لکھا کہ ایک بیچارہ سنی بیان کرتا ہے کہ میں عبدالرزاق کے پاس بیٹھا تھا کہ فقد ذکر رجل معویۃ فقال لا تقذ د مجلسنا بذکر ولد ابی سفیان ایک شخص نے ملا غیر تام معاویہ کا ذکر کیا عبدالرزاق نے کہا تو ہماری محفل کو ابو سفیان کے لونڈے کے ذکر سے نجس گندہ اور پلید نہ کر ، اسی میزان میں لکھا ہے کہ یہ عبدالرزاق پہلے درجہ کا جھوٹا تھا ہمیں افسوس ہے کہ یہ عبدالرزاق امام المحدثین اہل سنت بھی تھا اور پہلے درجہ کا جھوٹا بھی تھا جب اہل سنت کے استاد کا یہ حال ہے تو کم کم شاگرد یا ستاد میر سد کے مطابق ایسے شاگ بھی جھوٹ کے میدان کے پہلوان ہونگے ۔ ص ادر کا ذبا آثما غما دڈ اغاثنا کے تاج دار ہونگے۔

اسحٰق بن راہویہ امام اہل سنت آخر عمر میں مرتد ہو گیا تھا اور

انکے امام ردحر بن عبادہ پر علماء اہل سنت پھٹکار ڈالتے ہیں فرماتی ہے

ثبوت ملاحظہ ہو کتاب اہل سنت میزان الاعتدال ص میں لکھا ہے کہ ابل

سنت کا یہ امام موت سے پہلے پانچ ماہ مرتد ہو گیا تھا اور انہی میزان میں لکھا ہے کہ روح بن عبادہ پر دس علماء اہل سنت نے جرح کی ہے اور یہ دونوں اسحق اور روح علماء حدیث کے امام ہیں اور ان میں جگہ جگہ جھید بھی ہیں

امام اہل سنت عبد بن حمید کو ابن تیمیہ ناصبی نے خوب ذلیل کیا ہے

ثبوت ملاحظہ ہو منہاج السنۃ ذکر فضائل علیؑ میں کما نقل فی استقصاء الافحام ابن تیمیہ لکھتا ہے کہ عبد بن حمید کی کوئی وقعت نہیں اسکے باوجود اس نے بھی آیت ولایت کو علیؑ کی شان میں نہیں لکھا نوٹ ابن تیمیہ کا یہ بکواس ہے سیوطی نے درمنثور میں عبد بن حمید سے اور دیگر مشائخ تفسیر سے نقل کیا ہے کہ آیت ولایت انما ولیکم اللہ بالخصوص امیر المومنین علی کی شان میں نازل ہوئی ہے۔

امام اہل سنت ابوبکر بن شیبہ بھی ابن روزبہان کے ہاتھوں رگڑا گیا ہے

ابن شیبہ نے بقول شاہ ولی در ازالۃ الخفاء یہ روایت کی ہے کہ عمر بن خطاب نے اپنی حکومت منوانے کے لئے در واز بنت رسول کو جلانے کا قصد کیا تھا پس اس روایت کو بیان کرنے کے باعث ابن روزبہان نے اس شیخ الحدیث کی خوب مٹی پلید کی ہے کما نقل فی استقصاء الافحام در جواب منتہی الکلام اس دشمن خدا سے جو فقہ مردود ہے اسکا حال پتہ چلتا ہے بہر باب انصاف فقہ دیوبند یہ کے یہ راویان احادیث ہیں کہ جن میں کوئی بھی سچا مسلمان نہیں ہے۔ اور جس فقہ کے راوی جھوٹے ہوں وہ فقہ بھی جھوٹی ہوگی پس فقہ دیوبند جھوٹ کا پلندہ ہے

امام اہل سنت محمد بن مسلم الزہری میں دیانت کم تھی اور

انکے امام باذام ابو صالح کو بخاری نے ضعیف اور نسائی نے

لیس بثقہ لکھا ہے

ثبوت ملاحظہ ہو، شاہ عبدالحق نے تحصیل الکمال صـ میں کما نقل فی الاستقصاء لکھا ہے کہ انه ای الزہری قد ابتلی بصحبة الامراء لقلة الدیانت کہ زہری صاحب درباری ملاں تھا حکام کا چمچہ تھا کیونکہ اس یں دیانت بہت تھوڑی تھی اور میزان الاعتدال صـ میں لکھا ہے کہ باذام ابو صالح کو بخاری اور نسائی نے ضعیف لکھا ہے اور اسکا خانہ خراب کر دیا ہے۔

لیث بن ابی سلیم اور عبداللہ بن ابی نجیح مکی اور عیسیٰ بن میمون کی

عظمت پر امام ذہبی نے چھری پھیر دیا ہے میزان ملاحظہ ہو

مقاتل بن حیان اور مقاتل بن سلیمان یہ انکے دونوں امام جھوٹے تھے

ثبوت ملاحظہ ہو کتاب اہل سنت میزان الاعتدال صـ میں لکھا ہے کہ ٹیپ الی الکذب کہ وکیع کہتا ہے کہ ابن حیان کے سر پر بھی جھوٹ بولنے کا تاج رکھا گیا ہے نیز میزان صـ میں لکھا ہے کہ ابن سلیمان بھی جھوٹا تھا مختصر تنزیہ الشریعہ صـ کما نقل فی الاستقصاء میں لکھا ہے کہ جھوٹا تھا حدیثیں بنانے کا یہ بادشاہ تھا اور کتب اہل سنت میں ان جھوٹوں کی تعریفوں کے پل بھی باندھے

گئے ہیں شرم شرم شرم

امام اہل سنت سدی کبیر اور کلبی دونوں کذاب تھے اور یہی محدث راوی بھی تھے

ثبوت ملاحظہ ہو کتاب اہل سنت میزان الاعتدال ص میں لکھا ہے کہ قال الجوزجانی کان بالکوفۃ کذابان فمات احدھما السدی والکلبی کہ کوفہ میں دو کذاب تھے ایک ان میں مر گیا ہے اور وہ یہ ہیں ۱ اسمعیل بن عبد الرحمن السدی الاعور ۲ محمد بن السائب کلبی۔ محمد طاہر گجراتی نے تذکرۃ الموضوعات میں کہا نقل فی الاستقصاء لکھا ہے کہ تفسیر کلبی جھوٹ کا پلندہ ہے اور ہمیں افسوس ہے کہ ان دونوں کو اہل سنت نے اپنا امام بھی لکھا ہے اور انکو جھوٹا بھی لکھا پس جس مذہب کے ان جیسے ناقل ہونگے وہ بھی جھوٹا ہو گا۔

امام اہل سنت ابن جریج نے ۹۰ عورت سے زنا یعنی متعہ کیا ہے

ثبوت ملاحظہ ہو کتاب اہل سنت میزان الاعتدال ص میں لکھا ہے کہ عبد الملک بن عبد العزیز بن جریج ابو خالد مکی روایت میں تدلیس کرتا تھا وقد تزوج نحواً من تسعین امراۃ نکاح المتعۃ اور اس نے ۹۰ عورت سے نکاح متعہ فرمایا تھا۔ اور عبد الحق نے رجال مشکوۃ میں اسکو امام اہل سنت کا درجہ دیا ہے: نوٹ معلوم ہوا کہ امام اہل سنت ہونے کے لیے ۹۰ مرتبہ زنا یعنی متعہ کرنا پڑتا ہے۔ ع۔ کیا بات ہے کیا بات ہے واللہ اہل سنت کو دعوت فکر ہے کہ مذمت متعہ میں وہ بدزبانی کے میدان کے پہلوان ہیں مگر اسی متعہ سے انکی خلیفہ زادی جناب اسماء بنت ابی بکر لطف اندوز ہوئی ہے اور ایک بچہ بھی عبد اللہ بن زبیر نامی جنا ہے۔ اگر متعہ زنا ہے تو کیا خلیفہ زادی

کو یہ مسئلہ معلوم نہ تھا کہ زنا حرام ہے۔

امام بخاری کے استاد فریابی نے ایک سو پچاس جھوٹ نبی پاکؐ پر بولے ہیں

ثبوت ملاحظہ ہو کتاب اہل سنت میزان الاعتدال صہ میں لکھا ہے کہ

اخطأ الفریابی فی مائة وخمسین حدیث کہ محمد بن اسمعیل بخاری کے استاد محمد بن یوسف الفریابی نے ایک سو پچاس حدیث میں خطا کی ہے اور جھوٹ بولا ہے نوٹ ارباب انصاف جس نے ۱۵۰ مرتبہ حدیث شریف میں جھوٹ بولا ہے تو اسکی باقی حدیث بھی قابل اعتبار نہ رہیں اور یہ تو بخاری کے استاد کا حال ہے آپ اسی سے اندازہ لگائیں کہ اسکا شاگرد محمد بخاری کتنا جھوٹا ہوگا

دیوبندیوں کا امام عثمان بن ابی شیبہ قرآن پاک سے مزاق کرتا تھا

ثبوت ملاحظہ ہو کتاب اہل سنت میزان الاعتدال صہ میں لکھا ہے۔ یہ عثمان اس عثمان کے قرآن میں غلطیاں نکالتا تھا: یہ الم تر کیف فعل ربک باصحاب الفیل کو الف لام م کیف فعل پڑھتا تھا اور سیوطی نے تدریب شرح تقریب میں لکھا ہے یہ عثمان جعل السقایة فی رحل اخیہ کو جعل السفینة پڑھتا تھا: اسکے خرافات سے میزان و دیگر کتب پر ہیں نوٹ ارباب انصاف یہ دو عثمان ہیں ایک انکا امام ہے اور ایک انکا خلیفہ ہے اور دونوں کا الفاظ قرآن میں اختلاف ہے اب ان دونوں میں سچا کون ہے اور جھوٹا کون ہے فیصلہ ملت دیوبند کے اپنے ہاتھوں میں ہے ہم تو یہ کہتے ہیں کہ جس نے بے دینی سے قرآن پاک کے الفاظ میں مزاق کیا ہے اس بد دیانت نے حدیث شریف کو بھی معاف نہ کیا ہوگا اور جنکے امام قرآن پاک سے مذاق کرتے تھے یقیناً انکا مذہب کوئی مذہب نہیں ہے بلکہ امام کے ایک مذاق ہے

مفسرین اہل سنت کی بادویانتیوں کا علماء اہل سنت کی طرف سے اعتراف

امام المفسرین محمد بن جریر طبری کے بدتر از یہود ہونے کا علماء اہل سنت کی طرف سے اقرار

ثبوت ملاحظہ ہو ابن جریر طبری کے بارے سیوطی نے اتقان میں اور نووی نے تہذیب الاسماء میں اور یاقوت حموی نے معجم الادباء میں اور انساب میں سمعانی نے تعریف کے پل باندھ دیئے ہیں کما نقل فی الاستقصاء الافحام ایک طرف تو اہل سنت اسکو امامت کی ڈگری دیتے ہیں اور دوسری طرف اسکو یہود سے بدتر جانتے ہیں قصور اسکا یہ ہے کہ اس نے اپنی تاریخ الامم والملوک میں یہ روایت لکھی ہے کہ عمر صاحب نے اپنی حکومت منوانے کے لیئے بنت رسول کو گھر سمیت جلانے کی دھمکی دی تھی اسی روایت کی وجہ سے ابن روزبہان نے ابطال الباطل میں ص کما نقل فی الاستقصاء ص ۲۸۹ لکھا ہے کہ فالطبری من الروافض مشہور بالتشیع کہ طبری صاحب رافضی تھا۔ اور ابن حجر مکی نے روافض کے بارے لکھا ہے اپنی صواعق میں کہ وہ بدتر از یہود و نصاری ہیں۔ اور ان باتوں سے ہمیں بہت ہی خوشی ہے کہ یہ معاویہ خیل اپنے علماء کو بدتر از یہود و نصاری سمجھتے ہیں اور جوتوں میں دال بانٹتے ہیں

اپنے امام الحاکم کے بارے علماء اہل سنت کا اعتراف کہ وہ رافضی بھی اور خبیث تھا

ثبوت ملاحظہ ہو فیض القدیر میں مناوی نے الحاکم ابو عبداللہ نیشاپوری کو امامت اہل سنت کی ڈگری دی ہے مگر میزان الاعتدال میں ذہبی نے لکھا ہے امام فی الحدیث رافضی خبیث کہ حاکم حدیث شریف میں امام ہے مگر رافضی اور خبیث ہے اور ہم کہتے ہیں کہ یہ ملاں سارے دشمنان علی ہیں اور خبیث ہیں

ابو بکر نیشاپوری کی امامت کا بھی اقرار اور اسکے کذاب ہونے کا بھی اعتراف

ثبوت ملاحظہ ہو کتاب اہل سنت طبقات شافعیہ ص میں ابو بکر اسدی نے ابو بکر محمد بن ابراہیم بن المنذر نیشاپوری کو امامت اہل سنت کی ڈگری دی ہے کما نقل فی الاستقصاء ص ۲۹۶ اور میزان الاعتدال ص میں ذہبی نے نقل کیا ہے کہ یہ ابو بکر امام اہل سنت جھوٹا تھا۔ نوٹ ارباب انصاف ابو بکر نام ہی ایسا ہے کہ اس نام کے علماء زیادہ تر جھوٹے ہیں مثلاً ابو بکر خطیب بغدادی حنفی اہل سنت کے نزدیک جھوٹا ہے اور ابو داؤد صاحب سنن کا بیٹا ابو بکر عبد اللہ بھی جھوٹا تھا اسکی تفصیل ملاحظہ ہو۔

ابو بکر عبد اللہ نیشاپوری سجستانی کے کذاب ہونے کا اسکے باپ کی طرف سے اعلان

ثبوت ملاحظہ ہو کتاب اہل سنت میزان الاعتدال ص میں لکھا ہے کہ یہ ابو بکر عبد اللہ بن سلیمان بن اشعث کئی ہزار حدیثوں کا حافظ تھا۔ اور اسی میزان میں ص یہ بھی لکھا ہے عن ابن الجنید سمعت اباداؤد یقول ابنی عبد اللہ کذاب ابو داؤد کہتا ہے کہ میرا بیٹا عبد اللہ ابو بکر کذاب بڑا جھوٹا ہے اور ابراہیم اصفہانی نے بھی گواہی دی ہے کہ ابو بکر بن داؤد جھوٹا ہے جس کا عالم اور محدث باپ اپنے بیٹے کے بارے جھوٹے ہونے کا اعلان کرے تو وہ بیٹا جھوٹا ہی ہوگا۔ کیونکہ گھر کی بات گھر والے ہی بہتر جانتے ہیں۔ نوٹ ابو بکر نام کی تاثیر نے اس محدث کا اسی طرح خانہ خراب کر دیا ہے جس طرح ابو بکر نقاش کو برباد کیا ہے

مفسر اعظم ابو بکر نقاش کو امامت کے ساتھ کذاب ہونے کی ڈگری بھی سنیوں نے دی ہے

ثبوت ملاحظہ ہو: کتاب اہل سنت فوائد کا منہ میں سیوطی نے اور میزان میں ذہبی نے ۔ کما نقل فی الاستقصاء صہ ۳۰۲ محمد بن حسن ابو بکر نقاش کو قرائت اور تفسیر میں امام اہل سنت ہونے کی ڈگری ہے مگر افسوس ہے کہ تراجم حفاظ میں مرزا معتمد خان بدخشانی اور میزان میں ذہبی نے اور لسان المیزان میں عسقلانی نے جھوٹا اور کذاب ہونے کا تمغہ بھی اسکو دیا ہے ۔

نوٹ ارباب انصاف یہ ہیں اہل دیوبند کے پیشوا چند علماء ابو بکر جیسے درجہ کے جھوٹے ہیں پس معلوم ہوا کہ جیسے پیشوا بھی جھوٹے ہیں انکا مذہب بھی جھوٹا ہے

اہل سنت نے اپنے امام ابو اسحٰق الزجاج کو فضیلت کے تمغہ کے ساتھ رافضی ہونے کی ڈگری بھی دی ہے

ثبوت ملاحظہ ہو کتاب اہل سنت تاریخ بغداد میں خطیب نے اور کتاب اہل سنت تاریخ ابن خلکان میں اسکی فضیلت کے گیت گائے گئے مگر افسوس ہے کہ کتاب اہل سنت بغیۃ الوعاۃ میں سیوطی نے اسکو رافضی ثابت کر کے اس بچارے کی مٹی پلید کر دی ہے : جس مذہب کے علماء رافضی اور دوزخی ہیں وہ مذہب دوزخی ہے

فخر الدین رازی کی فضیلت میں سنی علماء نے ذلت کی مٹی ملا دی ہے

ثبوت ملاحظہ ہو کتاب اہل سنت البحر میں کما نقل فی الاستقصاد صہ ۳۰۴ لکھا ہے کہ ابو حیان کہتا ہے کہ فخر الدین کی تفسیر کے بارے علماء نے فرمایا ہے کہ فیہ کل شئی الا التفسیر کہ تفسیر قرآن کے علاوہ اسکی تفسیر میں ہر شئی موجود ہے میزان صہ میں ذہبی نے بڑی کتاب ادبی سے اسکا نام لکھا ہے اور یہ بھی لکھا ہے کہ اس نے

جاودس بھی کتاب لکھی ہے نیز یہ بھی لکھا ہے کہ دین کے مسائل میں حضرت عمر کی طرح اسکی تشکیکات زیادہ ہیں نیز لسان المیزان میں بھی اسکی خوب مٹی پلید کی گئی ہے۔ ہم تو رہبر میں نہیں دانے اور اماں گینی بچاتے۔

ابو عبد الرحمن سلمی کے سر پر علماء اہل سنت نے تقدس کی ٹوپی رکھنے کے ساتھ ساتھ اسکے کافر ہونے کی دستار بھی رکھ دی ہے

کتاب اہل سنت حلیۃ الاولیاء میں حافظ ابو نعیم نے کما نقل فی الاستقصاد ص ۲۰۲ لکھا ہے کہ ابو عبد الرحمن محمد بن حسین نیشاپوری سلمی بڑا متقی پرہیز گار عالم تھا مگر افسوس ہے کہ جلال الدین سیوطی نے اپنی تفسیر اتقان میں کما نقل فی الاستقصاء لکھا ہے۔ کہ عبد الرحمن السلمی نے ایک تفسیر لکھی ہے جسکا نام ہے حقائق التفسیر فان کان قد اعتقدان ذالک تفسیر فقد کفر کہ اگر یہ سلمی اسکے بارے عقیدہ رکھتا تھا کہ وہ تفسیر ہے تو یہ سلمی کافر ہے۔ مبارک!

زرارہ اور ابو بصیر پر تنقید کرنے والے جاہل ملاؤں کو لگام

ارباب انصاف اچھوہڑے چمار اور کمی قوموں کے لوگ چند حرف پڑھ کر ہم شیعوں کے لئے ماں کے محقق بن بیٹھے ہیں اور زرارہ و ابو بصیر پر تنقید کر کے وہ یہ سمجھ بیٹھے ہیں کہ بس اب شیعہ مذہب کی ہم نے اینٹ سے اینٹ بجادی اور ہم ان پر یہ دا ضم کرنا چاہتے ہیں کہ بیچاری چھلنی نے چھاج کو کیا طعنہ دینا ہے جبکہ اس میں خود کئی چھید ہیں یعنی انکے خلفاء اور فقہاء اور علماء اور عرفاء اور مشائخ محدثین اور مفسرین قرآن کے ڈھول کے پول کھول کر آپکے سامنے

رکھ دیئے ہیں اور قبروں سے شیخین بھی اٹھ کر اگر آجائیں تو وہ انکی صفائی نہیں پیش نہیں کر سکتے۔ کفر شرک نفاق۔ گمراہی بے ایمانی۔ بد دیانتی ہر قسم کی برائی سنی مذہب کے بانیاں میں موجود ہے اور جس مذہب کے بانی ایسے ہونگے وہ مذہب بھی ویسا ہی ہوگا رسے ظل الاعوج اعوج

رجال کشی پڑھنے والوں کو میزان الاعتدال پڑھنے کی دعوت

کچھ ملاں رجال کشی پڑھ کر ہم شیعوں کے لیئے ماں کے محقق بن بیٹھتے ہیں پر جیر کریر دیکھو فلاں فلاں راوی ضعیف ہے جھوٹا ہے اور جس مذہب کے راوی جھوٹے ہوں وہ مذہب بھی جھوٹا ہے۔ ہم ان ناداں ملاؤں کو یہ جواب دیتے ہیں کہ تم شیعوں کو تو ایک طرف رکھو انکے بارے تو تمہارے بعض حرامی ملاں یہ بکواس بھی کرتے ہیں کہ شیعہ معاذ اللہ کافر ہیں اور تم تو وہ ہو جنہوں نے اسلام کو بیچ دے رکھی ہے اور تم اسلام کے سارے ہو اور ٹھیکہ دار ہو اور تمہاری صحاح ستہ تمہاری تمام کتابوں سے افضل ہے اور اسی صحاح کے راویوں کو تمہارے اپنے مذہب کے علماء نے جھوٹا لکھا ہے پس جب صحاح ستہ کے راوی جھوٹے ہیں تو صحاح جھوٹی ہے اور صحاح ستہ پر تمہارے مذہب کا دار و مدار ہے پس معلوم ہوا کہ تمہارا مذہب بھی جھوٹا ہے جب مذہب کے بانی جھوٹے ہیں تو مذہب کے پیروکار بھی جھوٹے ہیں۔ تمہارے مذہب کے کچھ راویوں کا اور کچھ بانیوں کا تو ہم نے تفصیلی ایڈیشن کر دیا ہے ہماری سرخیوں کو دیکھنا اور پڑھنا اور کئی صدیوں تک گرجتے رہنا۔ جن جن مقامات کی ہم نے چھیڑ چھاڑ کی ہے وہاں تمہارے مذہب کا کوئی سرچڑھ طلبہ نہیں لگا سکتا اور چونکہ اختصار بھی ہمیں ملحوظ ہے اس لئے اب ہم ان کذابین کی میزان الاعتدال سے فہرست پیش کرتے ہیں کہ تکذیب کے مٹی اور خاک سنگے

منہ میں تمہارے علامہ ذہبی نے ڈالی ہے۔ ہم نے دیانت سے تمہارے راویوں کے حالات پڑھے ہیں اور کسی کو بھی دیانت دار نہیں پایا اور جو تم نے ماں کے صحابہ صحابہ کی رٹ لگائی ہوئی ہے ان میں بقول تمہارے افضل تو تمہارے تین خلفاء ہیں اور کئی سو سال گزر چکے ہیں آج تک تمہارے بڑے سے بڑے عالم بھی ان بیچاروں کا ایمان تک ثابت نہیں کر سکا۔

مولوی محمد علی کو دعوت فکر اور اہل سنت ان کے جھوٹے راویوں کی میزان الاعتدال کتاب اہل سنت سے فہرست کہ جنکی جھوٹی حدیثوں سے صحاح ستہ بگھری گئی ہے

۱	ابراہیم بن بشار الرمادی کذاب	۲	ابراہیم بن محمد بن ابی یحیی کذاب
۳	احمد بن اسمعیل ابو حزافہ کذاب	۴	احمد بن عبدالرحمن بن وہب کذاب
۵	احمد بن محمد بن ایوب کذاب	۶	ابو الولید بن عبدالرحمن کذاب
۷	اسمعیل بن ادریس کذاب	۸	ایوب بن جابر بن سیار کذاب
۹	ثابت بن موسی ظبے کذاب	۱۰	جبارہ بن المغلس حمانی کذاب
۱۱	جعفر بن زبیر کذاب	۱۲	حارث بن عمران جعفری کذاب
۱۳	حبیب بن ابی حبیب مصری کذاب	۱۴	حارث بن عمیر بصری کذاب
۱۵	حسن بن عمارہ کوفی کذاب	۱۶	حسن بن مدرک طحان کذاب
۱۷	حصین بن عمر احمسی کذاب	۱۸	حمزہ بن ابی حمزہ جزری کذاب
۱۹	خارجہ بن مصعب سرخسی کذاب	۲۰	خالد بن عمر قرشی کذاب
۲۱	خالد بن یزید دمشقی کذاب	۲۲	داود بن زبر قانی کذاب

۲۳ سری بن اسمعیل کوفی کذاب
۲۴ سعد بن طریف اسکاف کذاب
۲۵ سعید بن سنان حمصی کذاب
۲۶ سعید بن عبدالجبار کذاب
۲۷ سلم بن ابراہیم وراق کذاب
۲۸ سلم بن عبدالرحمن نخعی کذاب
۲۹ سہیل بن معتمد کذاب
۳۰ سیف بن محمد کوفی کذاب
۳۱ سیف بن ہارون برجمی کذاب
۳۲ صالح بن ابی الاخضر کذاب
۳۳ طلحہ بن زید کذاب
۳۴ عامر بن صالح بن عبداللہ کذاب
۳۵ عباد بن راشد بصری کذاب
۳۶ عبا بن کثیر الثقفی کذاب
۳۷ عبداللہ بن ابراہیم غفاری کذاب
۳۸ عبداللہ بن زیاد مخزومی کذاب
۳۹ عبداللہ بن صالح ابوصالح کذاب
۴۰ عبداللہ بن محمد عدوی کذاب
۴۱ عبداللہ بن معاذ صنعانی کذاب
۴۲ عبداللہ بن ابی اویس کذاب
۴۳ عبدالرحمن بن عبداللہ بن عمر کذاب
۴۴ عبدالرحمن بن قیس ضبی کذاب
۴۵ عبدالرحمن بن ہانی کذاب
۴۶ عبدالرحیم بن زید العمی کذاب
۴۷ عبدالرحیم بن ہارون غسانی کذاب
۴۸ عبدالعزیز بن ابان کذاب
۴۹ عبدالملک بن قریب اصمعی کذاب
۵۰ عبدالوہاب بن الضحاک بن ابان کذاب
۵۱ عبدالوہاب بن مجاہد بن جبر مکی کذاب
۵۲ عبیداللہ بن زحر مکی کذاب
۵۳ عبیداللہ بن القاسم اسدی کذاب
۵۴ عثمان بن عجلان خنفی بصری کذاب
۵۵ عثمان فائد کذاب
۵۶ عطا بن عجلان خنفی بصری کذاب
۵۷ عطیہ بن سفیان ثقفی کذاب
۵۸ عکرمہ مولائی ابن عباس کذاب
۵۹ علا بن خالد واسطی کذاب
۶۰ علا بن زید ثقفی کذاب
۶۱ علا بن مسلمہ بن عثمان کذاب
۶۲ علی بن مجاہد کابلی کذاب
۶۳ عمارہ بن جوین کذاب
۶۴ عمر بن رباح بصری کذاب

۶۵	عمر بن صبح خراسانی کذاب	۶۶	عمر بن ہارون بلخی کذاب
۶۷	عمرو بن جابر ابو زرعہ حضرمی کذاب	۶۸	عمرو بن خالد قرشی کذاب

اہل سنت کی کتب احادیث ان راویوں کی فہرست جنکے ذریعے جھوٹی حدیثیں بنانے سے صحاح ستہ گھڑی گئی ہے اور مولوی محمد علی کو دعوت انصاف

۶۹	عنبسہ بن عبدالرحمن کذاب	۷۰	قاسم بن عبداللہ بن عمر کذاب
۷۱	کثیر بن عبداللہ بن عمرو بن عوف کذاب	۷۲	محمد بن حسن بن زبالہ کذاب
۷۳	محمد بن فرات تیمی کذاب	۷۴	محمد بن اسحاق بن عکاشہ کذاب
۷۵	محمد بن بشار بن بندار کذاب	۷۶	مبارک بن حسان کذاب
۷۷	محمد بن الحسن بن ابی یزید کذاب	۷۸	محمد بن خالد بن عبداللہ واسطی کذاب
۷۹	محمد بن سعید مصلوب شامی کذاب	۸۰	محمد بن عبداللہ بن ابی سبرہ کذاب
۸۱	محمد بن الفضل بن عطیہ کذاب	۸۲	مقاتل بن سلیمان ازدی کذاب
۸۳	مینا بن ابی مینا کذاب	۸۴	نضر بن کثیر ابو سہل بصری کذاب
۸۵	نفیع بن الحارث نخعی کذاب	۸۶	نہشل بن سعید بصری کذاب
۸۷	نوح بن ابی مریم ابو عصمہ کذاب	۸۸	ہارون بن ہارون بن عبداللہ التیمی کذاب
۸۹	ولید بن عبداللہ بن ابی ثور کذاب	۹۰	ولید بن محمد موقری کذاب
۹۱	یزید بن عیاض بن یزید کذاب	۹۲	یعقوب بن الولید ابو یوسف کذاب
۹۳	یوسف بن ابراہیم تیمی کذاب	۹۴	یونس بن حباب اسدی کذاب

نوٹ: راویان احادیث کتب اہل سنت پر جرح اور تنقید کا یہ تھوڑا سا نمونہ ہے اور مشت نمونہ خروارے ہے جو ملاں لعنت زدہ گنجے سر سے گرا پنے ٹھہرے

پاؤں تک زور لگا کر شیعوں کے خلاف نعرے لگاتے اور باتھیں ہٹ دھرمی کرکے کہتے ہیں کہ احادیث شیعہ کے راوی ضعیف ہیں انکے لئے یہ نمونہ دعوت فکر ہے

اگر تسلی نہیں ہوئی تو اور سنیں مذہب اہل سنت نے دشمنان علیؑ راویوں

کو قبول کیا ہے اور ائمہ اہل بیت کو نظر انداز کیا ہے

عمران بن حطان پلید سے بخاری نے حدیث لی ہے

ثبوت ملاحظہ ہو (۱) تہذیب التہذیب کتاب اہل سنت ص ۱۲۸ ج ۸ ذکر عمران

۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب میزان الاعتدال ص ۲۳۵ ج ۲۔

۳۔ اہل سنت کی معتبر کتاب الاصابہ فی تمیز الصحابہ ص ۱۲۷ ج ۳

۴۔ اہل سنت کی معتبر کتاب حیوۃ الحیوان ص ۵ ج ۱ ذکر الانسان

الاصابہ کی عبارت | عن عثمان البتی قال کان عمران من اہل السنۃ تہذیب التہذیب کتاب اہل سنت اور اصابہ دونوں میں لکھا ہے کہ

یہ عمران بن حطان مذہب اہل سنت والجماعت سے تعلق رکھتا تھا اور یہ وہی عمران ہے جس نے امیر المومنین علیؑ بن ابی طالب کے قاتل عبدالرحمن بن ملجم کی تعریف میں کہا ہے یا ضربۃ من تقی ما اراد بہا ٥ الا لیبلغ من ذی العرش رضوانا ترجمہ اے وہ تلوار کی ضرب جو ایک متقی نے علیؑ کو ماری اور اس ضرب سے اس نے خدا کی خوشنودی کا ہی قصد کیا تھا انی لاذکرہ یوما فاحسبہ ٥ اوفی البریۃ عند اللہ میزانا ترجمہ ابن ملجم اور اسکی تلوار کو یہ سمجھتا ہوں کہ وہ اللہ کے نزدیک قبول ہے اور میزان اعمال کو بھاری کرے گی۔ نوٹ اس عمران کا سنی ہونا اور

امیر المومنین علی ؑ بن ابی طالب کے قاتل کی تعریف کرنا ایک یقینی امر ہے اور اگر ہم جواب میں یہ کہہ دیں کہ عمر کا اور عثمان کا قاتل اللہ کا ولی تھا اور جنتی تھا اور اس نے ان دونوں کو صرف اللہ کو خوش کرنے کی خاطر قتل کیا تھا۔

تو اہل سنت کا تمام توپ خانہ فتاوی والا حرکت میں آجائے گا اور کفر کے فتووں کی گولہ باری شروع ہو جائیگی عمران بن حطان کے ان اشعار کی وجہ سے قاضی الطیب نے لعنت فرمائی ہے

الاصابہ ص ۱۷۸ میں لکھا ہے کہ اس لعنتی سنی کے اشعار کے بعد قاضی الطیب کی رگ غیرت پھڑک گئی ہے اور اس نے کہا انی لابرأ مما انت تذکرہ عن ابن ملجم الملعون بہتانا کہ جو کچھ تو نے ابن ملجم ملعون کی طرف سے بہتان ذکر کیا ہے میں اس سے برائت کرتا ہوں انی لاذکرہ یوما فالعنہ + دنیا و العن عمران بن حطانا اور میں اگر کسی دن اسکی ضرب کا ذکر کرتا ہوں تو اس ضرب اور ابن حطان دونوں پر لعنت کرتا ہوں ۔ ہم بھی مولا علی کی ہر دشمن پر لعنت کرتے ہیں بے شمار

عذر گنہ بدتر از گنہ اور قوم معاویہ خیل کی حماقت

کتاب اہل سنت الاصابہ ص ۱۷۸ ج ۳ میں لکھا ہے کہ فان عمران صحابی لا تجوز لعنہ قاضی کوئی ہے جو کہتا ہے کہ عمران بن حطان تو صحابی اور صحابی پر لعنت جائز نہیں ہے۔ نوٹ : اور ہم کہتے ہیں کہ کیا صحابی اگر مال بہن سے زنا کرے تو اس پر حد اور لعنت بھی نہیں ہے ۔ اس عمران بن حطان کے بارے اصحابہ میں یہ بھی لکھا ہے کہ اسکی بیوی اسکے چچا کی بیٹی تھی اور بڑی خوبصورت تھی اس نے اس صحابی کو علی کا دشمن بنا دیا تھا یہ عذر بدتر از گنہ ہے کیونکہ معلوم ہوا کہ صحابی ایمان کے اتنے کچے ہوتے

تھے کہ انکو بیویاں اپنے حسن کی وجہ سے بے ایمان بنا لیتی تھیں اس اصابہ ص ۱۷۷
میں لکھا ہے کہ بخاری اور ابو داؤد نے اس عمران بن حطان سے روایت لی ہے
اور دار قطنی نے بخاری پر اسی وجہ سے اعتراض کیا ہے: اور ہم مولوی محمد علی شیخ الحدیث
کو دعوت فکر دیتے ہیں کہ اس قسم کے دشمنان اہلبیت انکی حدیثوں کے راوی ہیں
اور جب تمہارے راویان حدیث دشمنان اہل بیت ہونگے تو تمہارا حال بھی
نواصب جیسا ہوگا۔ خباثۃ الاصل تدل علی خباثۃ الفرع

دشمن علی حریز بن عثمان بھی احادیث اہل سنت کا راوی ہے

۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تہذیب التہذیب ص ۲۳۹ ج ۲ الحاء
۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب میزان الاعتدال ص ۲۱۴ ج ۱
۳۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ بغداد ص ۲۶۶ ج ۸

تہذیب اور میزان کی عبارۃ | انی لا احب علیا لانہ قتل آبائی فی یوم صفین یہ ابن عثمان کہتا ہے کہ میں علی سے محبت نہیں رکھ سکتا کیونکہ
اس نے میرے باپ دادا کو جو معاویہ کے ساتھ تھے جنگ صفین میں قتل
کیا ہے تہذیب التہذیب میں لکھا ہے کہ یحیی بن صالح کہتا ہے کہ میں نے ابن عثمان
کے ساتھ سات سال نماز پڑھی ہے یہ ملعون نماز صبح اور نماز عشاء کے بعد
امیر المومنین علی بن ابی طالب پر لعنت کرتا تھا: اور تاریخ بغداد میں
لکھا ہے کہ اسی ملعون ابن عثمان نے کہا تھا کہ یہ حدیث یا علی انت منی بمنزلۃ ہارون
من موسی اس طرح نہیں ہے بلکہ یہ اس طرح ہے انت منی بمنزلۃ قارون
من موسی نوٹ یہ خبیث راوی بھی احادیث اہل سنت کا راوی ہے اور
میزان الاعتدال گواہ ہے کہ کئی علماء اہل سنت نے اسکو توثیق فرمائی

جنکے راوی دشمنان علی ہوں وہ خود بھی ناصبی ہونگے جو ملاں باچھیں پھیلا کر کہتے ہیں کہ شیعوں کے راوی ضعیف ہیں ہم انکو جواب میں کہتے ہیں کہ تم شیعوں کو ایک طرف رکھو بقول تمہارے لعین ملاؤں کے شیعوں کا تو اسلام سے کوئی تعلق ہی نہیں ہے اور تم جنہوں نے اسلام کو بہن دے رکھی ہے ذرا اپنے راویان حدیث کو تو دیکھو وہ دشمنان خاندان رسالت ہیں اور ناصبی ہیں۔

دشمن علیؑ عبداللہ بن سالم بھی احادیث اہل سنت کا راوی ہے

۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب میزان الاعتدال صہ ۳۶ ج ۲ حرف العین

۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تہذیب التہذیب صہ ۱۲۸ ج ۵ حرف العین

میزان کی عبارت | قال ابو داود وکان یقول علیؑ اعان علی قتل ابی بکر وعمر وجعل یذمہ ابو داود یعنی انہ ناصبی

ابو داود کہتا ہے کہ عبداللہ بن سالم کہتا ہے کہ حضرت علیؑ نے ابوبکر اور عمر کے قتل میں انکے قاتلوں کی مدد کی ہے اور ابو داود نے عبداللہ کی مذمت کی ہے کہ یہ ناصبی تھا دشمن علی تھا نوٹ ارباب انصاف اہل سنت احباب کی کتب احادیث دشمنان اہل بیت راویوں کے احادیث سے پر ہیں

امام حسینؑ کا قاتل عمر بن سعد بھی احادیث اہل سنت کا راوی ہے

۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب مرقات شرح مشکوۃ صہ ۹۳ ج ۱ الفصل الثانی

۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب میزان الاعتدال صہ ۱۹۸ ج ۲ حرف العین

۳۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تہذیب التہذیب صہ ۴۵۱ ج ۷ حرف العین

مرقات کی عبادہ | اختصار مد نظر ہے ترجمہ ملاحظہ ہو۔ میرک نے کہا ہے کہ امام اہل سنت امام نسائیؒ نے اپنی کسی کتاب میں شمر بن سعد کے

طریق سے ایک روایت کی ہے اور ابن معین کہتا ہے کہ یہ شمر کس طرح سچا ہو سکتا ہے اس نے نبی کے بیٹے حسین کو قتل کیا ہے پھر ملا علی قاری حنفی لکھتا ہے کہ شمر نے امام حسین کو اپنے ہاتھ سے قتل نہیں کیا اور فوج یزید کی افسری قبول کرنے میں وہ مجتہد تھا اور امام کے قتل کے بعد شاید اسکا حال اچھا ہو گیا ہو اور گناہ سے پاک کون ہے۔ نوٹ میزان الاعتدال صفحہ ۴۲۸ میں شمر کمینہ بھی اہل سنت کے راویوں کی فہرست میں آیا ہے۔ تفصیلات کے لیے ہماری کتاب کردار یزید ملاحظہ فرما دیں

مولیٰ علیؑ کی نگاہ میں اہل سنت کے جھوٹے راویان احادیث کی جھوٹی روایات سے تیار شدہ سنیوں کی چاروں فقہ باطل ہیں اور جھوٹی ہیں

اہل سنت کی معتبر کتاب فتاویٰ عزیزی ص ۸۸ مؤلف شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی شاہ عبدالعزیز محدث نے خواب میں امیرالمومنین علیؑ کی زیارت کی اور عرض کی کہ مذہب فقہائیں سے شافعی حنفی مالکی اور حنبلی میں کونسا مذہب جناب عالی کو پسند ہے ارشاد فرمایا کہ کوئی مذہب ہم کو پسند نہیں ہے یا یہ فرمایا کہ ہمارے طریقہ پر نہیں ہے لوگوں نے افراط تفریط کو راہ دی ہے۔ نوٹ: ارباب انصاف ہم نے نہایت دیانت داری سے دہ حوالہ جات جمع کر دیے ہیں جن میں احادیث کتب اہل سنت کے راویوں کے پرخچے اڑا دیئے

گئے ہیں مجھے سنی احباب کی چاروں فقہ پر محدث دہلوی کے خواب کی کاری ضرب کا ذکر بھی کر دیا ہے اور اب ہم شیخ الحدیث محمد علی کو دعوت انصاف دیتے ہیں کہ شیعوں کی فقہ اور انکے راویوں پر تم نے تبصرہ فرمایا مگر جناب کا حال تو یہ ہے کہ تنگی نہ ساونان کی اور نچوڑ نا گی ہم نے اپنی کتاب کیا ناصبی مسلمان ہیں۔ میں ان تمام فتاوی اہل سنت کو جمع کر دیا ہے کہ حنفی سنیوں نے دوسرے تمام سنیوں پر لعنت فرمائی ہے اور احناف کے امام اعظم پر دوسرے سنیوں نے لعنت فرمائی ہے اور دیوبندیوں پر اور اہل حدیثوں پر اور وہابیوں پر بھی اہل سنت نے کفر کے فتاوی لگائے ہیں نیز تمہارے مشہور علماء پر مثلاً قاسم نانوتوی اشرف تھانوی۔ رشید گنگوہی عطا بخاری عبدالشکور احمد شبلی نعمانی پر بھی اہل سنت نے کفر کے فتاوی لگائے ہیں۔ اگر تم بے غیرتوں میں شرم ہو تو کسی چھوٹی سی پانی ڈال کر ڈوب مریں

مولوی محمد علی مزید توجہ فرماویں

کہاوت مشہور ہے کہ صدائے دہل از خالی بودن شکم است تم نے اپنی کتاب میں بڑے چیلنج کیئے ہیں اور تمہارے چیلنج ضراطات البعیر اور فسوات الحمیر کی شکل ہیں میدان قرطاس و قلم کے میدان میں تم نے شیعوں کو للکارا گر اپنے مذہب کو مزید رسوا کیلئے ہے کہاوت تمی جتی پوتیاں دیلے آپ پر فٹے آتی ہے اور اگر تمہارا مقصد کوئی نفع کمانا تھا تو شیعوں کو چھیڑنے کے بجائے تم اگر بابرہ شریف کے بھائی عمر شریف کی تنخواہ ۲۰ ہزار میں حصہ ڈال لیتے تو آپکو زیادہ نفع ہوتا اور عثمانلے کی طرح آپ جلد ہی غنی ہو جاتے تمہارے علم کا یہ حال ہے کہ پیٹ میں بڑی ہو نہ اور نام رکھ محمود

ابن کثیر دمشقی کی گواہی کہ اہل سنت بیچارے بے عقل ہیں

ثبوت ملاحظہ کتاب اہل سنت البدایہ والنہایہ ص ۱۷۵ ج ۱۱

ذکر سنہ ۳۶۳ وقعت فتنۃ عظیمۃ بین اہل السنۃ والروافض وکلا الفریقین قلیل عقل اوعدیمہ وذالک ان جماعۃ من اہل السنۃ ارکبوا امراۃ وسموھا عائشہ الخ

ترجمہ: ۳۶۳ ھ میں اہل سنت اور روافض میں جھگڑا ہو گیا اور اہل سنت یا کم عقل ہیں اور یا انہیں بالکل عقل نہیں ہے اور وہ اصلاح کے قابل نہیں ہیں اہل سنت کے ایک گروہ نے کسی عورت کو ایک اونٹنی پر سوار کر کے اسکو بی بی عائشہ بنالیا اور دو مردوں کو طلحہ اور زبیر بنالیا وقالو نقاتل اصحاب علی اور کہنے لگے کہ اب ہم اصحاب علیؑ سے جنگ کریں گے۔

نوٹ: ارباب انصاف دیکھا آپنے کہ وقت ضرورت نواصب نے کس طرح بی بی عائشہ کی شبیہ بنالی اور شیعہ بھی اسی لئے وقت ضرورت امام حسینؑ کے گھوڑے کی شبیہ بناتے ہیں: نواصب نے جس عورت کی شبیہ بنائی تھی بعد میں اگر اسکی شادی نہیں کی تو بھی زیادتی ہے اور اگر شادی کر دی ہے تو پہلے سے بھی زیادہ برا کیا ہے مگر وہ آدمی جس نے شبیہ عائشہ سے شادی کی ہوگی اسکے تو گڑ میں رہنے ہونگے نیز اس روایت سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ نواصب خاندان نبوت سے اپنی دشمنی کے اظہار کے لیے ہمیشہ ابوبکر اور اسکی اولاد اور صحابہ کو ہی وسیلہ بناتے ہیں۔

فقہ دیوبند میں شراب اور کتا اور بیٹی حلال ہے اور اہل سنت کی چاروں فقہ کی مذمت امام اہل سنت محمود بن عمر الزمخشری کی زبانی ملاحظہ ہو

اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر الکشاف ص ۳۰۲ ج ۲ طبع مصر ص ۴۹ طبع جدید کشاف کی طبع قدیم کے آخر میں اور طبع جدید کے اول میں علامہ ابراہیم الدسوقی کا ایک مقدمہ در ذکر ترجمہ المؤلف لگا ہوا جس میں انہوں نے زمخشری کو الامام الکبیر فی الحدیث والتفسیر اور امام فی عصرہ کے خطاب دے کر انکی تعریف کے پل باندھ دیئے ہیں اسی مقدمہ میں دسوقی نے زمخشری کے وہ اشعار بھی لکھے ہیں جس میں اسی امیر المومنین فی الحدیث والتفسیر نے اہل سنت بچاروں کی چاروں فقہ کی خوب ہٹی پلید کی ہے اور سپاہ صحابہ کے ناصبی ملاؤں کا علمی غرور توڑنے کے لیے ہم انکو ذکر کرتے ہیں۔ اذا سألوا عن مذهبی لم ابح به - واکتمه کتمانه لی اسلم

جب مجھ سے میرے مذہب کے بارے سوال کرتے ہیں تو میں اپنے مذہب کو چھپاتا ہوں اور مذہب کو چھپانا میرے لیے سلامتی ہے۔

نوٹ نواصب کو مبارک ہو کہ انکا امام مذہب چھپا کر تقیہ کر کے کافر ہو رہا ہے

۲ فان حنفیا قلت قالوا باننی - ابیح الطلاء وهو الشراب المحرم

اگر میں کہتا ہوں کہ میں حنفی ہوں تو لوگ کہتے ہیں کہ میں شراب کو جو حرام ہے حلال کرتا ہوں۔ وان مالکیا قلت قالوا باننی - ابیح لهم اکل الکلاب وهم هم

اور اگر میں کہتا ہوں کہ میرا مذہب مالکی ہے تو لوگ کہتے ہیں کہ میں انکے لیے کتے کو حلال کرتا ہوں۔ نوٹ فقہ مالکیہ اہل سنت کی ایک فقہ ہے جس میں کتا حلال ہے

وأن شافعیا قلت قالوا بأننی × أبیح نکاح البنت والبنت تحرم

اگر میں کہتا ہوں کہ میرا مذہب شافعی ہے تو لوگ کہتے ہیں یہ بیٹی کا نکاح باپ کے لئے حلال کر رہا ہے اور بیٹی سے نکاح حرام ہے نوٹ اہل سنت کی ایک فقہ شافعیہ بھی ہے جس میں باپ کا بیٹی سے نکاح کرنا حلال ہے

وأن حنبلیا قلت قالوا بأننی × ثقیل حلولی بغیض مجسم

اور اگر میں کہتا ہوں کہ میرا مذہب حنبلی ہے تو لوگ کہتے ہیں کہ یہ خدا کے جسم کا قائل ہے نوٹ اہل سنت کی ایک فقہ حنبلی بھی ہے جس میں یہ فتوی ہے کہ خدا تعالی جسم رکھتا ہے اور خوش شکل لڑکے کی طرح ہے۔

وأن قلت من اهل الحدیث وحزبه × یقولون تیس لیس یدری ویفهم

اور اگر میں کہتا ہوں کہ میرا مذہب اہل حدیث ہے تو لوگ کہتے ہیں کہ اسکی بکرے کی طرح داھڑی ہے اور احمق و بے عقل ہے۔

سپاہ صحابہ کے خرمغز ملاؤں کو دعوت انصاف

یہ ہے فقہ مذہب اہل سنت کہ جس میں شراب حلال، کتا حلال، بیٹی حلال اور اس فقہ کی برائی سے اس مذہب کے عوام اور علماء سب تنگ ہیں اسی فقہ کی برائی سے تنگ آکر امام اہل سنت زمخشری نے اپنا مذہب چھپانے کا فیصلہ کر کے تقیہ کا سہارا لیا ہے فقہ اہل سنت نے بیٹی سے نکاح حلال کر کے مذہب مجوس کو اپنایا ہے اور کتا حلال کر کے فقہ کیمونیسٹ کو اپنایا ہے: مذہب اہل سنت ایک دیگ کی مثال ہے اور امام اعظم اور امام مالک اور امام شافعی اور امام احمد اس دیگ کے چمچہ ہیں جس چمچے سے اس دیگ سے جو کچھ باہر آئے اسکو مذہب اہل سنت سمجھیں

امام اہل سنت امام احمد کا فیصلہ کہ علم تفسیر سمیت اہل سنت کی تین علموں میں کتابیں جھوٹ کا پلندہ ہیں

ثبوت ملاحظہ: (۱) تذکرۃ الموضوعات ص م محمد طاہر گجراتی

۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب فیض القدیر شرح جامع الصغیر لمناوی

۳۔ اہل سنت کی معتبر کتاب فوز کبیر م شاہ ولی اللہ محدث

۴۔ اہل سنت کی معتبر کتاب فتوحات مکیہ م ابن عربی ص

۵۔ اہل سنت کی معتبر کتاب یواقیت وجواہر ص م عبد الوہاب

۶۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر اتقان ص ۲۱۰/۲۶ نوع ۷۸

اتقان کی عبارۃ	قال ابن تیمیہ ناقلا : قال الامام احمد ثلثۃ لیس لہا اصل التفسیر والملاحم والمغازی لان الغالب علیہا

ترجمہ: یعنی ابن تیمیہ ناصبی کہتا ہے کہ حضرت امام احمد بن حنبل کا فیصلہ ہے کہ تین علموں میں اہل سنت کی کتابیں جھوٹ اور بکواس ہے ۱۔ علم تفسیر کی کتابیں کہ جن میں صحابہ کرام کے فضائل لکھے ہوئے ہیں ۲۔ علم مغازی کی کتابیں کہ جن میں صحابہ کی فتوحات اور جنگوں کے قصے لکھے ہیں ۳۔ علم ملاحم آنے والے واقعات کے قصے: ان تینوں میں مراسیل زیادہ ہیں

فیض القدیر کی عبارۃ	قال ابن الکمال کتب التفسیر مشحونۃ بالاحادیث الموضوعۃ
	ترجمہ: ابن کمال کہتا ہے کہ تفاسیر اہل سنت جھوٹی احادیث سے بھری ہوئی ہیں

نوٹ: ولی اللہ محدث اور ابن عربی نے بھی یہی رونا رویا ہے کہ اہل سنت کی تفاسیر جھوٹی حدیثوں سے بھری ہوئی ہیں

امام احمد کی نگاہ میں کتاب الموطا مالک ایک بدعت تھی

از اہلسنت کی معتبر کتاب احیاء العلوم غزالی ص ازاستقصار ص ۱۰۳۰

وکان احمد بن حنبل ینکر علی مالک تصنیفہ الموطا و یقول ابتدع مالم یفعلہ الصحابۃ

ترجمہ: اور حضرت امام مالک کی کتاب موطا کو امام احمد ایک برائی سمجھتا تھا۔ اور کہتا تھا کہ آپ ایسی بدعت پیدا کر رہے جس کو صحابہ نے نہیں کیا۔

کتاب الموطا کا مؤلف مالک ایک ناصبی تھا کہ امام نے

علی مرتضیٰ پر تنقید کر کے فرمان رسول کی توہین کی ہے

اہل سنت کی معتبر کتاب منہاج السنۃ ص ازاستقصار الافحام وقال مالک ۔ یجعل من خاصمہٗ فی الدماء لکن لم یخص فیہا وقال الشافعی وغیرہ ۔ انہ بہذا السبب قصد والی المدینۃ فضرب مالک

ترجمہ: یعنی ابن تیمیہ ناصبی نقل کرتا ہے کہ یہ مالک ناصبی امیرالمؤمنین علی ابن ابی طالب سے عثمان کو افضل جانتا تھا اور کہتا تھا کہ جس کی حکومت میں مسلمانوں میں خانہ جنگی ہوتی ہے یعنی علی وہ اس شخص سے نہیں سمجھتا جس کی حکومت میں یہ جنگیں نہیں ہوئیں اور امام شافعی وغیرہ نے کہا ہے کہ اسی خوبی کی وجہ سے ایک ہاشمی والی مدینہ نے امام مالک کی خوب خاطر داری کی تھی۔ ... لوٹے بھرے مالک کو واجب القتل سمجھا۔

مالک ناصبی عائشہ اور معاویہ سے امام علیؑ کے جنگ کرنے کو غلطی سمجھتا تھا

اہل سنت کی معتبر کتاب منہاج السنۃ ص ـــــ از استقصاء الافحام
کان قتال فتنۃ وکان من قعد عنہ افضل ممن قاتل فیہ وھذا مذہب
مالک لعین ابن تیمیہ ناصبی اپنے خرافات میں نقل کرتا ہے کہ عائشہ اور
معاویہ کی بغاوت کے بعد تھے امام علیؑ مرتضیٰ کا جنگ کرنا ایک فتنہ تھا
اور جس نے اس جنگ میں شرکت نہیں کی شرکت کرنے والے سے بہتر تھا

علماء اسلام کو بلال گنجی محدث سمیت دعوت انصاف

ہر شخص کو مرنا ہے اور خدا کو جواب دینا ہے ہمارا موقف یہ ہے کہ کتاب
الموطا لکھنے والا دشمن اسلام اور دشمن رسالت ہے۔ اور دلیل یہ ہے کہ امام مالک
صاحب موطا نے حضرت علیؑ پر تنقید کر کے اس فرمان رسولؐ کی
توہین کی ہے کہ علی مع الحق والحق مع علیؑ۔ اس حدیث کی
روشنی میں مولیٰ علیؑ کے ہر فعل عین اسلام اور عین قرآن ہے
اور آنجناب کے مخالفین خواہ عائشہ اور معاویہ ہو یا مالک اور
ابن تیمیہ ہو بر خطا ہیں اور خطا کار ہیں۔

مالک نے علی مرتضیٰ پر خطا کا فتویٰ لگا کر نبی پاکؐ کو اذیت دی ہے

ثبوت کتاب اہل سنت رسالہ ترجمہ مذہب شافعی مؤلف امام فخر
الدین رازی منقول از استقصاء الافحام ص ۱۰۱۰

القول بان الشافعی اخطأ فی مسئلۃ کذا [illegible]

القرشی واهانۃ قرشی غیر جائز لانہ فیہا اذیۃ لرسول اللہ امام

اہل سنت فخر الدین رازی فرماتے ہیں کہ یہ کہنا کہ امام شافعی نے فلاں

مسئلہ میں خطا کی ہے یہ اس شافعی قرشی کی توہین ہے اور کسی

قریشی کی توہین کرنا جائز نہیں ہے کیونکہ احادیث کی رو سے

کہ اس میں اذیت رسول اللہ ہے۔

علماء اہل سنت کو دیانت و انصاف کی رو سے غور و فکر

ارباب انصاف حضرت امام شافعی کی امیر المومنین علی ابن ابی طالب

کے سامنے ایک مچھر کی بھی حیثیت نہیں ہے مگر شافعی کو خطا کار کہنے پر

شوافع کی رگ غیرت پھڑکتی ہے۔ ہم علماء اسلام کو دیانت انصاف کا

واسطہ دے کر سوال کرتے ہیں کہ شافعی چونکہ قریشی اور ہاشمی تھا اس کو خطا

کار کہنے سے نبی پاک کو اذیت ہوتی ہے کیا علی ابن ابی طالب قریشی

اور ہاشمی نہ تھا۔ حضرت علیؑ کو خطا کار کہنے سے یقیناً نبی پاک کو اذیت

دینا ہے اور نبی پاک کو اذیت دینے والا بحکم قرآن لعنتی ہے

پس معلوم ہوا کہ کتاب الموطا لکھنے والا حضرت علی کو خطا کار کہنے والا

نبی کریم کو اذیت دینے والا ہے اور لعنتی بھی ہے لہٰذا موطا کی ایک ٹکا بھی قیمت

نہیں۔

مالک صاحب موطا کی علماء نے خوب تعریف کی ہے

ثبوت کتاب اہل سنت تہذیب الکمال منقول از استقصار

قال الحافظ ابو بکر خطیب قد ذکر بعض العلماء السرخسی

مالکا عاده جماعة من اهل العلم فی زمانه باطلاق

لسانه فی قوم معروفین بالدیانة والثقة۔

ترجمہ :۔ بقول امام اہل سنت ابوبکر خطیب کے بعض علماء نے مالک صاحب موطا کی اس لئے خوب مذمت کی کہ مالک نے کچھ دیانت دار لوگوں کے بارے زبان درازی کی تھی۔

نوٹ :۔ کتاب اہل سنت تذکرہ خواص الامۃ ذکر وفات حضرت فاطمہؑ بنت رسول اللہ میں لکھا ہے کہ ابوبکر محمد بن اسحاق بن یسار نے مالک کی کتاب موطا پر تنقید فرمائی تھی اور مالک نے ان محمد بن اسحاق کے بارے زبان درازی فرمائی ہے۔

امام شافعی کی گواہی کہ صاحب موطا مالک بددیانت تھا

ثبوت کتاب اہل سنت رسالہ ترجیح مذہب شافعی مؤلفہ فخرالدین رازی منقول از استقصاء الافحام ۔

ان مالکا اذا احتاج الی التمسک بقول عکرمه ذکره واذا لم یحتج الیه ترکه فهذا ان صح عن مالک اورث ذالک طعنا فی روایته وفی دیانته المرتک

ترجمہ :۔ امام شافعی فرماتے ہیں کہ صاحب موطا امام مالک کی روش ایسی تھی جب انکو عکرمہ کے قول کی ضرورت ہوتی تھی تو عکرمہ کو ذکر کرتے تھے اور عدم ضرورت کے وقت انکو ترک کرتے تھے اور مالک کی طرف اگر نسبت درست ہے تو یہ بات مالک کی ایسی

روایت اور دیانت کی بہت بڑا عیب ہے اور جب مالک کا یہ حال تھا تو امام شافعی کس طرح انکی روایات کو سچے سمجھتے تھے اور ایسے ارسے یہ بات کس طرح کر سکتے تھے کہ جب اماموں کو ذکر آئے تو امام مالک ایک ستارہ ہے۔

امام احمد نے صاحب موطا کے فتوی کو پھونک سے اڑا دیا

کتاب اہل سنت رسالہ ترجیح مذہب شافعی از استفسار ص۱۰۰

وسئل احمد بن حنبل عن مالک فقال حدیث صحیح رای ضعیف

ترجمہ: کسی نے امام احمد سے پوچھا کہ امام مالک کیسے آدمی تھے انہوں نے فرمایا مالک کی روایت صحیح ہے اور فتوی ضعیف ہے۔

حنفیوں نے صاحب موطا امام مالک پر لعنت فرمائی ہے

اہل سنت کی معتبر کتاب فتاوی مولانا عبدالحی ص۱۵۵ ب تقلید

بان الناس فی فقہ عیال ، علی فقہ الامام ابی حنیفہ

فلعنۃ ربنا اعداد رمل ، علی من رد قول ابی حنیفہ

علم فقہ میں لوگ ابو حنیفہ کے عیال ہیں اور ریت کے ذرات کے برابر اس شخص پر لعنت جو ابو حنیفہ کے فرمان کو ٹھکرائے۔

نوٹ: ارباب انصاف احناف کی اس لعنت کے دائرہ میں امام مالک صاحب موطا سر فہرست ہے کیونکہ کتب فقہ گواہ ہیں کہ مالک نے ابو حنیفہ کی مخالفت کی تمام حدیں توڑ ڈالی ہیں۔

مالک صاحب موطا آخر میں ترک جمعہ کرکے کافر ہو گیا تھا

ثبوت کتاب اہل سنت المعارف صــــ ابن قتیبہ ۔

۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب احیاء العلوم صــــ غزالی صــــ

۳۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ ابن خلکان صــــ

المعارف | فلم یکن یشہد الصلوات فی المسجد ولا الجمعۃ ولا یاتی
کی عبادۃ | احدًا یعزیہ ولا یقضی لہ حقا۔

امام مالک آخر عمر میں نماز باجماعت ادا نہیں کرتے تھے اور نماز جمعہ کی امامت نہیں پڑھتے تھے اور نہ ہی کسی کی فوتگی میں تعزیت کرتے تھے اور نہ ہی کسی کا کوئی حق ادا کرتے تھے ۔

مالک صاحب موطا ۔ امام جعفر صادق سے روایت نہیں کرتے تھے

ثبوت کتاب اہل سنت میزان الاعتدال صــــ از ذہبی ص ۱۰۲۹

لم یروی مالک عن جعفر حتی ظہر امر بنی العباس قال مصعب بن عبد اللہ کان مالک لا یروی عن جعفر حتی یضمہ الی احد امام مالک نبی خاندان نبوت کے امام جعفر صادق سے بنو عباس کی حکومت کے ظہور تک روایت نہیں کرتے تھے اور مصعب بن عبد اللہ کہتا ہے کہ حکومت بنو عباس کے بعد مالک امام جعفر صادق کے ساتھ دوسرا راوی ملا کر ان سے روایت کرتے تھے ۔

نوٹ:۔ امام مالک امام جعفر صادق سے یا تو بنو امیہ سے ڈرتے اور تقیہ کرتے ہوئے روایات نہیں کرتے اسکا مطلب یہ ہوا کہ سنیوں کا امام مالک تقیہ باز تھا اور حق

کو چھپاتا تھا اور اگر بغض کی وجہ سے روایت نہیں کرتا تھا تو ایکا ناصبی تھا۔

امام مالک نے موطا میں مس ذکر کی روایت عورت سے نقل کر کے شرم حیا کا جنازہ نکال دیا ہے

ثبوت اہل سنت کی معتبر کتاب موطا امام مالک ص۔ قال مروان اخبرتنی بسرة بنت صفوان انہا سمعت رسول اللہ یقول اذا مس احدکم ذکرہ فلیتوضأ

مروان کہتا ہے کہ مجھے ایک عورت بسرہ نامی نے بتایا کہ اس نے نبی پاکؐ سے سنا ہے کہ جو مرد تم میں سے اپنے آلہ تناسل کو ہاتھ لگائے تو اسکو دوبارہ وضو کرنا چاہئے۔

نوٹ کتاب اہل سنت ارکان اربعہ میں علامہ عبدالشکور نے امام مالک کی اس بے حیائی پر خوب احتجاج کیا ہے کہ نبی کریمؐ نے یہ مسئلہ ایک عورت کو بتایا جسکو اس مسئلہ کی ضرورت ہی نہ تھی اور مروان نے اسکا راوی ہے جو پہلے درجہ کا بے ایمان تھا اور قاتل عثمان اور طلحہ تھا۔

امام مالک نے تحریم متعہ کی روایت حضرت علیؑ سے گھڑ کے جھوٹ بولا ہے

ثبوت کتاب اہل سنت موطا میں ص لکھا ہے۔

کہ حضرت علی بن ابی طالب ان النبی نهی عن متعة النساء یوم خیبر کہ حضرت علیؑ نے روایت کی ہے کہ نبی پاکؐ نے روز خیبر عورتوں سے متعہ کرنا منع کیا تھا

نوٹ اس روایت کو علماء اہل سنت نے جھٹلایا ہے تفسیر کبیر زیر آیت متعہ میں امام فخرالدین نے لکھا ہے کہ حضرت علیؑ فرماتے کہ اگر عمر متعہ منع نہ کرتا تو پھر زنا وہی کرتا جو شقی ہوتا۔

امام مالک بقول اہل سنت زنا کو یعنی متعہ کو جائز جانتا تھا اس

فتوی نے فقہ اہل سنت کو خوب رسوا کیا ہے

ثبوت ملاحظہ

۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب فتاوی قاضی خان
مولف حسن بن منصور بن محمود فرغانی المشہور بقاضی خان

۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب ہدایہ شریف
مولف برہان الدین علی بن ابی بکر بن عبد الجلیل الفرغانی

۳۔ اہل سنت کی معتبر کتاب محیط
مولف رضی الدین محمد بن محمد سرخسی

۴۔ اہل سنت کی معتبر کتاب کنز الدقائق
مولف عبد اللہ بن احمد حافظ ابو البرکات نسفی

۵۔ اہل سنت کی معتبر کتاب شرح کنز الدقائق
مولف فخر الدین ابو محمد عثمان بن علی بن محجن زیلعی

۶۔ اہل سنت کی معتبر کتاب رمز الحقائق شرح کنز الدقائق
مولف ابو محمد محمود بن احمد عینی

۷۔ اہل سنت کی معتبر کتاب سراج وہاج شرح مختصر قدوری
مولف امام اہل سنت شیخ رضی الدین بغدادی

۸۔ اہل سنت کی معتبر کتاب حدائق الازہار شرح مشارق الانوار
مولف وجیہ الدین عمر بن عبد المحسن الارزنجانی۔

صحیح مسلم و بخاری میں دو سو دس حدیثیں ضعیف ہیں

منقول از استفتاء بابر الالحام ص ۸۶۹ کتاب اہل سنت از ازالۃ الغین نے یہ لکھا ہے کہ از آمدی نقل میکند کہ او در مسند خود آمدی امام اہل سنت سے منقول ہے کہ انہوں نے اپنے مسند میں لکھا ہے کہ حدیث قرطاس بے اساس ہے اور شرح حدیث سے نقل کیا گیا ہے کہ صحیح مسلم اور صحیح بخاری میں سے دو سو دس حدیثیں ضعیف ہیں ۸۰ انکی حدیثیں بخاری کی ہیں اور ایک سو مسلم میں ہیں ۔ اور تیس دونوں میں سے نو رہے ۔ بر بیان حدیث قرطاس کی ہی ہے اور بعض نے تک یہ لکھا ہے در صحت بعض از روایات صحیح بخاری کلام است اور اسی طرح در بعض روایات صحیح مسلم ۔

صحیح بخاری کے بارے شاہ سلامت اللہ کی خرافات

منقول از استفتاء در رسالہ تمیمین فی بشرات النبی الامین نے شاہ سلامت اللہ نے لکھا ہے ۔ فقلت یا رسول اللہ کتاب البخاری عنک صحیح فقال صحیح قلت اروی عنک فقال ارو

ایک بزرگ شیخ عبدالمعطی التونسی نے نبی کریم کی قبر شریف کی زیارت کی اور قبر مقدس کے سامنے کھڑے ہو کر عرض کی کہ جو کچھ بخاری نے آپ سے روایت کی ہے وہ صحیح ہے فرمایا ہاں صحیح ہے کس نے پھر عرض کی کیا میں اسکو روایت کر سکتا ہوں فرمایا ہاں تو روایت کر سکتا ہے اور کتاب جامع الاصول میں لکھا ہے کہ ۹۰ ہزار شخص نے امام بخاری سے بلا واسطہ انکی صحیح کو سنا ہے ۔

نوٹ ارباب انصاف علماء اہل سنت کے خرافات کا آپ اندازہ لگائیں کوئی کتاب ہے کہ جس میں دوسرے دوسرے جھوٹ بیت ہیں اور کوئی کتاب ہے کہ نبی کریم نے اس کی تمام احادیث کا شیخ عبد المعطی کو اجازہ دیا تھا۔

ابوزرعہ و ابو حاتم رازیان نے اسماعیل بخاری کو مجروح قرار دیا ہے

۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب طبقات شافعیہ سے از استقصار

۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب فیض القدیر مناوی سے ذکر بخاری۔

۳۔ اہل سنت کی معتبر کتاب میزان الاعتدال سے از استقصار سبکی نے طبقات میں تقی الدین ابن دقیق العید سے نقل کیا ہے کہ ترک ابوزرعہ و ابو حاتم من اجل مسئلۃ اللفظ کہ ابن اسماعیل بخاری کو ابوزرعہ رازی اور ابو حاتم رازی نے مجروح قرار دے کر ترک کیا ہے اور فیض القدیر میں لکھا ہے ترکہ لاجلہا الرازیان کہ ابن اسماعیل بخاری کو رازیان نے ترک کیا ہے اور میزان الاعتدال میں لکھا ہے کہ امتنع ابوزرعہ و ابو حاتم من الروایۃ عنہ تلمیذہ محمد کہ محمد ابن اسماعیل بخاری کو ابوزرعہ اور حاتم نے ترک کر دیا ہے۔

نوٹ ارباب انصاف اس زمانہ میں مذہبی کتابوں کے پڑھنے کا لوگوں میں شوق نہیں رہا۔ اور میں اپنے شیعہ ناظرین کو تاکید کرتا ہوں کہ وہ تفصیلات کے معلوم کرنے کی خاطر رہ کتاب استقصاء الافحام کی طرف رجوع کریں علامہ سید حامد حسین نے مذکورہ کتاب کو کہ اجیب کے ثابت میں آخری میخ ٹھونک دی ہے

محمد بن یحییٰ ذہلی نے امام بخاری کو صاحب بدعت قرار دیا ہے

۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب طبقات شافعیہ ـــ از استفصار م

۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب مقدمہ فتح الباری ص ـــ

دونوں کتابوں میں لکھا ہے کہ محمد بن یحییٰ نے امام محمد بن اسماعیل بخاری پر بدعتی ہونے کا فتویٰ لگایا تھا اور اسکے درس میں لوگوں کو آنے سے منع کیا تھا بلکہ انہیں رعید تک کر دی اسے مبلا مبتدعہ۔

علامہ ابن وحیہ نے بخاری کو دشمن اہل بیت رسالت قرار دیا ہے

اہل سنت کی معتبر کتاب شرح اسماء النبی ـــ از استفصار ص ۸۹

قال ذو النسبین علامہ ابن وحیہ ذوالنسبین فرماتے ہیں کہ حدیث بریدہ کو بخاری نے دم بریدہ نقل کیا ہے اور علیؑ کے فضائل میں احادیث کو دم بریدہ نقل کرنا یہ امام بخاری کی عادت ہے وھما ذالک الا لسوء رایہ فی التنکب عن ھذہ السبیل اور بخاری کی یہ بری عادت فضائل علیؑ کے بیان سے انحراف کی وجہ سے ہے۔

اسی شرح اسماء النبی میں ابن وحیہ دوسری جگہ فرماتے ہیں۔

وقطعہ البخاری واسقط منہ علی عادتہ کما تری وھو مما عیب علیہ فی تصنیفہ علی ماجری ولا سیما استقالہ لذکر علی

اور حضرت علیؑ کے ذکر کو اپنی عادت مطابق اپنی تصانیف میں امام بخاری نے گرا دیا ہے اور یہ بات بخاری کا عیب شمار کیا گیا ہے نیز تمام علماء اہل سنت نے امام بخاری کی خوب مٹی پلید کی ہے۔

فرزند نبیؐ امام جعفر صادقؑ کی عظمت میں شک کر کے امام بخاری نے ناصبی اور متعصب اور بے ایمان ہونے کا ثبوت دیا ہے

۱- اہل سنت کی معتبر کتاب منہاج السنۃ سے ۔ از استفصار
۲- اہل سنت کی معتبر کتاب کاشف ذہبی سے ۔ از استفصار
۳- اہل سنت کی معتبر کتاب تہذیب التہذیب سے ۔ ذکر جعفرؑ
۴- اہل سنت کی معتبر کتاب میزان الاعتدال سے ۔ ذکر جعفرؑ
۵- اہل سنت کی معتبر کتاب مغنی الذہبی سے ۔ از استفصار

ابن تیمیہ ناصبی منہاج میں لکھتا ہے وبالجملۃ فھؤلاء الائمۃ الاربعۃ لیس منھم من اخذ عن جعفر من قواعد الفقہ اور سنیوں کے چار اماموں میں سے کسی نے بھی امام جعفر صادقؑ سے علم فقہ کے قوانین نہیں لیے وقد استراب البخاری فی بعض حدیثہ لما بلغہ عن یحیی بن سعید القطان کلام فلم یخرج لہ ویمتنع ان یکون حفظہ للحدیث کحفظ من یحتج بھم البخاری اور امام بخاری نے فرزند نبیؐ امام جعفر صادق کی حدیث میں شک کیا ہے کیونکہ بخاری کو ان کی طرف سے امام پاک کے بارے ایک کلام پہنچا تھا اس لیے بخاری نے امام پاک پر اعتماد نہیں کیا تھا اور ان سے حدیث نہیں لی تھی۔

اور معاذ اللہ امام پاک کا حفظ حدیث ان لوگوں کی طرح نہیں تھا کہ جن سے امام بخاری حدیث لیتا تھا۔ ختم کلام خبیث ابن تیمیہ کا

امام بخاری کا حدیث غدیر کی صحت سے انکار اسکی جہالت اور تعصب ہے

۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب منہاج السنۃ ص... از استقصاء الافحام

۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب نزل الابرار ص... از استقصاء الافحام

۳۔ اہل سنت کی معتبر کتاب اسنی المطالب ص... از استقصاء

منہاج السنۃ میں ابن تیمیہ ناصبی نے لکھا ہے کہ حدیث غدیر کو امام بخاری نے اپنی صحیح میں نہیں لکھا ہے اور بخاری اور ابراہیم الحربی سے منقول ہے ومنہم طعنوا فیہ وضعفوہ کہ ان دونوں نے حدیث غدیر کی صحت میں طعن کیا ہے اور اسکو ضعیف قرار دیا ہے۔

اور مرزا معتمد خان بدخشانی نے نزل الابرار میں لکھا ہے کہ ہذا حدیث صحیح مشہور ہے اور اسکی صحت میں شکی اور متعصب ہی کلام کرے

گا اور علامہ محمد بن محمد بن یوسف المعروف با بن الجزری نے اسنی المطالب میں لکھا ہے کہ امام احمد نے اس حدیث کو ۱۵ سے زیادہ طرق سے نقل کیا ہے اور ابن عقدہ نے سو طرق سے اور ابن مغازلی نے ۲۰ طرق سے نقل کیا اور خاتم المحدثین محمد الجزری الشافعی نے اسکو ایک الگ رسالہ میں ذکر کیا ہے اور اثبت فیہا تواتر ہذا الحدیث من سبعین طریقا ونسب منکرہ الی الجہل والعصبیۃ اس رسالہ میں جزری نے حدیث غدیر کے تواتر کو ستر طرق سے ثابت کیا ہے اور اس حدیث کی صحت اور تواتر سے انکار کرنے والوں کو جاہل اور متعصب قرار دیا ہے۔

نوٹ: ابن تیمیہ کی بجائے اس کا جواب شاہ عبدالعزیز کے تحفہ میں بھی اسی طرح موجود ہے کہ لولا السنتان لھلک النعمان کہ امام اعظم صاحب فرماتے تھے کہ اگر وہ دو سال نہ ہوتے جن میں کہ میں نے امام جعفر صادقؑ سے فیض حاصل کیا ہے تو میں ہلاک ہو جاتا۔ اس کے کلام سے معلوم ہوتا ہے کہ امام اعظم نے فرزند نبیؐ امام جعفر صادقؑ سے قواعد علم فقہ لئے ہیں اور ابن تیمیہ جھوٹ بکتا ہے۔

نوٹ: کاشف ذہبی اور تہذیب التہذیب میں بھی اسی طرح لکھا ہے وا لقطان و قال فی نفسی منہ شیٔ کہ قطان بخاری کا استاد کہتا ہے کہ امام جعفر صادقؑ کے بارے میرے دل میں کچھ شک ہے اور میزان الاعتدال اور مغنی میں اسی طرح لکھا ہے کہ قال القطان مجالد احب الی منہ کہ ایک مجالد نامی شخص مجھے امام جعفر صادقؑ سے زیادہ محبوب ہے۔

بخاری اور اس کا استاد قطان دونوں گستاخ اہلبیت تھے

ارباب انصاف بخاری وہ بے ایمان شخص ہے جس نے اپنی نام کی صحیح میں عمران بن حطان، اور حریز بن عثمان اور مروان جیسے شیطانوں کی حدیث لکھی ہے اور اگر نہیں لی تو فرزند نبیؐ امام جعفر صادقؑ سے حدیث نہیں لی، اور بخاری نے اپنے اس رویہ میں خاندان نبوت کی توہین اور تنقیص کی ہے اور آل رسولؐ کی توہین کرنے والا بے ایمان ہے دین اور بدمذہب ہے اور بخاری اسی طرح تھا

عظمت سادات اور انکی توہین کرنے والے بے ایمان اور منافق ہے

١۔ اہل سنت کی معتبر کتاب معرکۃ الآراء ۔ مولف شاہ سلامت اللہ
٢۔ اہل سنت کی معتبر کتاب صواعق محرقہ ۔ بیان تعجبات نصر اللہ کابلی
٣۔ اہل سنت کی معتبر کتاب الفاضحہ لطافۃ المقال ۔ مولوی فاضل رشید
٤۔ اہل سنت کی معتبر کتاب مناقب السادات ۔ مولوی شہاب الدین
٥۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تحفہ اثنا عشریہ ۔ محدث دہلوی

معرکۃ الآراء کی عبارۃ	استخفاف و اسائت ادب نسبت بآنحضرت عالیات کفر صریح است مکفر الخسران

ال رسول کی شان میں بے ادبی کفر صریح اور زیادہ خسارہ ہے
نوٹ امام بخاری نے امام جعفر صادق کی شان میں ارتکاب بے اعتنائی کا اظہار کرکے گستاخی کی ہے اور بقول شاہ سلامت اللہ بخاری کافر ہو گیا ہے

صواعق کی عبارت	من امن بالمحمد ولم یومن باهل بیته فلیس بمؤمن جو محمد پر ایمان لائے اور آنجناب کی آل پر ایمان نہ لائے

وہ مومن نہیں نوٹ نصر اللہ کابلی کے فرمان کے مطابق بھی امام بخاری مومن نہیں ہے

لطافۃ المقال کی عبارۃ علماء نے اسکی تعزیر	مرتکب بے ادبی ایں قوم خطیر است تعزیر الی قدر رشید کتاب ہے کہ آل نبی کے بارے جو بے ادبی کرے واجب تعزیر کا حکم لگایا ہے۔

مناقب السادات کی عبارت	ملک العلماء ابن عمر دولت آبادی نے نقل کیا ہے کہ علوی کو اہانت کی رو سے علوی کہنا کفر ہے

اور آل نبی کو اذیت دینا انکی توہین کرنا کفر ہے۔

تحفہ اثنا عشریہ کی عبارت | باب ۷ مبحث امامت میں حدیث ثقلین اور حدیث سفینہ کو لکھنے کے بعد محدث دہلوی فرماتے ہیں کہ نجات

اور ہدایت مربوط ہے آل محمد کی اتباع کے ساتھ اور جو آل محمد کی پیروی نہ کرے گا وہ ہلاک ہوگا۔ اور آل نبی کی پیروی خدا کے فضل سے اہل سنت کو حاصل ہے انتہی۔

نوٹ امام جعفر صادق کی صداقت میں شک کر کے ابن اسماعیل بخاری نے نبی کریم کے فرمان حدیث ثقلین اور حدیث سفینہ کی مخالفت کی ہے اور اور امام جعفر صادق کی احادیث کو مشکوک سمجھ کر بخاری نے انجناب کی پیروی نہیں کی اور یہ چیز بخاری صاحب کے بے ایمان ہونے کا مخصوص ثبوت ہے خلاصۃ الکلام ابن اسماعیل بخاری اور اسکا استاد یحیی بن سعید القطان دونوں آل رسول سے منحرف تھے اور گستاخ اہل بیت رسول تھے۔

کتاب اہل سنت تہذیب الکمال میں لکھا ہے کہ امام جعفر صادق سے خلق کثیر نے روایت کی ہے مثلاً انکے بیٹے موسیٰ بن جعفر نے اور شعبہ اور سفیان اور مالک نے اور امام شافعی نے اور ابن معین نے اور ابو حاتم نے انکی توثیق کی ہے اور ابو حنیفہ امام اعظم کہتا ہے کہ میں نے حضرت جعفر صادق سے بڑا فقیہ نہیں دیکھا ارباب انصاف خاندان نبوت کے ایک جلیل القدر بزرگ کی توہین کر کے بخاری نے اپنے آپکو منافق اور کافر ہی ثابت کیا ہے۔ اور اس نظر محسوس نے اپنے لئے دوزخ کو ٹھکانا بنایا ہے بخاری جیسے نمک حرام آل نبی کی شان میں جو سمجھتے رہے ہیں مگر انکو لعنت کے کچھ نصیب ہوا از استفسار الافہام ص

ابن اسماعیل بخاری نے اپنے استاد علی بن المدینی کی کتاب چوری کر لی استاد اس غصہ میں مر گیا اور بخاری انکی موت کا سبب بنا

منقول از استقصاء الافحام صفحہ ۱۲۲ قال مسلمہ بن قاسم علی ما نقل عنہ فی تاریخہ کہ بخاری کا استاد علی بن المدنی کسی سفر پر گیا اور بخاری نے انکے بیٹے سے کہا کہ اپنے باپ کی کتاب العلل مجھے تین دن کے لئے عاریتہ دے دیں اور استاد زادہ کو سو دینار بھی رشوت دیا استاد زادہ نے سو دینار لے کر اپنی مال سے حیلہ بہانہ کر کے کتاب العلل بخاری کو دے دی بخاری نے ایک سو کاتب بلا کر انکو ایک دینار دے کر کتاب العلل جو چھوٹی چھوٹی سو جزوں پر مشتمل تھی انسے نکال لی جب علی بن مدنی سفر سے واپس آیا اور درس شروع کیا تو بخاری کے سوالات اور جوابات سے انکو معلوم ہوا کہ اس نے میرے بعد میرے گھر والوں سے حیلہ کر کے میری کتاب چوری کر لی ہے قلم یزل مغموما بذالک ولم یلبث الا لیسیرا حتی مات اور استاد اسکے بعد مغموم رہنے لگا حتی کہ مر گیا پھر بخاری نے استاد کی کتاب کو سامنے رکھ کر اپنی صحیح بخاری کو ترتیب دیا اور محدث بن گیا۔

نوٹ ارباب انصاف دیکھا آپنے کہ یہ بخاری کتنا بددیانت تھا اپنے استاد کے ساتھ بھی خیانت کرنے سے از نہیں آیا۔

صحیح بخاری کی چند جھوٹی روایات کا نمونہ ملاحظہ ہو

منقول از استقصاء الافحام ص ۹۳۶

ا۔ نبی کریمؐ نے جب ابوبکر سے عائشہ کا رشتہ مانگا تو ابوبکر نے کہا آپ تو میرے بھائی ہیں۔ نبی کریمؐ نے فرمایا تو دین میں میرا بھائی ہے وہی لی حلال اور عائشہ میرے لیے حلال ہے فتح الباری میں اس حدیث کی شرح میں لکھا ہے حافظ علاء الدین مغلطائی بن قلیج حنفی نے اس حدیث کی صحت میں نظر فرمائی ہے کیونکہ ایک تو نبی کریمؐ نے رشتہ خود نہیں مانگا تھا بلکہ خولہ بنت حکیم کو روانہ کیا تھا، اور دوسری بات یہ ہے کہ ابوبکر کی خلت نبی کریم کے ساتھ مدینہ میں قائم ہوئی تھی اور منگنی عائشہ کی مکہ میں ہوئی تھی۔

۲۔ از استقصاء ص ۹۳۷ بخاری نے اپنی صحیح میں لکھا ہے کہ حضرت ابراہیم قیامت کے دن اپنے کافر باپ کی شفاعت کریں گے اور اللہ پاک سے جدال کریں گے؛ اور فتح الباری میں ابن حجر عسقلانی نے فرمایا ہے ہذا حدیث فی صحتہ نظر کہ اس حدیث کے صحیح ہونے میں نظر ہے۔

۳۔ از استقصاء ص ۹۳۸ بخاری نے اپنی صحیح میں لکھا ہے کہ نبی کریم نے ایک منافق کا جنازہ پڑھنے کا ارادہ کیا اور امیر عمر نبی کریم سے الجھ پڑے اور نبی کریم نے فرمایا کہ اللہ پاک نے فرمایا ہے کہ ستر بار بھی تم استغفار کرو تو خدا منافقین کو نہیں بخشے گا

نبی کریم نے کہا میں تیرا بدن سے زیادہ کر دوں گا ۔ امام اہل سنت
غزالی نے منقول کیں اس حدیث کی صحت سے انکار کیا ہے اور شارح
قسطلانی نے بھی اور فتح البخاری میں شارح عسقلانی نے کئی علماء اہل سنت
سے اس حدیث کی صحت سے انکار نقل کیا ہے ۔

۴۔ از استفسار ص ۹۳۹ بخاری نے اپنی صحیح میں لکھا ہے کہ ابراہیم نبی
نے صرف تین جھوٹے بولے تھے اور امام رازی نے اس
حدیث کی صحت سے انکار فرمایا ہے۔

۵۔ از استفسار ص ۹۵ بخاری نے اپنی صحیح میں یہ حدیث لکھی ہے
کہ ایک نبی کو ایک چیونٹی نے کاٹ لیا تھا اس نے چیونٹیوں کی کالونی کو
جلا دینے کا حکم دے دیا ۔ یہ حدیث سفید جھوٹ ہے ۔

۶۔ از استفسار ص ۹۶۲ بخاری نے اپنی صحیح میں لکھا ہے کہ نبی
کریم نے حضرت علی کو نماز تہجد کے لئے اٹھایا تھا اور حضرت
علی نے کہا کہ میں سوائے فرض نماز کے اور کچھ نہیں پڑھتا ۔
امام الاولیاء پر بخاری کا یہ سفید جھوٹ ہے ۔

۷۔ از استفسار ص ۹۶۲ بخاری نے اپنی صحیح میں لکھا ہے کہ حضرت
علی نے دختر ابوجہل کا رشتہ مانگا اور نبی کریم ناراض ہو گئے
فتح الباری میں اس کی صحت سے بھی انکار کیا گیا ہے ۔ نوٹ
ارباب انصاف بخاری کی تمام احادیث کو غور سے پڑھیں اور
تو پر غور کریں انبیاء اولیاء اور خلفاء اور امہات المومنین پر
بہت بہتان باندھے گئے ہیں ۔

سنی علماء کی گواہی کہ کتاب صحیح مسلم بدعت کی پیداوار ہے اور اس میں کئی جھوٹ لکھے ہیں

ثبوت ملاحظہ ہو۔

۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب الرجال مؤلف ملا علی قاری، منقول از استقصاء الافحام صفحہ ۹۸۴

۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب الجواہر المضیۃ فی طبقات الحنفیہ منقول از استقصاء الافحام صفحہ ۱۰۰۱ مؤلف علامہ سید حامد حسین

۳۔ اہل سنت کی معتبر کتاب الامتاع فی احکام السماع مؤلف جعفر بن ثعلب بن جعفر، از استقصاء صفحہ ۹۹۹

۴۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تہذیب التہذیب صفحہ ذکر احمد بن عیسیٰ

۵۔ اہل سنت کی معتبر کتاب میزان الاعتدال صفحہ احمد بن عیسیٰ مصری

۶۔ اہل سنت کی معتبر کتاب زاد المعاد فی ہدی خیر العباد صفحہ

۷۔ اہل سنت کی معتبر کتاب منہاج السنۃ صفحہ لابن تیمیہ

الرجال کی عبارت | وقد قال الحافظ ان مسلما لما وضع کتابہ الصحیح عرضہ علی ابی زرعۃ فانکر علیہ وتغیظ وقال سمیتہ الصحیح وجعلتہ سلما لاہل البدع وغیرہم

ترجمہ: ملا علی قاری حنفی فرماتے ہیں کہ امام مسلم بن حجاج نے جب اپنی کتاب صحیح مسلم تالیف فرمائی تو امام اہل سنت ابو زرعہ کی خدمت میں پیش کی۔ ابو زرعہ اس کتاب کو دیکھ کر غیظ و غضب میں آ گیا اور سخت نفرت کا اظہار کیا۔

اور فرمایا کہ تم نے اس کتاب کا نام صحیح رکھا ہے اور عام کلاں کہ تم نے اس کتاب کو اہل بدعت کے لئے سیڑھی بنایا ہے۔

طبقات حنفیہ کی عبارت عبد القادر بن محمد بن نصر اللہ ابو الوفا القرشی نے بھی لکھا ہے کہ جب مسلم نے اپنی صحیح کو ابو زرعہ کی خدمت میں پیش فرمایا تو انہوں نے کہا سمیتہ الصحیح فجعلت سلما لاہل البدعۃ کہ تو نے اسکا نام صحیح رکھا ہے اور اسکو اہل بدعت کے لیے سیڑھی بنایا ہے

الامتاع کی عبارۃ جعفر بن ثعلب علامہ ابو الفضل ادفوی نے لکھا ہے وکان ابو زرعۃ یذم وضع کتاب مسلم ویقول کیف تسمیۃ الصحیح وفیہ فلان وفلان وذکر جماعۃ کہ محدث ابو زرعہ مسلم بن حجاج کے کتاب لکھنے کی مذمت کرتا تھا اور کہتا تھا کہ کس طرح اسکا نام صحیح تجویز کیا ہے جبکہ اس میں فلاں فلاں جھوٹے راوی ہیں

میزان اور تہذیب کی عبارت احمد بن عیسی مصری کے حالات میں لکھا ہے قال سعید البردعی شہدت ابا زرعۃ ذکر عندہ مسلم فقال ھؤلاء ارادوا التقدم قبل اوانہ

سعید بردعی کہتا ہے کہ میں ابو زرعہ کے پاس موجود تھا کہ صحیح مسلم کا ذکر ہوا انہوں نے فرمایا کہ یہ لوگ وقت سے پہلے علامہ بننے کا شوق رکھتے ہیں اور مسلم والا احمد بن عیسی سے روایت کرتا ہے اور ابو زرعہ اسکو جھوٹا کہتے ہیں۔ نوٹ ان حوالہ جات کے بعد مسلم کی کتاب کو صحیح کہنا صحیح کی توہین ہے۔

سنی محدثین کی تحقیق کہ صحیح مسلم میں بھی غلط حدیثیں بھری ہیں

مسلم کا پہلا جھوٹ

استبصار ص ۱۸۶ میں منقول ہے کہ مسلم نے عدم ایمان ابوطالب والی ضعیف الاسناد کی حدیثیں نقل کر کے اپنی آخرت برباد کی ہے اور اپنی صحیح کو برباد کیا ہے۔ کیونکہ تذکرہ خواص الامہ میں سبط ابن جوزی حنفی نے نقل کیا ہے کہ وفات ابوطالب پر نبی کریم نے ان کے حق میں فرمایا تھا غفر اللہ لہ ورحمہ اور جناب عباس نے پوچھا آپ کو تو جو لہ فقال ای واللہ انی لارجو لہ کیا آپ ان کی نجات کی امید رکھتے ہیں فرمایا ہاں امید رکھتا ہوں۔ اور ابوطالب کے لئے نبی کریم نے جزاک اللہ خیرا کے الفاظ بھی فرماتے تھے۔ نیز امام اہل سنت جلال الدین محدث نے اپنی کتاب روضۃ الاحباب میں نقل کیا ہے کہ صاحب جامع الاصول لکھتے ہیں کہ اہل بیت رسول فرماتے ہیں کہ ابوطالب صاحب ایمان تھے۔ اور مذکورہ بالا حدیث رجا ہے وہ امر محقق پر دلالت کرتی ہے جس طرح صواعق محرقہ میں ابن حجر مکی نے لکھا ہے کہ یہ حدیث حضرت حسن کی شان میں لعل اللہ ان یصلح بہ بین فئتین امر محقق پر دلالت کرتی ہے اور خلافت معاویہ درست ہے لعل ترجی اور امید کے لئے آتا ہے۔

نوٹ: بخاری اور مسلم نے عدم ایمان ابوطالب کی جھوٹی احادیث نقل کر کے اپنے مذہب و سنت کی رسوائی کی ہے اور اپنی صحیحین کو رسوا کیا ہے اور اپنے دوزخی ہونے کا ثبوت دیا ہے اور وہ لوگ بے غیرت مسلک سے تعلق رکھتے ہیں جنہیں نبی کریم کے والدین کے عدم ایمان کی حدیثیں گھڑنی پڑی ہیں

مسئلہ ایک اور جھوٹ کہ ابوبکر کی خلافت منصوص ہے !!

استقصاء الافحام ص۲۹۹ میں منقول ہے مسلم نے یہ حدیث لکھی ہے کہ نبی کریم نے بوقت وفات عائشہ سے کہا کہ تم اپنے باپ ابوبکر کو بلاؤ تاکہ میں تحریر لکھوں تاکہ کوئی تمنا نہ کرے اور یہ نہ کہہ دے کہ میں اولیٰ ہوں اور اللہ اور مومنین ابوبکر کے علاوہ کسی کو نہیں پسند کرتے اس حدیث سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ ابوبکر کی خلافت منصوص ہے مگر علامہ نووی نے شرح مسلم میں اور عبدالعزیز نے تحفہ میں اور ابوالسعادات ابن اثیر نے جامع الاصول میں تصریح فرمائی ہے کہ ابوبکر کی خلافت منصوص نہیں ہے، لہٰذا ان تینوں علماء کی گواہی سے مسلم کی مذکورہ حدیث جھوٹی ثابت ہوگئی اور صحیح مسلم کی صحت بھی برباد ہوگئی ہے۔

مسئلہ ایک اور جھوٹ کہ اذان عمر کے مشورے سے شروع ہوئی ہے

استقصاء ص۲۹۹ میں منقول ہے کہ مدینہ میں ایک دن مسلمان کہنے لگے کہ نماز میں لوگوں کو جمع کرنے کے لئے یہود و نصاریٰ کی طرح کوئی سنکھ بجایا جائے۔ اس پر عمر نے کہا کہ منادی کروائی جائے پس اذان شروع ہوگئی۔ یہ حدیث متناقض ہے حدیث ابوداؤد سے کہ اذان ایک مرد انصاری کے خواب سے شروع ہوئی تھی نیز احکام شرعیہ بقول شاہ ولی اللہ دہلوی ازالۃ الخفا حکمت الٰہی اور حکم خدا سے نازل ہوتے تھے اور غیرہ وغیرہ عمر جیسے شخص وغیرہ کے مشورہ یا خواب سے نازل نہیں ہوتے۔

مسلم کا ایک اور جھوٹ کہ یا ایہا المدثر قرآن کا پہلے نازل ہوا

استفصار صـ ۹۹۲ میں منقول ہے کہ مسلم نے اپنی صحیح میں روایت کی ہے کہ قرآن پاک کا یہ جز یا ایہا المدثر پہلے نازل ہوا حق اور شارح مسلم نووی نے لکھا ہے کہ یہ حدیث ضعیف ہے اور ولی الدین ابو زرعہ احمد بن زین الدین عبد الرحیم العراقی نے بھی در کتاب شرح احکام صغریٰ میں اس کے ضعیف ہونے کی تصریح کی ہے۔

مسلم میں احادیث متناقضہ موجود ہیں

استفصار صـ ۹۹ میں منقول ہے مسلم نے اپنی صحیح میں یہ حدیث عائشہ سے نقل کی ہے کہ نبی کریم نے حجۃ الوداع میں بعد از افاضہ نماز ظہر مکہ میں ادا کیا ہے پھر مسلم نے ابن عمر سے یہ حدیث بھی نقل کی ہے کہ آنجناب نے وہ نماز ظہر منیٰ میں ادا فرمائی ہے۔ اور یہ تناقض صحت مسلم کے منافی ہے۔

فضائل ابو سفیان میں مسلم کے تین جھوٹ

استفصار صـ ۹۹۳ میں منقول ہے کہ مسلم نے روایت کی ہے کہ ابو سفیان نے نبی کریم سے کہا کہ آپ مجھے تین چیزیں عطا کریں ۱ میری بیٹی ام حبیبہ نہایت خوب صورت ہے آپ اس سے شادی کر لیں ۲ معاویہ کو کاتب وحی بنا دیں ۳ مجھے کفار سے جہاد کی اجازت دیں۔ نوٹ زاد المعاد میں ابن حزم و جوزی نے لکھا ہے حدیث مذکورہ جھوٹ ہے

اہل سنت کی کتاب صحیح ترمذی بھی جھوٹ سے بھری ہوئی ہے

ثبوت کتاب اہل سنت شرح اسباب نعبی ص ۔ از استقصاء الافحام ص ۱۰۴۲

ا۔ اہل سنت کی بہترین کتاب منہاج السنہ ص ۔ از استقصاء ص ۱۰۴۲

وقال العلامہ ابن دحیہ / وقد ذکرت فی کتابی المسمی بالعلم المشہور احادیث کثیرۃ اوردھا ابوعیسی فی کتابہ ھذا (ترمذی) عن قوم کذابین وحسنہا وھی موضوعۃ ولا یصح ان تکون مرفوعۃ فلیرجع الناظر الیہ فیما انتقدتہ علیہ

ترجمہ: علامہ ابن دحیہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنی کتاب علم مشہور میں بہت سی وہ احادیث ذکر کی ہیں کہ جنکو ابو عیسیٰ ترمذی نے اپنی صحیح ترمذی میں نقل کیا ہے اور وہ جھوٹے راویوں سے اس نے نقل کی ہیں اور انکو حسن کہا ہے حالانکہ وہ موضوع ہیں اور غلط ہیں اور وہ مرفوع نہیں ہیں محقق کو ہماری تنقید کی طرف رجوع کرنا چاہیئے۔

منہاج السنۃ کی عبارت | والترمذی قد ذکر احادیث متعددۃ فی فضائل وفیما ما ھو ضعیف بل موضوع ومع ھذا لم یذکر ھذا ونحوہ۔

ترجمہ: یعنی ابن تیمیہ ناصبی کہتا ہے کہ ابو عیسیٰ ترمذی نے اہلبیت فضائل میں کئی عدد ضعیف بلکہ موضوع اور جھوٹی حدیثیں ذکر کی ہیں اور اسکے باوجود اس نے جھوٹے اس حدیث کو ذکر نہیں کیا۔

نوٹ: دونوں کتب بھی گواہ ہیں کہ ترمذی میں بہت جھوٹ

ہے۔

ابو عیسیٰ ترمذی کا ابو بکر کی خاطر ایک سفید جھوٹ ملاحظہ ہو

۱۔ ثبوت کتاب اہل سنت میزان الاعتدال ص ذکر عبد الرحمٰن بن غزوان
۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب اشعۃ اللمعات شرح مشکوۃ ص استشہاد
۳۔ اہل سنت کی معتبر کتاب زاد المعاد لابن قیم ص استشہاد
۴۔ اہل سنت کی معتبر کتاب سبل الہدیٰ والرشاد فی سیرۃ خیر العباد
مؤلف محمد بن یوسف شامی شاگرد سیوطی
۵۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ خمیس ص
۶۔ اہل سنت کی معتبر کتاب عیون الاثر ص م ابو الفتح ابن سید الناس

ترمذی کی عبارت | ترجمہ ملاحظہ ہو۔ نبی کریم نے اپنے چچا ابو طالب کے ساتھ سفر تجارت شام کی طرف فرمایا اور اس سفر میں ایک راہب سے ملاقات فرمائی راہب نے آنجناب کی بہت عزت فرمائی اور منت و سماجت کے ساتھ مشورہ دیا کہ آپ اس سفر سے واپس تشریف لے جاویں (خطرہ ہے) ابو طالب نے آنجناب کو واپس کیا اور ابو بکر نے نبی کریم کے ساتھ بلال کو روانہ کیا اور راہب نے زاد راہ دیا۔

نوٹ: میزان میں ذہبی نے لکھا ہے کہ یہ واقعہ غلط ہے۔ کیونکہ اس وقت ابو بکر بچہ تھا اور بلال ابھی پیدا ہی نہیں ہوا تھا۔ ابن قیم نے بھی اسی طرح لکھا ہے کہ یہ واقعہ غلط ہے کیونکہ! تو اس وقت بلال پیدا ہی نہیں ہوا یا بچہ تھا اور ابو بکر کے ساتھ نہیں تھا۔ تاریخ خمیس میں بھی اسی طرح لکھا ہے کہ ابو بکر اس وقت دس برس کا بھی نہیں تھا اور بلال کو اس نے تیس برس بعد میں خرید کیا ہے۔

ابوبکر کی فضیلت میں ترمذی شریف میں ایک اور جھوٹ

اہل سنت کی معتبر کتاب ترمذی شریف سے ازاستقصاء

عن عائشة لا ینبغی لقوم فیهم ابوبکر ان یؤمهم غیره۔ عائشہ نے کہا ہے کہ ابوبکر کے بارے نبی کریمؐ نے فرمایا ہے کہ جس قوم میں ابوبکر موجود ہو اس کے علاوہ ان کی دوسرا امامت نہ کروائے

نوٹ: ابن جوزی نے اپنی کتاب الموضوعات میں لکھا ہے کہ یہ حدیث موضوع علی رسول اللہ آخر تک یہ حدیث نبی کریمؐ پر جھوٹ بولا گیا ہے عیسیٰ بن میمون بخاری کے نزدیک منکر الحدیث ہے ابن حبان نے کہتا ہے کہ اسکی حدیث حجت نہیں ہے۔

امیر عمر کی فضیلت میں صحیح ترمذی میں ایک جھوٹ ملاحظہ ہو

اعز الاسلام باحب هذین بابی جهل او بعمر بن الخطاب عبداللہ بن عمر کہتا ہے کہ نبی کریمؐ نے دعا مانگی تھی کہ اے خدا! تو ابوجہل یا عمر بن خطاب کے ساتھ اسلام کو عزت بخش اور عمر زیادہ محبوب تھا نوٹ رسالہ دار منثورہ فی الاحادیث المشتہرہ سے ازاستقصاء ص ۱۰۳۲۹ سیوطی نے کہا ہے کہ مذکورہ حدیث غلط ہے اور سیرت حلبیہ منقول ازاستقصاء ص ۱۳۲۶ میں لکھا ہے کہ جناب عائشہ نے کہا ہے کہ مذکورہ حدیث غلط ہے نبی کریمؐ نے تو یوں فرمایا تھا کہ اے خدا! تو عمر یا ابوجہل کو اسلام کے ساتھ عزت بخش اسلام سے لوگوں کو عزت ملتی ہے تا کہ لوگوں سے اسلام کو عزت ملتی ہے الاسلام یعلو و لا یعلیٰ۔

فضیلت امیر عثمان میں ترمذی کا ایک جھوٹ ملاحظہ ہو

منقول از استقصاء الافحام صفحہ ۱۰۲ صاحب تحفہ اثنا عشریہ نے لکھا ہے کہ اتی بجنازۃ الی رسول اللہ فلم یصلی علیہ وقال انہ کان یبغض عثمان فابغضہ اللہ۔ نبی کریم کے پاس ایک جنازہ لایا گیا آنجناب نے اس پر نماز جنازہ نہ پڑھی اور فرمایا کہ یہ عثمان کے ساتھ بغض رکھتا تھا اور خدا اس کے ساتھ بغض رکھتا تھا تو یہ منقول ہے از استقصاء صفحہ ۱۰۴ کتاب اہل سنت الموضوعات میں ابن جوزی نے لکھا ہے کہ یہ حدیث غلط ہے محمد بن زیاد اس کا راوی امام احمد اور دار قطنی اور ذہبی کے نزدیک کذاب و خبیث ہے۔

علماء اہل سنت کو دعوت انصاف اور دعوت فکر

منقول از استقصاء صفحہ ۱۰۳ ابن اثیر جزری نے اپنی کتاب جامع الاصول میں لکھا ہے من کان فی بیتہ ھذا الکتاب فکانما فی بیتہ نبی یتکلم کہ جس گھر میں صحیح ترمذی ہو صاحب خانہ یہ سمجھے کہ اس کے گھر میں نبی کریم بول رہا ہے اہل سنت دوستو کتنا افسوس کا مقام ہے ایک طرف تو تم نے اپنی کتاب صحیح ترمذی کو نبی اللہ کا مقام دے دیا ہے اور پھر دوسری طرف اس کے جھوٹ اور غلطیاں بھی شمار کرنا شروع کر دی ہیں جس کا کچھ نمونہ ہم نے پیش بھی کیا ہے اگر تم میں شرم ہو تو ڈوب مرو جب یہ تمہیں شمر کہتے ہیں کہ بھلا یہ کتنے ہیں کہ شیعوں کی کتاب غلط

ہیں ان کو کوئی سمجھائے کہ شیعوں کو تم ایک طرف رکھو تم نے خود اپنی کتاب ترمذی کا حشر ایسا کیا ہے وہ تمہیں کیا کہ [illegible]

مصحف اہل حدیث سنن ابوداود بھی جھوٹ سے پر ہے

منقول از استقصاء الافحام ص ۱۰۹۲ فیض القدیر میں مناوی نے لکھا ہے کہ لما صنف صار لاهل الحدیث کالمصحف کہ بعض علماء فرماتے ہیں کہ جب ابوداود نے اپنی مجموعہ تصنیف فرمائی تھی تو وہ اہل حدیث کے نزدیک مانند قرآن تھی۔

ابن تیمیہ کے نزدیک یہ مصحف بھی غلطیوں سے خالی نہیں ہے

اہل سنت کی معتبر کتاب منہاج السنہ ص ___ از استقصاء الافحام ص ۱۰۹۶

قال : الحدیث نفسه لیس فی الصحیحین بل قد طعن فیه بعض اهل الحدیث کابن حزم وغیره ولکن قد رواه اهل السنن کابی داود والترمذی وابن ماجه۔

ترجمہ : ابن تیمیہ ناصبی نے اس حدیث کے ذکر میں کہ نبی پاک نے فرمایا ہے کہ میری امت ۷۳ فرقوں پہ تقسیم ہوگی لکھا ہے اس حدیث کو بخاری اور مسلم میں نہیں لکھا گیا بلکہ کچھ اہل حدیث نے اس کو طعن کیا ہے مثلاً ابن حزم وغیرہ نے البتہ اہل سنن نے اس حدیث کو لکھا ہے جیسے کہ یہ حدیث سنن ابوداود اور ترمذی اور ابن ماجہ میں موجود ہے۔

نتیجہ : کہاوت ہے کہ دیگ سے ایک دانہ معلوم کرکے پوری دیگ کا اندازہ لگاؤ۔ قول ابن تیمیہ ناصبی جب اس مصحف اہل حدیث میں مذکورہ غلطی ہے تو اور بھی کتنی قدر غلطیوں کا امکان پیدا ہو گیا۔

مصحف اہل حدیث سنن ابوداود کے چند اور جھوٹ ملاحظہ ہوں

۱۔ سنن ابی داود میں ایک نماز کا طریقہ ہے جو نبی کریم نے عباس بن عبدالمطلب کو تعلیم فرمایا تھا کہ کیسے ۱۵ مرتبہ اور کیسے دس مرتبہ تسبیح اربعہ کا پڑھنا ہے۔ نوٹ اس روایت میں ایک راوی موسیٰ بن عبدالعزیز ہے جسکو ابن جوزی نے الموضوعات میں ضعیف لکھا ہے۔

۲۔ سنن ابی داود میں ابو بجرہ بکار کی روایت ہے کہ نبی کریم نے منگل کے دن حجامت یعنی خون نکلوانے سے منع کیا ہے نوٹ ابن جوزی نے اپنی کتاب الموضوعات میں لکھا ہے کہ ابو بجرہ بکار جھوٹا ہے۔

۳۔ سنن ابی داود میں یہ حدیث آئی ہے کہ نبی کریم نے چھری کانٹے سے گوشت کاٹنے کو منع کیا ہے اور فرمایا ہے کہ دانتوں سے کاٹو۔ نوٹ ابن جوزی نے زاد المعاد میں لکھا ہے کہ بقول امام احمد کے یہ حدیث بھی جھوٹ ہے۔

۴۔ سنن ابی داود میں لکھا ہے کہ قدریہ اس امت کے مجوس ہیں۔ نوٹ ابن جوزی نے اس حدیث کو بھی جھوٹ قرار دیا ہے۔

۵۔ سنن ابی داود میں لکھا ہے کہ نبی کریم نے لیلۃ النحر ۱۰ ذوالحجہ کی رات ام سلمہ کو بھیجا اور اس نے فجر سے پہلے جمرہ کو پتھر مارے۔ نوٹ ابن جوزی نے زاد المعاد میں اس حدیث کو بھی جھوٹ لکھا ہے۔

۶۔ سنن ابی داود میں لکھا ہے کہ عبداللہ بن زید کے خواب سے اذان شروع ہوئی ہے نوٹ سیرت حلبیہ میں لکھا ہے کہ محمد بن حنفیہ نے اس روایت کو غلط قرار دیا ہے اور مستدرک حاکم میں ہے۔

سنن نسائی بھی صحت کے معیار سے گری ہوئی ہے

امام اہل سنت امام نسائی بھی ایک عجیب ہستی ہیں۔ صاحب استقصاء الافحام نے صفحہ ۱۰۰ میں ان کے بارے علماء اہل سنت کی کتب سے ایسی کرامت نقل کی ہے کہ ان امیر المومنین فی الحدیث کی چار بیویاں تھیں، اور شاہ سلامت اللہ نے اپنی کتاب معرکہ الآراء میں انکی فضیلت کثرت جماع کو انکا طعن اور انکے لیئے باعث استہزا قرار دیا ہے اور شاہ عبد العزیز نے انکے زیادہ جماع کرنے کو انکے لیے شرف شمار کیا ہے۔

امام نسائی صاحب بزرگان اہل سنت کے حق میں بدزبان تھے

ثبوت منقول از استقصاء الافحام ص ۱۰۷۵ کتاب اہل سنت کاشف لامام ذہبی کے حاشیہ میں ذکر احمد بن صالح مصری میں لکھا ہے کہ ابو حاتم نے احمد بن صالح مصری کی توثیق کی ہے مگر امام نسائی نے وصفہ بالکذب والوضع کہ انکو جھوٹ بولنے کی صفت سے متصف فرمایا ہے۔ اور نسائی کی اس بدزبانی کو امام سبکی نے خوب نوٹس لیا ہے کہ جو کچھ ابن ابی ذئب نے مالک کے حق میں اور ابن معین نے شافعی کے حق میں اور نسائی نے امام احمد بن صالح کے حق میں بکواس کی ہے وہ سب جھوٹ ہے۔ اور میزان الاعتدال ذکر احمد بن صالح میں لکھا ہے کہ امام نسائی کثیر الجماع کو احمد بن صالح نے اپنے درس میں بیٹھنے سے روک دیا تھا اسی لیئے امام نسائی نے انکی مذمت کی ہے۔ خلاصہ علماء اہل سنت نے ایک دوسرے کے حق میں خوب ...

صحیح نسائی کی چند غلطیاں نمونہ کے طور پر ملاحظہ ہوں

۱۔ منقول از استقصاء الافحام ص ۱۰۴۶ ابن قیم نے زاد المعاد میں لکھا ہے فی سنن ابی داود والنسائی عن عائشۃ ان النبی اخر طواف یوم النحر الی اللیل وھذا الحدیث غلط بیّن خلاف المعلوم من فعلہ الذی لا یشک فیہ اھل العلم بحجیتہ۔ ترجمہ :- امام نسائی نے عائشہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم نے روز دہم ذی الحجہ طواف کو رات تک مؤخر کیا اور مؤخر فرمایا تھا اور یہ حدیث عائشہ واضح طور پر غلط ہے اور نبی کے جس فعل کی حجیت معلوم ہے اسکے خلاف ہے۔

۲۔ امام نسائی نے یہ حدیث نقل کی ہے کہ فسخ حج بعمرہ صرف اصحاب کے لئے ہے اور زاد المعاد میں ابن قیم نے اس کو بھی غلط قرار دیا ہے کیونکہ وقت مجبوری حج کو عمرہ مفردہ میں تبدیل کرنا ہمیشہ کے لئے ہے اور تمام لوگوں کے لئے ہے۔

۳۔ امام نسائی نے یہ حدیث نقل کی ہے کہ نبی کریم نے مقام ذات عرق کو اہل عراق کے لئے وقتی طور میقات مقرر فرمایا تھا اور ولی الدین ابو زرعہ نے شرح احکام صغری میں لکھا ہے کہ یہ حدیث بھی حدیث شاذ ہے۔

نوٹ : ارباب انصاف قوم معاویہ خیال ہے جو صحاح ستہ گھڑی ہیں اس میں قدم قدم پر غلطیاں ہیں اور جس قوم کا ذخیرہ حدیث غلط ہو اس کی فقہ تو ایسے ہی غلط ہوگی مذہب نہ ان کی اور نہ ہی تحریر ہ کی۔

سنن ابن ماجہ بھی جھوٹ کا پلندہ ہے اور نواصب کے لئے رسوائی کا باعث ہے

منقول از استقصاء الافحام صفحہ ۹۲۔ ابن خلکان نے وفیات الاعیان میں
ابوعبداللہ محمد بن یزید بن ماجہ القزوینی کے بارے میں لکھا ہے کہ کان اماما
فی الحدیث کہ ابن ماجہ حدیث میں امام تھا اور عبدالحق نے
رجال مشکوٰۃ میں اور شاہ عبدالعزیز نے بستان المحدثین
میں بھی اس کو صحاح ستہ میں شمار کیا ہے مگر افسوس کہ اہل سنت
نے اپنے اس اتنے بڑے امام کی بھی خوب مٹی پلید کی ہے کتاب
المغنی والی الاوفیات میں علامہ الدین مغلطائی نے ذکر محمد
بن یزید ابن ماجہ میں لکھا ہے قال الشیخ شمس الدین
انما غض رتبة کتاب ابن ماجہ بروایتہ احادیث منکرۃ یعنی
کہ سنن ابن ماجہ کے رتبہ کو مولف نے جھوٹی حدیثیں ذکر
کرکے درجہ گرا دیا ہے۔ اور میزان الاعتدال میں ذکر
داؤد بن المحبر میں ذہبی نے لکھا ہے کہ حدیث ہے کہ ایک شہر
قزوین بھی فتح ہوگا اور جو شخص چالیس راتیں اس میں مرابطہ
کرے گا اسے جنت میں محل ملے گا اس کے بعد لکھا ہے فلقد شان ابن
ماجہ سننہ بادخالہ ہذا الحدیث الموضوع فیہا اور ابن ماجہ نے اپنی
سنن میں یہ حدیث درج کرکے سنن کو عیب دار کر دیا ہے کیونکہ
یہ حدیث جھوٹی ہے۔ نوٹ: اور جس مذہب کی بنیاد غلط احادیث
پر ہوگی وہ مذہب اور اس کی فقہ بھی جھوٹی ہوگی فقہ دیوبند کی بنیاد
صحاح ستہ ہے پس فقہ دیوبند بھی جھوٹی ہے۔

امام احمد بن حنبل ناصبی ہے اور اسکی مسند میں بھی ضعیف موجود ہے

منقول از استقصاء الافحام صفحہ ۱۰۲۰ ابن حجر عسقلانی کے استاد زین الدین عراقی کو فرمان بیعتہ التذکرہ میں لکھا ہے: وقال العراقی وجود الضعیف فی مسند احمد محقق بل ان فیہ احادیث موضوعۃ جمعتہا فی جزء۔ عراقی کہتا ہے کہ ضعیف حدیث کا مسند میں وجود موجود ہے بلکہ اس میں علاوہ موضوع بھی ہیں جن کو میں نے جمع کیا۔

احمد بن حنبل کی ناصبیت کا ٹھوس ثبوت ہے

منقول از استقصاء الافحام صفحہ ۱۰۸۲ ابن تیمیہ منہاج السنہ میں لکھتا ہے کہ حضرت علیؑ کا مالک اشتر اور صحابہ ہے انکی بغاوت کے بعد جنگ کرنا ایک فتنہ تھا۔ اور جو لوگ اس جنگ میں شامل نہیں ہوئے انہوں نے بہت اچھا کیا ہے وھذا مذھب مالک و احمد بن حنبل والاوزاعی بل والثوری الخ اور معاذ اللہ حضرت علیؑ کی جنگ کو غلطی پر سمجھنا مالک اور احمد بن حنبل اور اوزاعی اور ثوری کا قول ہے۔ اور امام اہل سنت شاہ عبدالعزیز نے تحفہ میں لکھا ہے کہ حضرت علیؑ اپنی تمام جنگوں میں حق پر تھے اور فقط المخطئ انجناب کے مخالف تھے۔

نوٹ: جو علماء اہل سنت ہمارے شیعوں کی کفر کے بارے میں مغالطے کی کوشش فرماتے ہیں اور اپنی قرآن و کتب اور احادیث کو موجود بناتے ہیں ہمارے پیش کردہ حوالہ جات انکے لیے دعوت فکر ہے

احادیث کتب شیعہ کے راوی جنکی صداقت و سچائی کے علماء

اہل سنت نے گیت گائے ہیں

ارباب انصاف اب ہم نمونہ کے طور پر آپکے سامنے ان راویوں کا ذکر کرتے ہیں کہ جنکے شیعہ ہونے میں کوئی شک و شبہ نہیں ہے اور سنی علماء نے انکی سچائی کی گواہی دی ہے اور انکی احادیث کو قبول کیا ہے۔

سچ ہے الفضل ما شہدت بہ الاعداء

فضیلت وہ ہے جسکی گواہی دشمن دیتے ہیں اختصار کی مجبوری ہے اس لئے ہم انکی فہرست پیش کرتے ہیں۔

۱- ابان بن تغلب الکوفی شیعہ تھا اور احمد بن حنبل نے انکی توثیق کی ہے میزان اعتدال ص ۵ ملاحظہ ہو۔

۲- ابراہیم بن یزید بن عمرو الکوفی بخاری اور مسلم نے اس سے حدیث لی ہے اور ابن قتیبہ نے المعارف میں انکے شیعہ ہونے کی گواہی دی ہے اور المعارف ص ۲۰۶ ذکر رجال شیعہ۔

(۳) احمد بن المفضل الحفری شیعہ تھا اور ابوداود و رفائی نے اس سے حدیث لی ہے میزان ص ۱۵۰ (۴) اسماعیل بن ابان الازدی بخاری استاد کہ جس سے حدیث لی اصول سنی علماء کے شیعہ بھی تھا اور سچا بھی میزان ص ۲۱۲

(۵) اسماعیل بن خلیفہ الملائی شیعہ تھا عثمان پر تنقید کرتا تھا ترمذی نے اسے حدیث لی ہے میزان ص ۲۴۶ المعارف ص ۔ ذکر رجال شیعہ

(۶) اسماعیل بن زکریا الاسدی مسلم اور بخاری نے اس سے حدیث لی ہے شیعہ بھی اور سچا بھی تھا میزان ص ۲۳۰/۱

(۷) اسماعیل بن عباد المعروف بالصاحب عباد الطالقانی ابوداود اور ترمذی نے اس سے حدیث لی ہے میزان ص ۲۳۴/۱

(۸) اسماعیل بن عبدالرحمٰن المعروف بالسدی شیعہ تھا اور ثوری۔ اور مسلم نے اس سے حدیث لی ہے میزان ص ۱۳۶/۱

(۹) اسماعیل بن موسیٰ الفزاری شیعہ تھا ابوداود اور ترمذی نے اس سے حدیث لی ہے نسائی نے بھی اس کی توثیق کی ہے میزان ص ۲۵۱/۱

(۱۰) تلید بن سلیمان الاعرج شیعہ تھا اور ترمذی نے اس سے ص ۳۵۸/۱ حدیث لی ہے۔ اور احمد اور ابن نمیر نے بھی اس کی حدیث لی ہے میزان۔

(۱۱) ثابت بن دینار المعروف ابی حمزۃ الثمالی معروف شیعہ تھا۔ ترمذی نے اس سے حدیث لی ہے میزان الاعتدال ص ۳۶۳/۱

(۱۲) جابر بن یزید الجعفی کوفی شیعہ تھا اور ابوداود اور ترمذی نے اس سے حدیث لی ہے ص ۳۷۹/۱

(۱۳) ثویر بن ابی فاختہ الجہم مولیٰ ام ہانی بنت ابی طالب شیعہ اور صدوق تھا ترمذی نے اس سے روایت کو لیا ہے میزان ص ۳۷۵/۱

(۱۴) جریر بن عبدالحمید الضبی ابن قتیبہ نے انکو رجال شیعہ سے شمار کیا ہے بقول ذہبی صدوق ہے میزان الخ ص ۳۹۴/۱

(۱۵) جعفر بن زیاد الاحمر شیعہ ترمذی اور نسائی نے اسکی احادیث سے احتجاج کیا ہے سفیان ثوری نے اسکی توثیق کی ہے میزان الخ۔

(۳۶) سلیمان بن صرد الخزاعی ابیسبہ التوابین کی الشیعہ بعنوان امام حسینؑ کا بدلہ لیں اور شہید ہو گئے مسلم اور بخاری کے رواۃ سے ہے طبقات ابن سعد

(۳۷) سلیمان بن طرخان شیعہ تھا مسلم کا راوی ہے معارف ابن قتیبہ

(۳۸) سلیمان بن قرم الضبی شیعہ تھا مسلم کا راوی میزان ص ۲

(۳۹) سلیمان بن مہران الاعمش شیعہ تھا ثقہ تھا میزان ص ۲۲۴

(۴۰) شریک بن عبداللہ صدوق ثقہ میزان ص ۲۷۰/۲

(۴۱) شعبہ بن حجاج مسلم اور بخاری کے رواۃ سے ہے المعارف ص

(۴۲) صعصعہ بن صوحان ثقہ معروف میزان ۔ اصابہ

(۴۳) طاؤس بن کیسان شیعہ تھا مسلم و بخاری کے رواۃ سے ہے المعارف

(۴۴) ظالم بن عمرو ابو الاسود الدؤلی ثقہ شیعہ الاصابہ ص

(۴۵) عامر بن واثلہ ابوطفیل شیعہ تھا ثقہ تھا الاستیعاب

(۴۶) عباد بن یعقوب الاسدی صادق فی الحدیث میزان ص

(۴۷) عبداللہ بن داؤد الهمدانی شیعہ رواۃ بخاری سے ہے المعارف

(۴۸) عبداللہ بن شداد کان ثقہ متشیعا ۔ الطبقات لابن سعد ص ۴۴

(۴۹) عبداللہ بن عمر بن ابان صدوق فی الحدیث میزان ص ۲۳۴

(۵۰) عبداللہ بن میمون القداح شیعہ تھا ترمذی کے رواۃ سے ہے میزان ص ۵۱۳/۲

(۵۱) عبداللہ بن لہیعہ قاضی مصر شیعہ تھا رواۃ مسلم سے ہے میزان ص ۴۷۵/۲

(۵۲) عبدالرحمٰن صالح الازدی شیعہ تھا رواۃ نسائی سے ہے میزان ص ۵۷۹/۲

(۵۳) عبدالرزاق بن ہمام من الاعلام الثقات اور شیعہ تھا میزان ص ۶۰۹/۲

(۵۴) عبدالملک بن اعین شیعہ تھا اور صالح الحدیث تھا میزان ص ۶۵۱/۲ ۔

(۵۵) عبید اللہ بن موسیٰ العبسی شیخ البخاری ثقہ تھا میزان ص ۱۶/۲

(۵۶) عثمان بن عمیر رواۃ ابو داؤد سے ہے اور ترمذی سے میزان ص ۲/۲

(۵۷) عدی بن ثابت الکوفی رواۃ مسلم و بخاری سے ہے اور شیعہ بھی تھا میزان ص ۲/۲

(۵۸) عطیہ بن سعد رواۃ ابو داؤد و ترمذی کا ہے اور شیعہ ہے میزان

(۵۹) العلاء بن صالح رواۃ ترمذی سے اور شیعہ سے تھا میزان ص ۱۹۱/۲

(۶۰) عقبہ بن قبیصہ رواۃ مسلم اور بخاری سے اور شیعہ سے تھا طبقات ص ۵۷/۲

(۶۱) علی بن بذیمہ شیعہ تھا اور ثقہ تھا میزان ص

(۶۲) علی بن الجعد شیخ البخاری شیعہ اور ثقہ تھا المعارف میزان

(۶۳) علی بن زید بن عبد اللہ شیعہ اور ثقہ تھا میزان ص ۱۲۷/۲

(۶۴) علی بن صالح اخو حسن بن صالح شیعہ تھا مسلم کے رواۃ سے تھا میزان ص ۲۳۲/۲

(۶۵) علی بن غراب ابو یحییٰ الفزاری صدوق عند ابو زرعہ اور شیعہ تھا میزان

(۶۶) علی بن قادم ابو الحسن صدوق ثقہ و شیعہ میزان ص ۱۵۶/۲

(۶۷) علی بن المنذر الطریقی شیخ ترمذی و نسائی شیعہ صدوق میزان ص ۱۵۷/۲

(۶۸) علی بن ہاشم بن البرید ثبت شیعہ میزان ص ۲۶۰/۲

(۶۹) عمار بن زریق شیعہ اور مسلم و نسائی و ابو داؤد کے رواۃ سے تھا میزان۔

(۷۰) عمار بن معاویہ الدہنی ثقہ احمد اور شیعہ بھی تھا میزان ص ۱۶۳/۲

(۷۱) عمرو بن عبد اللہ ہمدانی ثقہ اور شیعہ تھا المعارف ص میزان

(۷۲) عوف بن ابی جمیلہ شیعہ اور صدوق میزان ص

(۷۳) الفضل بن دکین شیعہ اور ثقہ تھا میزان ص ۳۵۰/۲

(۷۴) فضیل بن مرزوق الاغر شیعہ اور ثقہ تھا میزان ص ۳۹۲/۲

(۷۵) فطر بن خلیفہ الحناط شیعہ اور ثقہ عالم الحدیث تھا میزان

(۷۶) مالک بن اسماعیل النہدی شیخ البخاری شیعہ تھا میزان ص ۴۲۳/۳

(۷۷) محمد بن حازم الضریر شیعہ اور ثقہ تھا میزان ص ۴۳۳/۳

(۷۸) محمد بن عبداللہ الضبی النیشاپوری - ابو عبداللہ الحاکم امام الحفاظ والمورخین امام صدوق شیعی تھا مشہور میزان ص ۶۰۸/۳

(۷۹) محمد بن عبیداللہ المدنی شیعہ اور ثقہ تھا میزان ص ۶۳۳/۳

(۸۰) محمد بن فضیل بن غزوان - شیعہ اور صدوق تھا مشہور میزان ص ۹/۴

(۸۱) محمد بن مسلم بن الطائفی مشہور شیعہ تھا - ابن معین نے اسکی توثیق کی ہے، مسلم کی کتاب وضو میں اسکی حدیث موجود ہے میزان ص ۴۰/۴

(۸۲) محمد بن موسیٰ الفطری شیعہ اور رواۃ مسلم اور ترمذی سے تھا میزان

(۸۳) معاویہ بن عمار الدہنی مشہور شیعہ تھا اور مسلم اور نسائی نے اسکی حدیث کو لیا ہے مسلم کتاب الحج ملاحظہ ہو۔

(۸۴) معروف بن خربوذ الکرخی - صدوق شیعی میزان ص ۱۴۴/۴

(۸۵) منصور بن المعتمر السلمی شیعہ عابد زاہد صدوق تھے الطبقات ص ۲۳۵/۶

(۸۶) المنہال بن عمرو شیعہ تھا اور رواۃ بخاری سے ہے میزان ص ۱۹۲/۴

(۸۷) موسیٰ بن قیس الحضرمی شیعہ اور ثقہ تھا میزان ص ۲۱۸/۴

(۸۸) نفیع بن الحارث ہمدانی شیعہ تھا رواۃ ترمذی سے ہے میزان ص ۲۷۲/۴

(۸۹) نوح بن قیس الحدانی شیعہ اور عالم الحدیث تھا میزان ص ۲۷۹/۴

(۹۰) ہارون بن سعید العجلی شیعہ تھا اور ثقہ تھا میزان ص ۲۸۳/۴

(۹۱) ہاشم بن البرید بن زید شیعہ اور ثقہ تھا میزان ص ۲۸۸/۴

(۹۲) ہبیرہ بن بریم الحمیری شیعہ اور ثقہ تھا میزان ص ۲۹۴/۳

(۹۳) ہشام بن زیاد ابو المقدام البصری شیعہ اور ثقہ تھا میزان ص ۲۹۸/۳

(۹۴) ہشام بن عمار شیخ البخاری شیعہ اور ثقہ تھا میزان ص ۲۴۲/۳

(۹۵) ہشیم بن بشیر ابو معاویہ سلمی مسلم و بخاری کے روات سے تھا شیعہ تھا میزان

(۹۶) وکیع بن الجراح رافضی اور رواۃ بخاری سے ہے میزان ص ۳۳۵/۳

(۹۷) یحیی بن الجزار العرنی شیعہ ثقہ اور صدوق تھا میزان ص ۳۴۶/۳

(۹۸) یحیی بن سعید القطان شیعہ اور ثقہ تھا۔ المعارف ص

(۹۹) یزید بن ابی زیاد الکوفی شیعہ اور ثقہ تھا میزان ص ۳۲۳/۳

(۱۰۰) ابو عبد اللہ الجدلی شیعہ اور ثقہ تھا طبقات ص ۱۵۹/۶

علماء اسلام کو دعوت فکر دیانت اور انصاف کی رو سے

ارباب انصاف جن علماء اہل سنت کا فسق و فجور کیسا نے ذکر کیا ہے انکی تفصیل کے لئے کتاب استقصاء الافحام در جواب منتہی الکلام مؤلف علامہ میر سید حامد حسین رحمۃ اللہ ملاحظہ کریں ہمارے اس عالم نے یہ کتاب لکھ کر ناصبیت کے تابوت میں آخری میخ ٹھونک دی ہے اور جن علماء شیعہ کی کیسا نے تعدیل اور توثیق ذکر کی ہے انکی تفصیل کے لئے کتاب المراجعات مؤلف سید عبد الحسین شرف الدین موسوی ملاحظہ کریں یہ کتاب بھی ناصبیت کی شکست کی مظہر ہے۔ رواۃ شیعہ کی توثیق اور تعدیل کے لئے آپ میزان الاعتدال اور کتاب المعارف اور طبقات الجزری و اصابہ و استیعاب کتب اہل سنت کی طرف رجوع فرمادیں ہماری یہ فہرست طلباء علم مناظرہ کے لئے بحمد اللہ راستہ کا صرف نشان راہ کا کام دیں گی۔

حضرت زرارہ بن اعین احادیث کتب شیعہ کے راوی کی توثیق

مولوی محمد علی بلال آفتمی نے اپنے مذہب اور اپنے خلفاء کے سیاہ کارناموں
پر پردہ ڈالنے کے لئے ایک عجیب سہارا لیا ہے کہ ایک راوی کی احادیث کتب
شیعہ جناب زرارہ بن اعین پر جرح اور تنقید کر کے شیعہ مذہب کو باطل
ثابت کرنے کی ناکام کوشش کی ہے۔ اور ہم یہ سمجھتے ہیں کہ ڈوبتے
ہوئے کو تنکے کا سہارا۔ مگر جناب زرارہ پر جھوٹے الزامات لگانے سے
خباثت کی گرتی ہوئی دیوار کو سہارا نہیں مل سکتا۔ اور
اب ہم جناب زرارہ کی صفائی پیش کرتے ہیں اور دیوبندی احباب
کو ہم یہ دعوت دیتے ہیں کہ ان کی صفائی پیش کریں۔ شیعوں کی کتاب
معجم رجال الحدیث ص ۲۲۷ باب الزاء ذکر زرارہ
مؤلف آیت اللہ سید ابوالقاسم خوئی دام ظلہ میں لکھا ہے اختصار کے
مدنظر ترجمہ ہی پیش خدمت ہے کہ عبداللہ بن زرارہ سے امام جعفر
صادق نے فرمایا کہ اقرأ منی علی والدک السلام کہ اپنے والد کو ہماری
طرف سے سلام پہنچانا اور کہنا کہ انی انما اعیبک دفاعا منی
عنک کہ ہم تیری حفاظت کی خاطر تم پر عیب لگاتے ہیں۔ ہم
آل محمد جس کو اپنے قریب کرتے ہیں اور جس کی تعریف
کرتے ہیں لوگ اس کو اذیت دیتے ہیں اور ہم جس کی مذمت کرتے
ہیں لوگ اس کی تعریف کرتے ہیں اور تو اے زرارہ ہم آل
محمد کی محبت رکھنے میں مشہور ہے اس لئے لوگوں کو تجھ سے
نفرت ہے اور وہ تیری مذمت کرتے ہیں۔

فاردت ان اعیبھا یحمد وا امرلک فی الدین

یعنی میں نے تم کو عیب دار بنانا پسند کیا تاکہ لوگ تیری تعریف کریں اور اسی حیلہ سے ہم تجھکو لوگوں کے شر سے بچا سکیں۔

کسی شی کی حفاظت کی خاطر اسکو عیب دار کرنا جائز ہے

رب تعالیٰ نے قرآن پاک میں جناب موسیٰ اور حضرت خضر نبی کے قصہ میں فرمایا ہے کہ حضرت خضر نبی نے غریب ملاحوں کی جو یتیم و سالم کشتی تھی سوراخ کر کے عیب دار کر دیا بعد میں جب حضرت موسیٰ نے وجہ پوچھی تو جناب خضر نے فرمایا کہ ایک بادشاہ جو کشتیاں یتیم و سالم ہوتی انکو غصب کرتے ہوئے اڑا دیتا ہے اس نے ان غریب اور مسکین ملاحوں کی کشتی میں سوراخ کر کے اسکو عیب دار کر دیا تاکہ اس کشتی کو عیب دار سمجھ کر وہ بادشاہ اسکو غصب نہ کرے اور چھوڑ دے اور یہ قصہ اس آیت میں موجود ہے۔

اما السفینۃ فکانت لمساکین یعملون فی البحر فاردت ان اعیبھا وکان ورائھم ملک یاخذ کل سفینۃ غصبا۔

یعنی جس طرح اس کشتی کو ایک نبی نے عیب دار کیا تاکہ وہ غصب ہونے سے بچ جائے اسی طرح زرارہ کو مذمت کے عیب سے عیب دار کیا گیا تاکہ وہ نواصب اشرار کی اذیت سے بچ جائے

باقی رہے گی اور اب ہم مذکورہ کتب کی عبارات نقل کرکے سنی بھائیوں کو دعوت انصاف دیتے ہیں

فتوحات مکیہ کی عبارت | سنی ملاں درباری بن کر سلاطین کے ہاتھوں بک گئے

واعلم انه لما غلبت الاهواء على النفوس وطلبت العلماء المراتب عند الملوك تركوا المحجة البيضاء وجنحوا الى التأويلات البعيدة ليمشوا اغراض الملوك فيما لهم هوى نفس ليستندوا في ذالك الى امر شرعي مع كون الفقيه ربما لا يعتقد ذالك ويفتي به وقد رأينا منهم جماعة على هذا من قضاتهم وفقهائهم۔

ترجمہ: جان تو کہ جب خواہشات بد طبعیتوں پر غالب آگئیں اور سنی علماء نے بادشاہوں کے دربار میں عہدے طلب کئے تو انھوں نے دین حق کا روشن راستہ چھوڑ دیا اور تاویلات کی بیماریاں کھول دیں تاکہ بادشاہوں کی غرضیں پوری اور ان چیزوں کو انھوں نے شریعت ٹھہرایا باوجودیکہ وہ علماء خود ان کے شریعت ہونے کا عقیدہ نہ رکھتے تھے اور نہ ہی ان پر فتویٰ دیتے تھے اور ان کے قاضی اور مفتیوں کی ایک جماعت کو ہم نے خود اس بڑی حالت اور بد دیانتی پر دیکھا ہے۔

نوٹ: ارباب انصاف سنی علماء اور فقہاء کے بد دیانت ہونے کے بارے میں یہ نظریہ ابن محی الدین عربی کا ہے کہ جس کے بارے شرح مسلم الثبوت میں بحر العلوم نے لکھا ہے اس پر ولایت کا خاتمہ ہے اور مذکورہ عبارت اس بات کا واضح ثبوت ہے کہ سنی ملاں درباری پیچھے بن گئے اور عہدوں کی خاطر دین بیچ ڈالا اور جھوٹے فتوے دیئے اور جب فقہ حنفیہ کے بانیوں کا یہ حال ہے تو ان کی [illegible]

بقول غزالی سنی فقہاء و علماء حرام خور اور بدکردار بن گئے

احیاء العلوم کی عبادۃ

فمنهم فرقة اقتصروا على علم الفتاوى وخصصوا اسم الفقه بها وربما ضيعوا مع ذالك الاعمال الظاهرة والباطنة ولم يحبسوا اللسان عن الغيبة ولا البطن عن الحرام ولا الرجل عن المشى الى السلاطين ولم يحرسوا قلوبهم عن الكبر والحسد والرياء آخر تک

ترجمہ: امام اہل سنت غزالی ایرانی مجوسی فرماتے ہیں کہ اہل سنت علماء میں ایک گروہ ایسا ہے جس نے فتاوی کو علم الفقہ سمجھ لیا اور اس کے ساتھ اپنے ظاہری اور باطنی اعمال کو برباد کر لیا اور انہوں نے اپنی زبان کو برائی اور غیبت کرنے سے نہیں روکا اور اپنے پیٹوں کو حرام کھانے سے منع نہیں کیا اور اپنے پاؤں کو بادشاہوں کی طرف جانے سے اور اپنے دلوں کو تکبر، غرور، حسد و کینہ اور ریاکاری سے نہیں روکا۔ یہ ان لوگوں نے علم اور عمل دونوں طرح سے دھوکہ کھایا۔ علم کے لحاظ سے یوں کہ انہوں نے فتاوی کو علم سمجھا اور قرآن و حدیث کو چھوڑ دیا اور محدثین کو گدھا سمجھا۔

نوٹ: ارباب انصاف سنی فقہاء کی مذمت کا امام اہل سنت امام غزالی نے حق ادا کر دیا ہے یہ وہ غزالی ہے جو یزید کو اچھا سمجھتا ہے مگر اہل سنت فقہاء انہیں کے نزدیک یزید کمینے سے بھی زیادہ برے ہیں اور شیعان علی سنی فقہاء کی اس مذمت اور ٹھکائی پہ جو غزالی کے ہاتھوں ہوئی ہے بہت خوش ہیں کیونکہ یہ فقہاء اہل سنت دشمنان خاندان نبوت تھے خدا نے ان کو اسی دنیا میں ذلیل کیا ہے اور ایک دوسرے کے ہاتھوں ان کو جوتے مروائے ہیں۔ خلاصہ یہ ہیں سنی فقہاء جو جوتوں میں دال بانٹ رہے ہیں۔ فقہ حنفیہ بلے بلے۔

ناقل کبیر کی عبارت (سنی فقہاء نعمان کی خاطر قرآن و حدیث کی مخالفت کرتے ہیں

فطائفۃ قد تعصبو فی الحنفیۃ تعصبا شدیدا وان وجدوا حدیثا صحیحا علیٰ خلافہ اخرجوہ۔

ترجمہ: فاضل لکھنوی فرماتے ہیں کہ ایک گروہ فقہاء اہل سنت کا ایسا ہے کہ جو اپنی حنفیت میں سخت تعصب کرتے ہیں حتیٰ کہ اگر ان کے مذہب کے خلاف حدیث صحیح ہو تو اس کو اس لئے نہیں مانتے کہ چونکہ نعمان نے اس حدیث کو نہیں مانا۔

نوٹ: مذکورہ عبارت اس بات کا ٹھوس ثبوت ہے کہ سنی فقہاء اپنی حنفیت کی خاطر فرمان رسول اللہ کی مخالفت کرکے گستاخ رسالت ہیں۔

سنی فقہاء فتاوی میں امام اعظم کے خلاف جھوٹ بولتے ہیں

میزان الکبریٰ کی عبارت (فان مذھب الامام حقیقۃ ھو ما قالہ ودام علیہ الی ان مات لا ما فھمہ اصحابہ من کلامہ فقد لا یرضی الامام ذالک الامر الذی فھموہ من کلامہ ولا یقول بہ لو عرضوہ علیہ آخر

ترجمہ: سنی فقہاء اپنے نعمان کے اصحاب سے ایک مسئلہ گھڑ کر اس کو نعمان کا مذہب بنا لیتے ہیں اور ہٹ دھرمی ہے۔ امام اعظم کا مذہب وہ قول ہے جو اس نے اختیار کیا ہو اور اپنی موت تک اس قول سے رجوع بھی نہ کیا ہو۔ اور امام کا مذہب وہ قول نہیں ہے جو اس کے اصحاب نے اس کے کلام سے سمجھا ہو اور خود امام نے نہ کہا ہو۔ بعض دفعہ ایسے قول کو اگر وہ امام کی خدمت میں پیش کرتے تو امام اس کو قبول نہ کرتا۔ پس معلوم ہو گیا جو کہ ایسے قول کی امام

کی طرف نسبت دے جو امام کے کلام سے سمجھا گیا ہو وہ سنی مذہب سے جاہل ہے بلکہ ابو جہل ہے۔

حجۃ اللہ البالغہ: انی وجدت بعضہم یزعم ان جمیع ما یوجد فی هذه الشروح الطويلة وكتب الفتاوى الضخمة ... هو قول ابی حنیفۃ وصاحبیہ ولا یفرق بین القول المخرج وبین ما هو قول فی الحقیقۃ

ترجمہ: شاہ ولی اللہ لکھتا ہے کہ میں نے بعض لوگوں کو دیکھا کہ وہ خیال کرتے ہیں کہ ان بڑی بڑی کتب فتاوی میں جو کچھ لکھا ہے وہ سب امام ابو حنیفہ اور صاحبین کا قول ہے اور ان کے اصلی قول اور قول مخرج کے درمیان فرق نہیں کرتے اور ایسی چیزوں کو ابو حنیفہ سے روایت صحیح سمجھتے ہیں۔

نوٹ: مذکورہ عبارات اس امر کا محسوس ثبوت ہیں کہ فقہا اہل سنت ابو حنیفہ کی طرف اقوال کی نسبت دینے میں خائن اور بد دیانت ہیں۔

سنی فقہاء متقی بننے کیلئے جھوٹی باتیں امام اعظم کیطرف منسوب کرتے ہیں

رسالہ اہل } ترجمہ: از حقیقۃ الفقہ سے ملاحظہ کریں کہ بعض ملاں
بالحدیث } غلط اور جھوٹ باتیں اس لئے امام اعظم کی طرف منسوب کرتے ہیں کہ لوگ ان کو کمال درجہ کا متقی خیال کریں۔

نوٹ: ارباب انصاف فقہ حنفیہ وہ فقہ ہے جو خود علماء اہل سنت کی نگاہ میں مشکوک اور مذموم ہے بلکہ جھوٹ اور اغلاط کا پلندہ ہے۔ پس جس فقہ کو خود علماء اہل سنت نے رد کر دیا ہے اس کو شیعان علیؑ کس طرح قبول کر سکتے ہیں۔ پس جو حنفی ملاں باخصوص ٹھٹھری کے کہتے ہیں کہ ہم ناانصاف ہیں مذکورہ عبارات ان کے منہ پر جوتا ہے۔

سنی فقہا کی مذمت میں ایک جملہ اور حنفیت کی گرتی ہوئی دیوار کو ایک دھکا اور

۱- اہل سنت کی معتبر کتاب تلبیس ابلیس ص ۔ از استقصاء الافحام جلد ۹۳
۲- اہل سنت کی معتبر کتاب فتوحات مکیہ ص از استقصاء الافحام
۳- اہل سنت کی معتبر کتاب انصاف فی بیان سبب الاختلاف ص از استقصا
۴- اہل سنت کی معتبر کتاب عقد الجید فی احکام الاجتہاد و التقلید ص
۵- اہل سنت کی معتبر کتاب شرح اسماء النبی ص از استقصاء الافحام
۶- اہل سنت کی معتبر کتاب احیاء العلوم ص کتاب العلم از

نوٹ : مذکورہ چھ عدد کتب کے حوالہ جات ہم نے کتاب استقصاء الافحام پر بھروسہ کیا ہے ۔ علامہ میر سید حامد حسین رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب استقصا لکھ کر سنیت اور حنفیت کے تابوت میں آخری کیل ٹھونک دی۔

کتاب تلبیس ابلیس کی عبارت

ابن جوزی نے سنی علماء کی عظمت کا جنازہ نکال دیا ہے

صار احدهم يحتج بآية لا يعرف معناها و بحديث لا يدري أصحيح ام لا و ربما اعتمد على قياس يعارضه حديث صحيح و لا يعلم ۔

ترجمہ : ابو احمد عبد الرحمن بن علی جوزی نے مذکورہ کتاب میں لکھا ہے کہ سنی فقہاء کی حالت یہ ہے کہ آیت قرآن سے دلیل لاتے ہیں اور اس کے معنی نہیں جانتے اور حدیث سے دلیل لاتے ہیں اور ان کو پتہ نہیں ہوتا کہ یہ حدیث ضعیف ہے یا صحیح ہے

ويجعل الجواب عن حديث قد احتج به خصمه ان هذا الحديث لا يعرف وهذا الكلمة خيانة على الاسلام

سنی فقہاء اسلام میں خیانت کرتے ہیں

ابن جوزی کہتا ہے کہ سنی فقہاء اپنے مخالف کی پیش کردہ حدیث صحیح کے جواب میں یہ بھی کہتے ہیں کہ اس حدیث کو علماء نہیں جانتے اور یہ چیز اسلام میں خیانت ہے۔

سنی فقہاء شیطان کے جال میں پھنس کر مقصرین بن گئے ہیں

ومن تلبيس ابليس على الفقهاء ان جل اعتمادهم على تحصيل علم الجدل آخر تک ۔ ابن جوزی کہتا ہے کہ ابلیس کا ایک جال سنی فقہاء کے پھسانے کے لئے یہ ہے کہ وہ تمام بھروسہ علم جدل اور مناظرہ پر کرتے ہیں اور ان کا مقصد لوگوں میں اپنی شان کو بڑھانا ہوتا ہے۔ ومعلوم ان القلوب لا تخشع بتكرار ازالة النجاسة وانما بالتغيير وهي محتاجة الى التذكار والمواعظ۔ اور یہ بات واضح ہے کہ ازالہ نجاست اور آب متغیر کی گردان کرنے سے دلوں میں خشوع پیدا نہیں ہوتا۔ نصیحت اور مواعظ کی طرف احتیاج ضروری ہے۔ فترى الفقيه المفتي يسأل عن آية او حديث لا يدري وهذا عين التقصير۔ اور سنی فقیہ سے جب کسی آیت اور حدیث کے بارے میں سوال کیا جائے تو وہ نہیں جانتا اور یہ چیز سنی فقہا کی کوتاہی اور تقصیر ہے

نوٹ: ابن جوزی نے سنی فقہاء کی مذمت کا حق ادا کر دیا ہے

سنی فقہاء اور علماء بدتمیز ہیں گالی گلوچ پر اتر آتے ہیں

وان رای خصمہ قد استطال علیہ بلفظ ظہرت حمیۃ الکبر فقابل ذالک بالسب۔

ابن جوزی فرماتے ہیں کہ اگر کسی سنی مولانا پر اس کا مد مقابل غالب آجائے تو اس سنی میں تکبیر کی علامت ظاہر ہوتی ہے اور گالیاں دیتا ہے۔

سنی فقہاء کا شیطانی نظریہ کہ فقہ ہی صرف علم شریعت ہے

ان ابلیس لبس علیہم بان الفقہ ھو وحدہ علم الشریعۃ لیس ثم غیرہ فان ذکر لھم محدث قالوا ذالک لا یفھم شیئا

ابن جوزی فرماتے ہیں کہ ابلیس سنی فقہاء پر یہ شبہ بھی ڈالتا ہے کہ علم فقہ ہی صرف علم شریعت ہے۔ اس کے علاوہ اور کوئی علم شریعت نہیں اور اگر سنی فقہاء سے کہا جائے کہ فلاں شخص علم حدیث کا عالم ہے تو کہتے ہیں کہ وہ تو کچھ سمجھتا ہی نہیں ہے (ابو جہل ہے)

سنی فقہاء کا کار شیطانی۔ بادشاہوں سے ملکر ان کی برائی پر خاموشی

ومن تلبیس ابلیس علی الفقہاء مخالطتھم الامراء والسلاطین مصداھنتھم وترک الانکار علیھم مع القدرۃ علیھم علی ذالک وربما رخصوا لھم ما لا رخصۃ فیہ لینالوا من دنیا ھم فیقع بذالک الفساد لثلثۃ الاول الامیر

ترجمہ: اور ابلیس کی ایک چال سنی فقہاء ... کو ... دل

سے میل جول رکھتے ہیں اور ان کے ساتھ منافقت کرتے ہیں اور بادشاہ جن کو برائی
سے روکنے کی قدرت کے باوجود وہ نہیں روکتے اور بعض دفعہ سنی فقہاء
بادشاہوں کو کچھ برائیوں کی اجازت عنایت کرتے ہیں تاکہ وہ سلاطین کی دنیا سے
کچھ حاصل کر سکیں اور اس کی وجہ سے تین شخص فاسد اور برباد ہو جاتے ہیں ایک
پہلا امیر بادشاہ ہے وہ کہتا ہے کہ اگر میں غلطی پر ہوتا تو یہ عالم اور
فقیہ مجھے منع کرتا ہے اور میں کیسے غلطی پر ہو سکتا ہوں جب کہ یہ عالم
میرے مال سے کھاتا ہے دوسرا عام آدمی - وہ یہ سمجھتا ہے کہ اگر یہ
بادشاہ غلط کار ہوتا تو فلاں فقیہ اس کے پاس نہ رہتا اور اس کے مال سے
نہ کھاتا اور تیسرا فقیہ وہ اپنے دین کو برباد کرتا ہے -

بعض سنی فقہاء غیبت کی برائی میں مبتلا ہیں

ومن العلماء وقد لبس ابلیس علیهم فیقطعون عن السلطان اقبالا
على التعبد والدین فیزین لهم غیبة من یدخل على السلطان

ترجمہ : بعض فقہاء اہل سنت پر ابلیس اور حملہ کرتا ہے کہ وہ
بادشاہوں سے دور رہتے ہیں اپنے دین کی حفاظت کی خاطر اور جو درباری
سنی ملاں ہوتے ہیں فقہاء ان کی مذمت کو اور غیبت کو حلال جانتے
ہیں لیکن ان میں دو برائیاں جمع ہو جاتی ہیں۔ غیبت اور مدح النفس
۲ کچھ فقہاء اہل سنت کو ابلیس یوں دھوکہ دیتا ہے کہ تو عالم ہے اور
مفتی اور فقیہ ہے اور علماء سے علم ہر برائی کو دور کرتا ہے -

نوٹ : ارباب انصاف ہمیں رسالہ کے اختصار کی مجبوری ہے اور
ابن جوزی نے فقہاء اہل سنت کی مذمت کا صحیح حق ادا کر دیا ہے -

امام اہل سنت محی الدین عربی فقہاء اہل سنت پر لعنت فرماتے ہیں کیونکہ وہ فقہاء درباری پیچھے بن کر غلط فتوے دیتے ہیں

فتوحات مکیہ کی عبارت ب ۳۶۰ ج ۲ — و لقد قال لی سلطاننا الملک صلاح الدین یوسف بن ایوب یا سیدی ما منہ الا یفتینا بہ فقیہ و خطہ یدہ بجواز ذالک فعلیہم لعنۃ اللہ آخر تک

ترجمہ: اختصار کی مجبوری کے باعث صرف ترجمہ پیش خدمت ہے محی الدین عربی سنی جیسی روایت کا خاتمہ ہے فقہاء اہل سنت کی مذمت کرتے یہ حکایت نقل کرتے ہیں کہ بادشاہ یوسف بن ایوب سے میری اسی موضوع پر بات چیت ہوئی تو اس نے کہا کہ یاسیدی میری حکومت میں جو برائی بھی آپ کو نظر آ رہی ہے اس کے حلال ہونے کا ہمیں فقیہ نے فتویٰ دیا ہے اور ان برائیوں کے جواز کا حکم اس نے اپنے ہاتھ سے لکھ کر دیا ہے اور ان فقہاء پر خدا کی لعنت اور پھر بادشاہ نے مجھے ایک فقیہ کا نام بتایا کہ اس لعنتی ملاں نے مجھے یہ فتویٰ دیا ہے کہ تجھ پر صرف ایک ماہ کے روزے فرض ہیں اور اس مہینہ کو معین کرنا تمہاری مرضی پر ہے

سنی فقہاء پر شیطان کا گمان سچ ہو گیا

انصاف فی بیان سبب الاختلاف ص ۷ — الفقہاء و قد دون لہم الشیطان حیلۃ لطیفۃ فصدق علیہم ابلیس ظنہ و اطاعہ کثیر منہم و اتبعوہ الا فریقا من المومنین

امام اہل سنت شاہ ولی اللہ دہلوی فرماتے ہیں کہ اہل سنت فقہاء اور علماء پر شیطان نے اپنا ایک لطیف حیلہ آزمایا اور کامیاب پایا اور ان فقہاء پر ابلیس کا گمان صحیح ہوگا اور زیادہ فقہاء نے شیطان کی پیروی کی ہے

شاہ ولی اللہ نے نفاق خفی اور حماقت جلی کا گلوبند فقہاء اہل سنت کے گلے میں ان کی بدباطنی کے باعث ڈال دیا ہے

عند بعید فی احکام الاجتهاد والتقلید۔ { تحیث ذلک سبب لمخالفة حدیث النبی الا النفاق خفی او حمق جلی وهذا هوالذی اشار الیه الشیخ عز الدین بن عبد السلام حیث قال آخرتک

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی مذکورہ کتاب میں فقہاء اہل سنت کی مذمت کرتے کرتے اس حد تک پہنچ گئے ہیں کہ یہ سنی فقہاء جو حدیث نبی کی مخالفت کرتے ہیں اس مخالفت کا سبب صرف ان فقہاء کا نفاق خفی اور ان کی حماقت اس منافقت اور حماقت اور بدباطنی کی خاطر اور ان کی اسی منافقت اور شیخ عز الدین عبد السلام نے ارشاد فرمایا ہے اور کہا کہ تعجب ہے کہ یہ فقہاء مقلدین اپنے امام کے اجتہاد کے غلط ہونے پر آگاہ ہوتے ہیں پھر بھی اسی غلط اجتہاد کی تقلید کرتے ہیں اور تاویلات کی بنا پر کھول کر قرآن اور احادیث رسول اللہ کی مخالفت کرتے ہیں۔

فقہ حنفیہ ہلیلہ

سنی فقہاء وظائف کے بند ہونے کے خطرات کے باعث ابوحنیفہ کی جھوٹی تقلید پر ڈٹے رہے اور یہ دین میں خیانت ہے

الانصاف فی بیان سبب الاختلاف } فقلت فما عندی ان الامتناع من ذالک الوظائف التی قدرت للفقهاء علی المذاهب الاربعة وان من خروج من ذالک واجتهاد لم ینله شی من ذالک وحرم ولایة القضاء وامتنع الناس من استفتائه ونسب للبدعة فتبسم ووافقنی علی ذالک۔

ترجمہ: امام اہل سنت شاہ ولی اللہ دہلوی فرماتے ہیں کہ محدث کبیرا بوذرعہ رازی نے اپنے استاد بلقینی سے اس موضوع پر بات چیت کی کہ اہل سنت میں بڑے بڑے قابل لوگ ہیں اور وہ اجتہاد کا دعویٰ نہیں کرتے بلقینی چپ ہو گیا اور کوئی جواب نہ دیا۔

پھر میں نے عرض کی جناب دعویٰ اجتہاد کرنے کا میرے نزدیک یہ سبب ہے کہ وہ وظائف جو مذاہب اربعہ کے فقہاء کے لئے مقرر ہوتے ہیں اگر کوئی سنی اب دعویٰ اجتہاد کرے گا تو اس کو ان وظائف سے حصہ نہ ملے گا اور کوئی عہدہ قضاوت بھی نہ ملے گا اور لوگ اس سے فتویٰ بھی نہ لیں گے اور اس کو بدعتی کہا جائے گا۔ میرا یہ نظریہ سن کر استاد ہنس پڑا اور میری موافقت کی۔

نوٹ: یہ عبارت اس بات کا ٹھوس ثبوت ہے کہ سنی فقہاء لالچی اور دنیا پرست ہیں اور وظیفوں کی خاطر حق کو چھپاتے ہیں۔

کتاب شرح اسماء ؟ وکون ذالک کرہ جماعۃ منھم التختم فی الیمین

الیمنی کی عبارت ۔ اما تختمت السود انص فی الیمین وھذا لیس بشیٔ

لانہ رد للسنۃ علامہ صدرالنسبین محمد الدین

عمر بن حسین ۔ فرماتے ہیں کہ اہل سنت فقہا ، نے انگوٹھی دائیں ہاتھ

میں پہننا مکروہ قرار دیا ہے کیونکہ دائیں ہاتھ میں انگوٹھی روافض پہنتے ہیں

یہ قرار دینا اہل سنت فقہاء کی کچھ نہیں اور برعکس ہے کیونکہ اس میں رد ہے سنت کا

نوٹ : اس مذکورہ عبارت میں بھی فقہا اہل سنت کی بددیانتی کا کھلا

ثبوت موجود ہے کیونکہ وہ صرف روافض کی مخالفت کی خاطر سنت نبی کریم

کو ٹھکراتے ہیں اور فرمان نبی کی نافرمانی کرتے ہیں۔

احیاء العلوم ؟ فلما انقضت الخلافۃ بعدھم الی اقوام تولوھا بغیر

کی عبارت ۔ استحقاق ولا استقلال بعلم الفتاوی والاحکام

اضطروا الی الاستعانۃ بالفقہاء ... وعرضوا۔ الی الفقہاء انفسھم علی

الولاۃ وطلبوا الولایا تہم والصلات منھم فمنھم من حرم ومنھم من

انجح والمنجح لم یخل من ذل الطلب ومھانۃ الابتذال

ترجمہ : اہل سنت والجماعت کا امام غزالی فرماتا ہے کہ پہلے تھے خلفاء

کے بعد جب خلافت ان لوگوں کو پہنچی جو خلافت کا حق نہ رکھتے تھے باوجود

خلیفہ بن بیٹھے اور احکام شریعت اور فتاوی سے بھی وہ پوری طرح واقف

نہ تھے تو وہ فقہاء کی امداد لینے کی طرف محتاج ہوئے اور فقہاء نے بھی

اپنے آپ کو ان غلط خلفاء کی خدمت میں پیش کیا اور ان سے عہدے اور

انعامات بھی طلب کئے کچھ تو محروم رہ گئے انعامات اور عہدوں سے اور

کچھ کامیاب ہو گئے اور جو کامیاب ہو گئے وہ ذلت طلب سے ذلیل ہوئے

شیخ الحدیث مولوی محمد علی بریلوی کو دعوت انصاف

اعلیٰ حضرت کو دیانت و انصاف کی رو سے ہم دعوت فکر دیتے ہیں کہ جس فقہ حنفیہ پر آپ کو ناز ہے اور جس کی آپ وکالت فرماتے ہیں اس فقہ کی مذمت کرنے کا خود علماء اہل سنت نے حق ادا کر دیا ہے اور اس فقہ کی بنا رکھنے والے اور اس کو ترقی دینے والے فقہاء کو علماء سنت نے لالچی دنیا پرست مکار، خیانت کار فریب کار، بدعمل پہلے نمبر کے جھوٹے، اور درباری ٹچے قرار دیا ہے۔

کہاوت مشہور ہے کہ کتنی نہاوتا کی اور نچوڑتا کی۔

فقہ حنفیہ کے پلے رکھا ہی کیا ہے جس فقہ کو خود علماء اہل سنت نہیں مانتے اور جس کو وہ جھوٹ کا پلندہ سمجھتے ہیں وہ جھوٹی فقہ اس قابل نہیں ہے کہ تم اس کی سچائی شیعان حیدر کرار کے سامنے ثابت کر سکو اور یہ عذر کہ جن لوگوں نے فقہ حنفیہ کی مذمت کی ہے وہ اہل حدیث ہیں اور یا وہ مالکی وشافعی اور یا حنبلی ہیں۔ اس عذر کی ایک ٹکہ بھی قیمت نہیں ہے کیونکہ مذکورہ مذاہب کے لوگ بھی اپنے آپ کو اہل سنت ظاہر کرتے ہیں اور جب تم اہل سنت خود جوتوں میں دال بانٹتے ہو۔ تو تمہیں شیعان حیدر کرار کے خلاف عوعو کرنے سے شرم کرنی چاہیئے۔

خلاصہ۔ بقول علماء اہل سنت فقہ حنفیہ کے بانی فقہاء بے ایمان تھے اور ہم شیعان علیؑ ایسے بے ایمان لوگوں کی بنائی ہوئی فقہ سے بیزاری اختیار کرتے ہیں اور جو احناف ناک چڑھا کر اور یا باچھیں کھول کر کے اور گز بھر کی زبان نکال کر کہتے ہیں ہم احناف ہیں۔ ہمارے پیش کردہ حوالہ جات ان کے لئے باعث عبرت ہیں

سنی فقہاء کی بدیانتی کی انتہاء خلیفہ ہارون رشید کے لئے امام اعظم کے شاگرد ابو یوسف نے اس کی ماں کو حلال کر دیا

ثبوت ملاحظہ ہو اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ الخلفاء ص ۲۹۱ ذکر رشید

اخرج السلفی فی الطیوریات بسند ہ عن ابن مبارک قال لما افضت الخلافۃ الی الرشید وقعت فی نفسہ جاریۃ من جواری المھدی فراودھا عن نفسھا فقالت لا اصلح لک ان اباک قد طاف بی فشغف بھا فارسل الی ابی یوسف فسألہ أعند فی ھذا شئ۔ فقال یا امیر المومنین او کلما ادعت أمۃ شیأ ینبغی أن تصدق لا تصدق ھا فانھا لیست بمأمونۃ قال ابن مبارک فلم ادر ممن اعجب۔

ترجمہ:

حافظ سلفی نے طیوریات میں ابن مبارک سے نقل کیا ہے کہ جب خلافت اسلامی کی باگ ڈور عباسی خلیفہ ہارون کے ہاتھ میں آئی تو اس کے باپ مہدی کی ایک کنیز کی محبت خلیفہ ہارون کے دل میں بیٹھ گئی اور خلیفہ نے اس کنیز کو اپنے ساتھ ہمبستری کی دعوت دی۔ کنیز نے کہا کہ خلیفہ جی۔ آپ مجھے لئے حلال نہیں۔ کیونکہ تیرا باپ مہدی میرے ساتھ ہمبستری کر چکا ہے۔ خلیفہ نے قاضی ابو یوسف شاگرد امام اعظم کو پیغام بھیج کر بلوایا اور پوچھا کہ میرے لئے اس کنیز کو حلال کرنے کے لئے تیرے پاس کوئی شئے ہے امام اعظم کے حلالی بیٹے نے کہا کہ

کہ اے امیر المومنین جو بات بھی یہ کنیز کہہ گئی آپ اس کی تصدیق کریں لگے تم اس کی رپورٹ کی تصدیق ہی نہ کرو یہ دیانت داری نہیں ہے۔

فقہ امام اعظم کے اس فتویٰ کے خلاف عبداللہ بن مبارک کا احتجاج

تاریخ الخلفا صفحہ ۲۹۱ ذکر رشید میں اس خبر کے بعد یہ لکھا ہے

دنیا قال ابن مبارک فلم ادر ممن اعجب من هذا الذی قد وضع یده فی دماء

دربار المسلمین واموالهم یتحرج من حرمة ابیه - او من هذه الفقیه

درس وقاضیها قال اهتک حرمة ابیک واقض شهوتک وصیره

فی رقبتی -

ترجمہ: عبداللہ بن مبارک کہتا ہے کہ میں کس چیز پر زیادہ تعجب کروں آیا اس خلیفہ پر جس نے مسلمانوں کے خون میں ہاتھ رنگین کیا ہے اور باپ کی عزت و ناموس کا لحاظ نہیں کیا یا اس کنیز پر زیادہ تعجب کروں کہ جس پر امیر المومنین عاشق ہو گیا ہے اور وہ شریعت کی خاطر اس سے دوری اختیار کرتی ہے اور یا اس فقیہ پر اور قاضی پر کہ جو بادشاہ سے کہتا ہے تو اپنے باپ کی عزت کو پچھاڑ دے اور اپنی شہوت کی آگ کو بجھا لے اور اس کا گناہ میری گردن میں ڈال دے۔

نوٹ: ارباب انصاف کتاب تاریخ الخلفاء موجود ہے کتاب بھی اہل سنت کی ہے اور مصنف جلال الدین سیوطی بھی سنی عالم ہے فقہ امام اعظم جس میں ماں کو بیٹے کے لئے حلال کرنے کی گنجائش ہے ایسی فقہ پر حافظ محمد علی جتنا بھی ڈانس کرے اس کو زیبا ہے۔

فقہ ابو حنیفہ کی برکت سے کتنی حرام شرمگاہیں حلال ہوئی ہیں

اہل سنت کی معتبر کتاب المعارف صفحہ ۲۱۷ لابن قتیبہ
ذکروا اصحاب الرائی ۔ فکم من فرج محصنۃ عفیفۃ
احل حرامہ بابی حنیفہ ۔

ترجمہ: اور کتنی شرمگاہیں نیک اور پاک دامن عورتوں کی جو لوگوں پر حرام تھیں اور وہ امام اعظم کی فقہ کی برکت سے حلال کی گئی ۔

جناب حافظ محمد علی صاحب اپنی اور فقہاء کی صفائی پیش کریں

ارباب انصاف بندہ نے دیانت اور انصاف سے حنفی مذہب کی کتابوں کا مطالعہ کیا ہے اور اس کہاوت کی روشنی میں کہ اونٹ کی کوئی بھی سیدھی نہیں ہے میں نے فقہ حنفیہ اور ان کے فقہاء کی کوئی کل بھی سیدھی نہیں پائی۔ خود سنی علماء امام اعظم اور اس کی فقہ کی مذمت کرتے کرتے تھکتے نہیں ہیں اب میں مولوی محمد علی سے یہ سوال کرنے کا حق رکھتا ہوں کہ مولانا صاحب آپ کی کتابیں گواہ ہیں کہ آپ کی فقہ کی کتابیں اونٹ کا ٹھپہ ہیں اور آپ کی کتابیں فقہاء بد دیانت ہیں اور جس طرح اونٹ کے منہ سے لاشے کی بو آوے آپ کے دہن مبارک سے صرف شیعوں کی دشمنی کی بو آتی ہے جن سنی علماء نے تمہاری فقہ اور تمہارے فقہاء کی مرمت کی ہے ان کو تم نے چوم کر کیوں رکھا ہوا ہے کیا شیعوں نے آپ کی کوئی اماں جندی توڑی ہے شیعوں سے کوئی آپ کو خاص رنجش ہے

ع سچ بولنا محال ہے مجبوریوں کے عہد میں

مذمت کتب فقہیہ اہل سنت علماء اہل سنت کی زبانی

۱- اہل سنت کی معتبر کتاب حقیقۃ الفقہ ص ۱۰۹ مولف محمد یوسف جے پوری

۲- اہل سنت کی معتبر کتاب رسالہ عمل بالحدیث ص ۵ م ولایت علی

۳- اہل سنت کی معتبر کتاب دراسات اللبیب ص ۱۵۶ ط لاہور م ملا معین

۴- اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ کبیر مقدمہ جامع صغیر ص ۱۴ م عبدالحی

۵- اہل سنت کی معتبر کتاب اجوبہ فاضلہ ص عبدالحی لکھنوی۔

۶- اہل سنت کی معتبر کتاب ترجمہ انباہ الغمر ص ۱۵ شاہ ولی اللہ

۷- اہل سنت کی معتبر کتاب مقدمہ عمدۃ الرعایہ ص ۱۳/۱۴

۸- اہل سنت کی معتبر کتاب تنبیہ الوسنان ص ۵ م اشرف بن حبیب

۹- اہل سنت کی معتبر کتاب تنفید الہدایہ ص ۹ ص ۲۹ ص ۲۶۵

حقیقۃ الفقہ کی عبارت } علم دین موقوف ہے اسناد پر خاص کر جب کہ اس علم کی تدوین بانی دین کے بعد ہوئی ہے مثلاً حدیث کی اس کی تدوین رسول مقبول کے بعد ہوئی ہے تو التزام اسناد کا لازمی ہوا اور جرح و تعدیل کی ضرورت محسوس ہوئی علم رجال بنایا گیا۔ اور اس قدر اہتمام کے باوجود احادیث نبوی لوگوں کی ہیرا پھیری سے محفوظ نہ رہ سکی ہے۔ مقام غور ہے جس علم فقہ کی تدوین اس کے بانی کے بعد ہوئی ہے اور اس میں اسناد کا التزام بھی نہ کیا گیا تو اس میں مخالفین کو کس قدر تصرف کا موقع ملا ہوگا

آپ صاف لفظوں میں سنیے کہ موجود کتب فقہ یعنی ہدایہ شرح وقایہ قدوری منیہ در مختار وغیرہ وغیرہ۔

جو کہ صدیاں بعد امام اعظم کے مدون ہوئی ہیں اور ان میں اسناد کا التزام
بھی نہیں کیا گیا تو عقلاً ممکن ہے کہ تصرف سے بچی ہوں اور کوئی تغیر نہ ہوا
ہو ایسا ہرگز نہیں۔

نوٹ: ارباب انصاف مذکورہ عبارت میں سنی عالم نے کتب فقہیہ
اہل سنت کی مذمت کا حق ادا کر دیا ہے اور ڈنکے کی چوٹ پر اعلان کیا ہے کہ
ان کتب پر اعتماد نہ کرنا ان میں جھوٹ ملا ہوا ہے اور اس عالم نے جھوٹی
کتاب کے نام سے کر ان کی نشان دہی فرمائی ہے بس کوئی غیرت مند
مسلمان ان کتابوں پر عمل نہ کرے۔

رسالہ عمل بالحدیث } بود اقحفان کتب پوشیدہ نسبت کہ از امام اعظم
کتابے منقول نیست کہ براں بنائے مذہب شا
نمودہ الی آخر تک۔

ترجمہ: از حقیقۃ الفقہ سے ملاحظہ ہو: کتابیں پڑھنے والے
لوگوں کو معلوم ہے کہ امام اعظم سے کوئی کتاب منقول نہیں ہے جس پر ان
کے مذہب کی بنا ہو لیکن چند اقوال کتب مشہورہ مثل کنز و ھدایہ و عالمگیری
و قاضی خان وغیرہ میں مسائل جو شمار سے باہر ہیں وہ تمام امام اعظم سے
منقول نہیں ہیں بلکہ چند مسائل امام صاحب سے منسوب ہیں اور بے اعتبار
مسائل متاخرین صاحب ھدایہ و فتاوی وغیرہ سے منسوب ہیں کہ محض اپنی
عقل سے یہ لوگ ان مسائل میں یجوز و لا یجوز یعنی جائز اور ناجائز ہے لکھ دیتے ہیں

دراسات اللبیب کی عبارت ملاحظہ } ولیس کل ما نسب الیہم من القیاسات البحیۃ
التی تشبہ التشریع الجدید وخیل فی کتب
مذھبہم نصوص ثابت النسبۃ الیہم بل اکثر ذالک او کلہا ادرکیۃ

من غضب عليهم اللوائی من اتباعهم

ترجمہ: وہ دور کے قیاسات جو کسی شریعت کے مشابہ اور رد ہیں اور امام اعظم وغیرہ کی طرف منسوب ہیں ان کی نسبت نعمان کی طرف ثابت نہیں ہے اسی طرح جو ان کے مذہب کی کتابوں میں منقول ہے ان کی نسبت بھی نعمان کی طرف صحیح طریقے سے ثابت نہیں ہے بلکہ زیادہ یا تمام مسائل ان لوگوں نے بنائے ہیں جو نعمان کے پیروکار تھے اور ان پر قیاس خام

نوٹ: مذکورہ عبارت اس بات کا ٹھوس ثبوت ہے کہ فقہ حنفیہ کی کتابوں میں جھوٹ زیادہ ہے مسئلے ان کے علماء خود بناتے ہیں اور نام نعمان کا

نافع کبیر کی [فکم من کتاب معتمد اعتمد علیہ اجلۃ الفقہاء
عبارت [من الاحادیث الموضوعۃ ولا سیما الفتاوی فقد
لنا بتوسیع النظر ان اصحابہم وان کانوا من الکاملین لکنہم فی نقل
الاخبار من المتساہلین۔

ترجمہ: اور کتنی کتابیں ہیں کہ جن پر احناف کے فقہاء نے اعتماد کیا ہے اور وہ جھوٹی حدیثوں سے بھری ہیں خصوصاً ان کے فتاوی کی کتابیں تو جھوٹ سے بھری ہیں وسعت نظر کے باعث ہم پر یہ ظاہر ہوا کہ ان کے فقہاء اگر (برائے نام) کاملین ہیں اور حدیث نقل کرنے میں تیجے ورجے کے غفلت کرنے والے اور جھوٹے ہیں۔

نوٹ: مذکورہ عبارت بھی اس امر کا ٹھوس ثبوت ہے کہ احناف کی کتابیں اور ان کے فقہاء قابل اعتبار نہیں ہیں اور ان کا رد یا جرح کرنا ضروری ہے۔

التوبیۃ والصفحۃ [الاخری ای صاحب الہدایۃ من اجلۃ الحنفیۃ
کی عبارت [والرافعی شارح الوجیز من ثقات الشافعی

مع کونھما احسن بیشا اذ لیسھما باع تام فلا قد ذکر فی تصانیفھما ما لم
یوجد لغیرھم عند خبیر بالحدیث

ترجمہ: عبدالحی فرماتے ہیں کہ حنفیوں کی کتابوں پر اعتبار نہیں ہے تم
صاحب ہدایہ احناف کے پوپ پال کو نہیں دیکھتے اور رافعی شارح
وجیز کو نہیں دیکھتے کہ حدیثوں کی طرف ان کی عظمت اور شان کی وجہ سے اشارے
کئے جاتے ہیں اور ان دونوں نے اپنی کتابوں میں ایسی حدیثیں لکھی ہیں جن کا
کتب حدیث میں عالم حدیث کے نزدیک نام نشان بھی نہیں ہے۔

نوٹ: مذکورہ عبارت بھی اس بات کا ٹھوس ثبوت ہے کہ حنفی سنیوں
کی کتابیں اگرچہ ان کے بلند پایہ علماء نے لکھی ہوں قابل اعتبار نہیں ہے

حنفی سنیوں کی کتابیں ہدایہ سمیت بدعات ہیں قابل اعتبار نہیں

حجۃ البالغہ کی عبارت } قال ابو طالب المکی فی قوت القلوب ان الکتب والمجموعات محدثۃ

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی فرماتے ہیں کہ بقول ابو طالب مکی کہ احناف کی فقہ کی کتابیں اور فتاوی کی یہ پوتھیاں بدعات ہیں۔

عمدۃ الرعایہ کی عبارت } مقدمہ عمدۃ الرعایہ میں ہے ثم لا عبرۃ بنقل صاحب النہایہ ولا لبقیۃ شراح الہدایہ فانہم لیسوا من المحدثین ولا اسندوا الحدیث الی احد من المحدثین

صاحب نہایہ اور دیگر شارحین ہدایہ نے جو احادیث نقل کی ہیں وہ قابل اعتبار نہیں ہیں۔ کیونکہ یہ فقہاء احناف محدثین نہیں ہیں نہ ہی انہوں نے احادیث کا اسناد محدث کی طرف دیا ہے۔

حنفیوں کے پوپ صاحب ہدایہ کی سنی علماء نے خوب مذمت کی ہے

والکثر متاخری فقہا منا الحنفیہ من علماء ماوراء النهر والعراق والخرسان لم یسندوا احادیثہم التی یذکرونہا فی کتب الحنفیۃ الی اصل من اصول الحدیث حتی صاحب الهدایۃ التی علیہ مدار دوری الحنفیۃ ثم تیسر لہ عند تخریج احادیث الهدایۃ فی اکثر المواضع الظفر بلفظ الحدیث منقول از تنبیہ الوسنان م

والشرف حنفی متاخرین فقہاء حنفیہ جو کہ علماء ماوراء النہر اور عراق اور خراسان سے ہیں انھوں نے کتب حنفیہ میں جن احادیث کا ذکر کیا ہے ان کا کتاب احادیث کی طرف اسناد نہیں کیا حتی کہ صاحب ہدایہ کہ جس پر احناف کی چکی کی گردش کا دار و مدار ہے اس کی کتب ہدایہ کی احادیث کی تخریج کے وقت الفاظ احادیث کو تلاش کرنے میں کامیابی نہیں ہوئی۔

احناف کی مایہ ناز کتاب ہدایہ کی شرح کی مذمت

مقدمہ عمدۃ الرعایا کی عبارت [ثم لا عبرۃ بنقل صاحب النهایۃ وبقیۃ شراح الهدایۃ فانہم لیسوا من المحدثین ولا اسندوا الحدیث الی احد من المخرجین۔

ترجمہ: صاحب نہایہ شرح ہدایہ اور دوسرے شارحین ہدایہ نے جو کچھ نقل کیا ہے اس پر اعتبار نہ کرنا کیونکہ وہ محدثین نہ تھے اور نہ

اور نہ ہی انہوں نے حدیث کی نسبت کسی ماہر حدیث کی طرف دی ہے

نوٹ :- یہ مذمت، تشریحات ہدایہ کی ملاں علی قاری حنفی کی زبانی، مولانا عبدالحی لکھنوی نے نقل کی ہے

حنفیوں کی ہدایہ شریف کی مزید مذمت ملاحظہ ہو

تنقید الہدایہ ص ۹ یہ حدیث من کان یؤمن باللہ والیوم الآخر فلا یسقی ماءہ زرع غیرہ ... کی عبارت

کہ جو شخص اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہے وہ اپنے پانی کو دوسروں کے رحم میں نہ چھوڑے۔ یہ حدیث کی کسی کتاب میں موجود نہیں۔

نوٹ : مولانا محمد یوسف سنی نے کتاب ہدایہ کی مذمت کا اپنی کتاب حقیقتہ الفقہ میں حق ادا کر دیا ہے اور ہم شیعہ اس بات پر بہت خوش ہیں کہ قوم معاویہ کے علماء خوب جوتوں میں دال بانٹ رہے ہیں۔

قدوری، ہدایہ، منیتہ المصلی، کنز الدقائق، شرح وقایہ درمختار، فتاوی، عالمگیری مالابدمنہ اور بہشتی زیور کی سنی علماء کی زبانی مذمت

حقیقتہ الفقہ ص ۱۱ شریعت اور دین کا دارو مدار قرآن حدیث کی عبارت پر ہے لیکن اس تقلید نے دونوں کو بیکار کر دیا ہے

اب اگر شریعت ڈھونڈیں تو کہاں جواب ملتا ہے قدوری، ہدایہ، منیتہ المصلی کنز الدقائق، شرح وقایہ، درمختار، فتاوی، عالمگیری، مالابدمنہ بہشتی زیور

وغیرہ یہ اس لئے کہ امام ابوحنیفہ کے مذہب کا دارومدار انھیں کتب پر ہے جب ان کی اوراق گردانی کی جاتی ہے تو کیا ملتا ہے

قال ابوحنیفہ: کہ ابوحنیفہ نے کہا اس سے خیال ہوتا ہے کہ امام ابوحنیفہ کا قول بیان کیا جاتا ہے جب ان کے مؤلفین اور تالیف کی طرف نظر کی جاتی ہے تو نقشہ مندرجہ ذیل نظر آتا ہے:

نام کتاب	نام مؤلفین	سنہ وفات یا سنہ تالیف	کس صدی میں تالیف ہوئی	کس حوالہ سے لکھا
قدوری	احمد بن محمد بن [illegible]	۴۲۸ھ	پانچویں صدی	تراجم حنفیہ ص ۲۵
ہدایہ	برہان الدین مرغینانی	۵۹۳ھ	چھٹی صدی	کشف الظنون ج ۲ ص [illegible]
منیۃ المصلی	سدید الدین کاشغری		تقریباً ساتویں صدی	
کنز الدقائق	ابوالبرکات نسفی	۷۱۰ھ	آٹھویں صدی	ص ۲۲ ج ۲
شرح وقایہ	محمد علاء الدین	۱۰۷۱ھ	گیارھویں صدی	درمختار ص [illegible] ج ۲
فتاویٰ عالمگیری	باہتمام ملا نظام بحکم اورنگ زیب	۱۰۱۸ھ	تقریباً بارھویں صدی	مرآۃ الانساب
مالابد منہ	قاضی ثناء اللہ پانی پتی	۱۲۲۵ھ	تیرھویں صدی	الروض الممجود
بہشتی زیور	اشرف علی تھانوی		چودھویں صدی	

جب اسناد کی طرف نظر پڑتی ہے تو ان کتابوں میں سے کسی کی بھی سند باقاعدہ صاحب کتاب سے امام ابوحنیفہ تک نہیں پہنچتی رفع الشبہات کے لئے فتوے طلب کئے گئے تو جوابات شافی نہیں ہے نوٹ اس عبارت سے فقہ حنفیہ کی دھجیاں اڑ گئی ہیں۔

مذمت تقلید امام اعظم سنی علماء کی زبانی

۱- اہل سنت کی معتبر کتاب حجۃ البالغہ صفحہ ۱۵۶
۲- اہل سنت کی معتبر کتاب اعلام الموقعین صفحہ ۲۲۲
۳- اہل سنت کی معتبر کتاب حقیقۃ الفقہ صفحہ ۳۲ از محمد یوسف
۴- اہل سنت کی معتبر کتاب میزان الکبریٰ صفحہ ۶۵/۱ شعرانی
۵- اہل سنت کی معتبر کتاب فتاویٰ ابن تیمیہ صفحہ ۲۰۶
۶- اہل سنت کی معتبر کتاب عقد الجید صفحہ ۴۲
۷- اہل سنت کی معتبر کتاب الرد علی من اخلد الی الارض صفحہ
۸- اہل سنت کی معتبر کتاب مقدمہ ہدایہ صفحہ ۴۳/۱
۹- اہل سنت کی معتبر کتاب تحفۃ الاخیار فی بیان سنۃ سید الابرار صفحہ
۱۰- اہل سنت کی معتبر کتاب فتوحات مکیہ صفحہ ۹۲
۱۱- اہل سنت کی معتبر کتاب فتح القدیر شرح ہدایہ صفحہ ۳۳۶/۳
۱۲- اہل سنت کی معتبر کتاب شرح عین العلم صفحہ ۳۳۶
۱۳- اہل سنت کی معتبر کتاب القول السدید صفحہ ۲
۱۴- اہل سنت کی معتبر کتاب مبسوط سرخسی صفحہ
۱۵- اہل سنت کی معتبر کتاب تنویر العینین صفحہ ۳۹
۱۶- اہل سنت کی معتبر کتاب ردالمحتار شرح درمختار صفحہ ۵۲
۱۷- اہل سنت کی معتبر کتاب طوالع الانوار حاشیہ درمختار صفحہ
۱۸- اہل سنت کی معتبر کتاب شرح مسلم الثبوت صفحہ ۶۲۴
۱۹- اہل سنت کی معتبر کتاب رسالہ شیخ کردی

۲۰۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر احمدی ملاں جیون صہ

۲۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب التحریر معہ شرح التقریر والتحبیر صہ

۲۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب ابطال التعلیہ صہ ابن حزم

۲۳۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تقریر الاصول صہ ملاں اکمل

۲۴۔ اہل سنت کی معتبر کتاب سفر السعادت صہ الفیروز آبادی

۲۵۔ اہل سنت کی معتبر کتاب دراسات اللبیب صہ ۹۶

۲۶۔ اہل سنت کی معتبر کتاب صراط مستقیم صہ ۹۹

۲۷۔ اہل سنت معتبر کتاب مشارق الانوار صہ شعرانی

۲۸۔ اہل سنت کی معتبر کتاب فتوح الغیب صہ ۱۹۷

۲۹۔ اہل سنت کی معتبر کتاب مواہب بحر ۔ لدنیہ صہ

۳۰۔ اہل سنت کی معتبر کتاب مختصر الحصول صہ حبیب اللہ قندھاری

۳۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب شرح تحریر صہ عبد العلی بحر العلوم

۳۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب رسالہ عمل بالحدیث قاضی ثناء اللہ

۳۳۔ اہل سنت کی معتبر کتاب فوز الکبیر صہ شاہ ولی اللہ

۳۴۔ اہل سنت کی معتبر کتاب مفاتیح الاسرار التراویح

۳۵۔ اہل سنت کی معتبر کتاب مجالس الابرار صہ ؟

۳۶۔ اہل سنت کی معتبر کتاب مسلم الثبوت صہ فاضل بہاری

۳۷۔ اہل سنت کی معتبر کتاب مکتوبات امام ربانی صہ ج۲

۳۸۔ اہل سنت کی معتبر کتاب ناظورۃ الحق صہ ۳۶ علامہ مرجانی

۳۹۔ اہل سنت کی معتبر کتاب الغزالی صہ ۱۹۹

۴۰۔ اہل سنت کی معتبر کتاب مستصفی صہ ۳۰۱

۴۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب الطواف الذہب صہ ۴۰ علامہ زمخشری

۴۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب معیار الحق صفحہ ۲۵۲

۴۳۔ اہل سنت کی معتبر کتاب بوستان صفحہ ۱۱ شیخ سعدی

۴۴۔ اہل سنت کی معتبر کتاب مثنوی دوم صفحہ ۱۱

نوٹ: ان ۴۴ حوالہ جات میں ہم نے اپنا وقت بچانے کی خاطر کتاب حقیقۃ الفقہ مؤلفہ حافظ محمد یوسف جے پوری پر بھروسہ کیا ہے یہ عالم سنی اہل حدیث ہے اور اس نے ۱۰۸ کتابوں کے حوالہ جات دیے کہ امام اعظم اور ان کی فقہ کا بیڑا غرق کیا ہے کتاب حقیقۃ الفقہ حزب الاحناف کے خلاف نہایت اچھی کتاب ہے مناظرین کو اس کتاب کے مطالعہ کی تاکید کی جاتی ہے

بقول شاہ ولی اللہ امام اعظم وغیرہ کی تقلید ایک بدعت ہے

اعلام الموقعین کی عبارت { انما حدثت ہذہ البدعۃ فی القرآن الرابع — تقلید والی بدعت چوتھی صدی میں شروع ہوئی۔

حقیقۃ الفقہ کی عبارت { التقلید وھو فی نفسہ بدعۃ محدثۃ لانا نعلم بالقطع ان الصحابۃ لم یکن فی زمانہم مذھب

ترجمہ: امام اعظم النعمان وغیرہ کی تقلید کرنا ایک بدعت ہے کیونکہ ہم یقینی طور پر جانتے ہیں کہ صحابہ کے زمانہ میں کوئی خاص مذہب نہ تھا کہ جس کا درس دیا جاتا ہو یا اس کی تقلید کی جاتی ہو۔

میزان شعرانی کی عبارت { کان ابن مسعود یقول لا یقلدن رجل رجلا فی دینہ کہ ابن مسعود صحابی فرماتا ہے کہ دین کے معاملہ میں کوئی مرد کسی مرد کی تقلید نہ کرے

نوٹ: ثابت ہو گیا کہ امام اعظم کی تقلید کرنا بدعت ہے۔

بچارے چاروں اماموں سنیوں کے اپنی تقلید سے منع کرتے رہ گئے

فتاوی ابن تیمیہ ج ۲ ص ۲۰ } قد ثبت عن الفقہاء الاربعۃ انہم نہوا الناس عن تقلیدہم۔

اہل سنت کی چاروں فقہ کے امام لوگوں کو اپنی تقلید سے منع کرتے تھے اور یہ منع ثابت ہے۔

نوٹ: ابن تیمیہ بھی ایک امام ہے اہل سنت کا اگر مذکورہ دعوی میں یہ لعنتی سچا ہے تو امام اعظم وغیرہ کی تقلید باطل ہے اور عقد الجید میں شاہ ولی اللہ نے بھی یہ دعوی نارد تا جو واصل جہنم ہوا ہے۔

جلال الدین سیوطی کی گواہی کہ امام اعظم نے بھی اپنی تقلید سے منع کیا ہے

کتاب الرد علی من اخلد الی الارض کی } ہل اباح مالک وابو حنیفۃ والشافعی قط لاحد تقلیدہم حاشا اللہ۔ بل انہم قد نہوا عن ذالک۔ مالک اور شافعی اور امام اعظم نے ہرگز کسی کو اپنی تقلید کی اجازت نہیں دی بلکہ وہ بچارے تو منع کرتے رہے۔

نوٹ: اگر امام اہل سنت، سیوطی جھوٹ نہیں کہہ رہا بلکہ سچ بول رہا ہے تو امام اعظم صاحب کی تقلید والا کھنڈ باطل ہو گیا۔

بقول ہدایہ امام اعظم نے اپنی تقلید سے منع کیا ہے

مقدمہ ہدایہ ص ۹۳ کی عبارت } قال نعمان لا یحل لاحد ان یاخذ بقولی ونہی عن التقلید۔ نعمان صاحب نے فرمایا کہ کسی سنی کے لئے میرا فتوی کا لینا حلال نہیں ہے اور نعمان نے تقلید سے منع کیا ہے

امام اعظم نے اپنی اور امام مالک دونوں کی تقلید سے منع کیا ہے

تحفۃ الاخیار فی سنۃ سید الابرار | صحے قال امام ابو حنیفہ لا تقلدنی و لا تقلدن مالکا و لا غیرہ۔

نعمان بن ثابت کہتا ہے کہ میری اور نہ ہی مالک کی اور نہ ہی کسی اور کی تقلید کرو۔

حافظ محمد علی کو دعوت فکر کہ آپ بھی عجیب نادان ہیں

حافظ حاجی شیعوں کو چھیڑ کر آپ نے پنگا تو لے لیا ہے مگر یہ تو فرمائیے کہ نعمان صاحب نے فتویٰ دیا ہے کہ میری تقلید جائز نہیں ہے اس فتویٰ امام اعظم کو اگر آپ نہیں مانتے تو پھر آپ امام اعظم کے مقلد نہیں ہیں اور اگر مانتے ہیں تو امام اعظم کی تقلید آپ کے لئے جائز نہیں ہے کیونکہ اس تقلید کو تمہارے امام نے صیغہ نہی سے حرام قرار دیا ہے

اہل سنت کا ایک اور ولی محی الدین عربی حرمت تقلید کا رونا رو رہا ہے

فتوحات مکیہ کی عبارت | وصیۃ التری اوصیک بہ تحرم علیک و یحرم علیک تقلید غیرک

اگر تو عالم ہے تو میری یہ وصیت ہے تجھ کو کہ جب خدا نے تجھے علم دیا تو پھر تقلید تم پر حرام ہے خواہ وہ غیر نعمان بن ثابت ہو یا کوئی غیر ہو۔

نوٹ: جناب معاصر حافظ محمد علی صاحب آنکھیں کھول کر حوالہ جات پڑھیں، شیعوں کے خلاف کتاب لکھ کر آپ نے پنگا تو لے لیا ہے مگر تمہارے مذہب میں جو گند بھرا ہے اب اس کی صفائی دینا تمہارا فرض بنتا ہے

ملاں علی قاری حنفی کا اعلان کہ امام اعظم وغیرہ کی تقلید سے خدا راضی نہیں ہے

ومن المعلوم ان اللہ ما کلف احداً ان یکون حنفیا او مالکیا او شافعیا او حنبلیا۔

ترجمہ: یہ معلوم ہے کہ اللہ پاک نے کسی کو حنفی ہونے کا مکلف نہیں کیا یعنی اللہ پاک کسی کے حنفی وغیرہ ہونے پر راضی نہیں ہے۔

نقشبندی علماء ہمیشہ تقلید کے مخالف رہے ہیں

وطریقۃ الاکابر النقشبندیہ خصوصا اتباع السنۃ النبویہ وعدم التقلید بمذہب معین۔

مشائخ نقشبندیہ کا طریقہ یہ رہا ہے کہ وہ سنۃ نبویہ پر عمل کرتے تھے کسی سنی امام اعظم وغیرہ کی تقلید نہیں کرتے تھے منقول از رسالہ شیخ کردی۔

ابن حزم سنی کا اعلان کہ تقلید اگر کرنی ہے تو امام اعظم اور شافعی وغیرہ کو چھوڑ کر حضرت ابوبکر اور عمر کی جائے

ابطال التقلید فما الذی خص ابا حنیفہ ومالکا بان یقلد دون ابی بکر وعمر

ترجمہ: کس چیز نے ابوحنیفہ اور مالک کو تقلید کے لئے خاص کیا ہے اور ابوبکر وعمر کو یہ تحفہ نہیں ملا۔

بقول شاہ ولی اللہؒ سنی مقلدین یہودیوں کا نمونہ ہیں

فوز الکبیر کی عبارت } ترجمہ: اگر یہودیوں کا نمونہ تو دیکھنا چاہیے تو برے علماء ان کو دیکھ جو طالب دنیا اور اگلوں کے مقلد ہیں

بقول قاضی ثناء اللہؒ امام اعظمؒ کا پیروکار جاہل اور گمراہ ہے

رسالہ عمل بالحدیث کی عبارت } فمن تعصب بواحد معین دون الائمۃ الآخرین فھو ضال جاھل

ترجمہ: جو شخص صرف امام اعظم کی خاطر تعصب کرتا ہے وہ جاہل و گمراہ ہے

بقول ملا معینؒ امام اعظم کے پیروکار کافر اور واجب القتل ہیں

دراسات اللبیب کی عبارت } من تعصب لواحد معین فھو ضال جاھل بل قد یکون کافراً یستتاب فان تاب والا قتل فانہ جعلہ بمنزلۃ النبی وذلک کفر

جو حنفی صرف امام اعظم کے لئے تعصب کرتا ہے وہ جاہل اور گمراہ ہے بلکہ وہ کبھی کافر بھی ہو جاتا ہے اور اس کو توبہ کروائی جائے اگر توبہ سے انکار کرے تو اس کو قتل کر دیا جائے کیونکہ اس نے وجوب اتباع میں امام اعظم کو مثل نبی بنا لیا ہے اور یہ کفر ہے۔

امام اعظم کی تقلید تمام برائیوں کی ماں ہے

الطوارق الذہب کی عبارت ثم ان کان للضلال ام فالتقلید امہ

اگر گمراہی کے لئے کوئی ماں ہے تو تقلید ہی اس کی ماں ہے۔

امام اعظم کی تقلید گمراہی اور ہلاکت ہے

معیار الحق کی عبارت { فاهرب عن التقليد فهو ضلالة ان المقلدين سبيل الهالك۔

ترجمہ: تقلید سے دور بھاگ وہ گمراہی ہے اور مقلد ہلاکت کی راہ میں ہے

شیخ سعدی کا اعلان کہ امام اعظم کی تقلید گمراہی ہے

بوستان کی عبارت { عبادت بتقلید گمراہیست
خنک رہروے را کہ آگاہیست

ترجمہ: تقلید کے ساتھ عبادت گمراہی ہے وہی سالک اچھا ہے جس کو آگاہی ہے

مولانا روم بھی تقلید کی مذمت کرتے کرتے مر گئے

مثنوی روم کی عبارت { مر مرا تقلید شان بر باد داد
کہ دو صد لعنت بران تقلید باد

ترجمہ: یہ تو یہ ہے کہ خاص کر مجھ کو تقلید نے برباد کیا ہے دو سو لعنت ایسی تقلید

سنی علماء کا اعلان کہ تقلید جہالت اور ضلالت ہے

مستطفی کی عبارت { ص ۳۸۴ ج ۲ اذا وجبت المعرفة كان التقليد تجهل
ترجمہ: جب معرفت واجب ہے تو تقلید جہالت

اور گمراہی ہے۔ نوٹ: حافظ محمد یوسف جے پوری سنی اہل حدیث نے
مذمت تقلید کی تمام حد ... لو اٹری میں پہلے شہیں دہ شیعت قد کرو ن میٹ ...

احناف کے امام اعظم کی تقلید کی گرتی ہوئی دیوار کو ایک دھکا اور

اہل سنت کی معتبر کتاب الروضۃ الندیہ ص۳۲

واما المقلد فهو يحكم بما قال امامه ولا يدري احق هو ام باطل وهو احد قاضي النار۔

بچارا مقلد امام اعظم کے قول کے مطابق حکم دیتا ہے اور یہ نہیں جانتا کہ یہ حکم غلط ہے یا صحیح بچارا حنفی عالم مقلد جہنم کے قاضیوں میں سے ایک ہے۔

سنی علماء کا فیصلہ کہ امام اعظم بچارا کیا چیز ہے

ابوبکر و عمر و عثمان جیسے صحابہ کی تقلید کرنا حرام اور گناہ ہے

نیل الاوطار ج۸ } وقد تقرر عند ائمۃ الاصول وغيرهم عدم حجية اقوال الصحابۃ
کی عبارت

کہ علماء اصول کے نزدیک یہ ثابت ہے کہ صحابہ کے ذاتی فرامین کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔

تفسیر فتح البیان ج۱۲۶ } اقوال الصحابۃ لا تقوم بها الحجۃ فضلا عن اقوال من بعدهم
کی عبارت

ترجمہ: صحابہ کرام کے فرمان کی کوئی حیثیت نہیں ہے اور ان کے علاوہ امام اعظم وغیرہ کی تو شریعت میں کچھ بھی وقعت نہیں ہے

نوٹ:

سنی مولانا محمد یوسف حقیقۃ الفقہ میں لکھتے ہیں کہ قرآن اور حدیث اور صحابہ اور تابعین میں سے کسی کے فرمان میں امام اعظم کی تقلید کا کوئی ثبوت نہیں ملتا یہ بدعت چوتھی صدی میں شروع ہوئی ہے

امام اعظم کے مقلد حافظ محمد علی کو برادرانہ دعوت فکر

جناب حافظ صاحب آپ کی فقہ حنفیہ اور آپ کے مصنوعی اسلام کی تمام

جہاں بینی تقلید امام اعظم ابو حنیفہ نعمان بن ثابت کے صدقہ میں ہے اور آپ

کا یہ امام نہ نبی اولاد رسول اور نہ کسی اولاد صحابہ سے ہے پتہ نہیں کہاں سے آپ

نے اس کو نکالا ہے۔

کہاوت مشہور ہے کہ خشت اول چوں نہد معمار کج تا ثریا میرود دیوار کج۔

کہ اگر پہلی اینٹ مستری غلط رکھے تو آسمان تک دیوار ٹیڑھی ہی جائیگی

برادرم حافظ صاحب آپ حنفی ہیں اور آپ کے مذہب کی پہلی اینٹ امام

اعظم کی تقلید کرنا ہی غلط ہے کیونکہ تم احناف کے علاوہ باقی تمام سنی علماء مالکی

شافعی حنبلی اور اہل حدیث آپ کے امام صاحب کو غلط آدمی سمجھتے ہیں اور سنی

اہل حدیث تو تقلید کے سخت مخالف ہیں اور مذمت تقلید میں کتابیں لکھی ہیں

علاوہ یہ کہ جناب کی فقہ اور تقلید کو خود آپ کے سنی بھائی نہیں مانتے بلکہ آپ کی

مذمت کرتے ہیں اور تمہارے جاہل اور گمراہ بلکہ کافر ہونے کا اعلان کرتے ہیں

اور جناب کا یہ عذر کہ ہم تو حذب الاحناف ہیں اور وہ اہل حدیث ہیں اور

ہمارے مخالف ہیں لہذا وہ صحیح سنی نہیں اس کی کوئی قیمت نہیں ہے کیونکہ تمہیں

اپنا تمغہ لگا ہوا ہے کہ تم صحیح سنی ہو ہمارا موقف یہ ہے کہ تم سب عمر فاروق

کے گدھے ہو اور جوتوں میں دال بانٹ رہے ہیں اور جب تمہارا ایک دوسرے

کے خلاف یہ فیصلہ ہے کہ تم گمراہ اور جاہل ہو تو لیں اسی فیصلہ کی ہم بھی تائید کرتے ہیں

کہ تینوں گھٹنے گھسے یا ٹیڑھے سکھنی دو ڈنڈیا پیڑھے۔

فقہ حنفیہ کی بنیاد قیاس کی مذمت سنی علماء کی زبانی

۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب اعلام الموقعین ص۹۲
۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب سنن دارمی ص۲۵
۳۔ اہل سنت کی معتبر کتاب حجۃ البالغہ ص۵۳
۴۔ اہل سنت کی معتبر کتاب میزان شعرانی ص۲۷
۵۔ اہل سنت کی معتبر کتاب عقد الجید ص۵۴
۶۔ اہل سنت کی معتبر کتاب مواہب لدنیہ ص
۷۔ اہل سنت کی معتبر کتاب فتوح الغیب ص۱۹۷
۸۔ اہل سنت کی معتبر کتاب رسالہ ترجیح مذہب شافعی
۹۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر درمنثور
۱۰۔ اہل سنت کی معتبر کتاب صحیح بخاری ص
۱۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب الوسائل الی معرفۃ الاوائل
۱۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب سنن ابن ماجہ ص
۱۳۔ اہل سنت کی معتبر کتاب رسالہ مناقب شافعی

نوٹ:

نمبر۱ سے لے کر ۸ تک حوالہ جات میں ہم نے حقیقۃ الفقہ مؤلفہ حافظ محمد یوسف جے پوری پر بھروسہ کیا ہے اور ۹ سے لے کر ۱۳ تک باقی حوالہ جات میں ہم نے کتاب استقصاء الافحام در جواب منتہی الکلام پر بھروسہ کیا ہے یہ کتاب شیعہ عالم میر سید حامد حسین رحمۃ اللہ علیہ کی ہے کہ حنفیت اور سنیت کے تابوت میں آخری میخ ٹھوک دی ہے

سب سے پہلے قیاس شیطان لعین نے کیا تھا

دارمی کی عبادت } عن ابن سیرین قال اول من قاس ابلیس وما عبدت الشمس والقمر الا بالمقائیس۔ پہلا قیاس کرنے والا شیطان ہے اور شمس و قمر کی عبادت قیاس کی وجہ سے ہوئی ہے

امام اعظم کے چیلے قیاس کر کے حلال کو حرام اور حرام کو حلال کرتے ہیں

اعلام الموقعین کی عبادت } وکان الشعبی یقول لا تجالس اصحاب القیاس فتحل حراما او تحرم حلالا۔

شعبی کہتا ہے کہ تو اصحاب قیاس کے پاس نہ بیٹھ ورنہ کسی حرام کو حلال کرے گا اور یا کسی حلال کو تو حرام کرے گا۔ یہ لوگ تمہیں دھوکہ دے کر دین اپنے چیلے

امام اعظم قیاس کرتے تھے اور احباب اُس کی مذمت کرتے تھے

رسالہ ترجیح مذہب شافعی } والعجب ان ابا حنیفہ کان تعویلہ علی القیاس وخصومہ کانوا یذمونہ بسبب کثرۃ القیاسات والتی معنزہ فی القیاس ولم ینقل عنہ ولا عن احد من اصحابہ صنف فی اثبات القیاس ورقۃ

ترجمہ:

تعجب ہے کہ ابو حنیفہ کا گزارا قیاس پر تھا اور معاصر اس کی مذمت کرتے اس نے تمام عمر قیاس میں برباد کی اور بحجۃ قیاس میں ایک ورقہ بھی نہ لکھا کتنی بناوٹی اور بجھڑ ناکی۔

نبی کریمؐ کا فرمان کہ پہلا قیاس کرنے والا شیطان ہے

درمنثور کی عبارت { ان رسول اللہ قال اول من قاس امر الدین برأیہ ابلیس ۔

نبی پاک نے فرمایا کہ امر دین میں پہلا قیاس کرنے والا ابلیس ہے

نوٹ : گویا جو مذہب دین میں قیاس کرے وہ ابلیس جیسا ہے ۔

مذمت قیاس کا امام بخاری نے اپنی صحیح میں ایک باب بنایا ہے

صحیح بخاری کی عبارت { باب ما یذکر من ذم الرائی و تکلف القیاس
دین میں ذاتی رائے اور قیاس کی مذمت کا باب

سنن ابن ماجہ کی { تعالی بالرائی فضلوا و اضلوا ۔
ایک حدیث میں نبی پاک نے فرمایا کہ جن لوگوں نے دین میں ذاتی رائے اور قیاس سے کام لیا وہ خود بھی گمراہ ہیں اور دوسروں کو بھی گمراہ کرتے ہیں ۔

امام اہل سنت امام رازی نے مذمت قیاس کا حق ادا کر دیا ہے

رسالہ مناقب شافعی کی عبارۃ { الفصل الرابع فی بیان ان تلقیب الانسان بانہ من اصحاب الرای والقیاس لیس من القاب التشرف و المدح ویدل علیہ القرآن و الاخبار و الآثار

ترجمہ : کسی انسان کو صاحب الرائے اور قیاس کے ساتھ ملقب کرنا یہ القاب شرف سے نہیں ہے اور اس کی قرآن حدیث میں مذمت آئی ہے

نوٹ : باقی عربی عبارات رسالہ کی آ رہی ہیں ۔

بقول حضرت ابن عمر احناف جو قیاس کرتے ہیں وہ واجب القتل ہیں

عن ابن عمر قال رسول اللہ من قال فی دیننا برایہ فاقتلوہ

ابن عمر کہتا ہے کہ نبی کریم نے فرمایا جو شخص ہمارے دین میں ذاتی رائے اور قیاس سے کام لیتا ہے اس کو قتل کر دو نوٹ - اس حدیث کی روشنی میں حزب الاحناف جو قیاس پر گزارہ کرتا ہے واجب القتل ہے

بقول عوف بن مالک قیاس والے ایک فتنہ ہیں

عن عوف عن النبی قال فرقۃ اعظمھا فتنۃ علی امتی قوم یقیسون الناس برایھم -

نبی کریم نے فرمایا کہ میری امت کئی فرقوں پر تقسیم ہوگی اور وہ فرقہ بڑا فتنہ ہوگا جو دین میں قیاس کرے گا -

بقول ابو ھریرہ قیاس کرنے والے گمراہ ہیں

عن ابی ھریرہ عن النبی قال لیعمل ھذہ الامۃ برھۃ بالرائے فاذا فعلوہ ذالک فقد ضلوا

نبی پاک نے فرمایا کہ یہ امت رائے اور قیاس پر عمل کرے گی اور وہ گمراہ ہوگی -

بقول حضرت عمر نعمانی ٹولہ دین کا دشمن ہے

فانھم اعداء الدین قالو برایھم فضلوا وضلوا کثیرا

قیاس کرنے والے نعمانی دین کے دشمن ہیں اور گمراہ کر گئے

بقول ابن مسعود احناف اسلام کو گرا دینگے

یجئی قوم یفتشون الامور برأیہم فیہدم الاسلام۔

ایک قوم ابو حنیفہ کی مرید ہوگی مسائل میں ذاتی رائے اور قیاس کرے گی اور وہ دین اسلام کے قلعہ کو گرائے گی۔

سنیوں کے امام شعبی فرماتے ہیں کہ احناف کی ذاتی رائے کو ٹھکرایا جائے بلکہ اس پر پیشاب کیا جائے

وکان الشعبی یقول ، ما قالوا برأیہم فبل علیہ

کہ ابو حنیفہ کے پیروکار جو ذاتی رائے پیش کریں اس پہ پیشاب کرو۔

حافظ محمد علی کو دیانت اور انصاف کی رو سے دعوت فکر

جناب حافظ صاحب جس امام کے آپ معتقد اور پیروکار ہیں وہ نعمان بن ثابت ہے جو چار ائمہ اولاد رسول اور نہ ہی اولاد صحابہ سے ہے اور دین اسلام کے مسائل میں وہ قیاس پر گزارہ کرتا تھا اور حدیث رسول اللہ کو واہ ہے اور علماء اہل سنت کے فرامین گواہ ہیں کہ قیاس کرنا سنت شیطان ہے گویا سنی علماء نے آپ کے امام کو شیطان کا پیروکار ثابت کیا ہے الدکتاب حقیقۃ الفقہ حافظ یوسف کی اس کا ٹھوس گواہ ہے اور آپ کا یہ عقیدہ کہ تم حنفی بھی ہو سنی اہل حدیث ہے مگر ہم کیا کریں تم سنی آپس میں جوتوں میں دال بانٹو

علماء اسلام کا فیصلہ کہ اپنے آپ کو حنفی یا مالکی وغیرہ نہ بنایا جائے

۱- اہل سنت کی معتبر کتاب ایقاظ الہمم الصریح صفحہ ۴۹

۲- اہل سنت کی معتبر کتاب رد المختار شرح در مختار صفحہ ۱۹۶ ج ۱

۳- اہل سنت کی معتبر کتاب عقد الجید صفحہ ۹۱

۴- اہل سنت کی معتبر کتاب عقد الفرید صفحہ ملا محسن حنفی

۵- اہل سنت کی معتبر کتاب تکمیل التعرف صفحہ شاہ عبد الحق

۶- اہل سنت کی معتبر کتاب فتوحات مکیہ صفحہ ابن عربی

۷- اہل سنت کی معتبر کتاب فتح القدیر صفحہ ۳۴۰ ج ۳

۸- اہل سنت کی معتبر کتاب شرح مسلم الثبوت صفحہ ۶۲۹

۹- اہل سنت کی معتبر کتاب شرح عین العلم صفحہ ۴۲۶ ج ۱ ملا علی قاری

۱۰- اہل سنت کی معتبر کتاب القول السدید صفحہ ۴

۱۱- اہل سنت کی معتبر کتاب میزان شعرانی صفحہ ۴۳ ج ۱

۱۲- اہل سنت کی معتبر کتاب مجموعۃ الفتاوی عبد الحی صفحہ ۲۳

۱۳- اہل سنت کی معتبر کتاب شرح سفر السعادت صفحہ ۲۱

۱۴- اہل سنت کی معتبر کتاب لوامع الانوار حاشیہ در مختار صفحہ

۱۵- اہل سنت کی معتبر کتاب رسالہ شیخ کردی

۱۶- اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر احمدی ملا جیون -

۱۷- اہل سنت کی معتبر کتاب ابطال التقلید صفحہ ابن حزم

۱۸- اہل سنت کی معتبر کتاب تقریب الاصول صفحہ ملا اکمل

۱۹- اہل سنت کی معتبر کتاب دراسات اللبیب صفحہ ۹۸

۲۰- اہل سنت کی معتبر کتاب صراط مستقیم صہ ۶۹

۲۱- اہل سنت کی معتبر کتاب اعلام الموقعین صہ ۲۰۳

۲۲- اہل سنت کی معتبر حجتہ البالغہ صہ ۱۶۰

۲۳- اہل سنت کی معتبر کتاب مواہب لدنیہ صہ

۲۴- اہل سنت کی معتبر کتاب فتوح الغیب صہ

۲۵- اہل سنت کی معتبر کتاب تحریر مع شرح تقریر صہ ۳۵۱

۲۶- اہل سنت کی معتبر کتاب مع شرح تقریر و تحبیر

۲۷- اہل سنت کی معتبر کتاب مختصر الحصول نصب حبیب اللہ

۲۸- اہل سنت کی معتبر کتاب کشف الغمہ صہ ۱۱

۲۹- اہل سنت کی معتبر کتاب مفاتیح الاسرار التراویح صہ ۲۵

۳۰- اہل سنت کی معتبر کتاب تنویر العینین صہ ۳۲

سنی مذہب میں حنفی ہونا رکن دین نہیں ہے

ایضات الحق کی عبارت ؎ اور مرید ہونا اور مقلد ہونا کسی شخص معین کا مجتہدوں یا اور مشائخوں سے ارکان دین سے نہیں ہے۔

سنی علماء کا فیصلہ کہ حنفی ہونے سے بچنا چاہئے

فتوحات مکیہ کی عبارت ؎ ان کنت مقلداً فایاک ان تلتزم مذھبا لعینہ

اگر تو مقلد ہے تو حنفی سے بچ کر رہنا۔ نوٹ: سنی مذہب میں کسی خاص مذہب کو اپنانا درست نہیں ہے۔ گویا آدمی کو لا مذہب ہونا چاہئے

اہل اسلام کا فیصلہ کہ سنیوں کے چار آئمہ میں کسی کی اطاعت ضروری نہیں ہے

شرح عین العلم کی عبارۃ { ومن المعلوم ان اللہ ما کلف احداً ان یکون حنفیا او مالکیا او شافعیا او حنبلیا ۔

یہ بات معلوم ہے کہ اللہ نے کسی پہ یہ فرض نہیں کیا کہ وہ حنفی یا شافعی یا مالکی بنے ۔ نوٹ : بڑے لوگوں کی اطاعت اللہ ؑ فرض نہیں کرتا ۔

القول السدید کی عبارت { اعلم ان اللہ لم یکلف اللہ احداً من عباده بان یکون حنفیا او مالکیا او شافعیا او حنبلیا بل اوجب الدین بما بعث به محمداً آنحضرت

علامہ طحاوی فرماتے ہیں کہ اللہ پاک نے اپنے کسی بندے کو حنفی وغیرہ بننے کا حکم نہیں دیا بلکہ دین محمدؐ کی پیروی کا حکم دیا ہے

حافظ محمد علی لاہوری بلال گنجی توجہ فرماویں

جناب حافظ صاحب تم اپنے امام اعظم نعمان کے لئے تو ڈرامہ رچاتے ہو اور لوگوں کو اس کی اطاعت کی طرف بلاتے ہو تمہاری اس دعوت کا قرآن و حدیث سے کوئی ثبوت نہیں ملتا ہے بلکہ نعمان کی خاطر آپ جو منبر سے بھونکتے ہیں تمہاری اس حرکت کی علماء اہل سنت نے سخت مذمت کی ہے اور اگر مذمت کرنے والے حنفی نہیں بلکہ اہل حدیث ہیں تو ہم کیا کریں ۔ اگر تم ملا نعمان یہ خیل بونگیاں مارو تو ہم شیعہ تو بہت خوش ہیں ۔

علم سکھنی ودیا ہے ۔ عقیدوں تھے

عائشہ کو چھوڑ کر ابو حنیفہ کی تقلید کرنا جائز نہیں ہے

ابطال التقلید میں ثم الدری خص ابا حنیفہ وما شکابان یقلدوا

کی عبارت ہے دون ابی بکر و عمر و عثمان و عائشہ

ترجمہ: ابو حنیفہ وغیرہ کو کیا تمغہ لگا ہوا ہے کہ ان کی تقلید کی جائے اور ابو بکر و عائشہ نے کیا قصور کیا ہے کہ ان کو نظر انداز کیا جائے۔

نوٹ: علماء اہل سنت کو اس کا جواب دینا ہے کہ امام اعظم کے نام مذہب کا نام رکھا گیا ہے اور عائشہ کے نام پر مذہب کا نام نہیں رکھا گیا۔

سنی اسمعیل کا فیصلہ کہ کسی خاص مذہب کی پیروی فرض نہیں

تقریر الاصول میں لا یلزم احد ان یتمذهب احد من الائمۃ

کی عبارت ہے کسی پر یہ فرض نہیں ہے کہ وہ کسی ایک امام کے مذہب کا دامن پکڑے۔

حجۃ البالغہ میں ان لا یقتصر علی مذہب

کی عبارت ہے امام شاہ ولی اللہ جیسا رہنما دوٹوک امر کہہ گیا کہ ہر شخص کہتا ہے کہ جو فقہ کا علم حاصل کرے وہ کسی ایک امام کے مذہب کو اپنائے نہیں

بلال حبشی کے پیر گیلانی کا بھی یہ فیصلہ ہے کہ نعمان سے منہ موڑ لیا

فتوح الغیب میں واجعل الکتاب والسنۃ امامک ولا تغتر بالقال

کی عبارت ہے والقیل والهوس۔ بقول قادری احباب کے مجوزہ ترجمانی فرماتے ہیں پیر گیلانی فرماتے ہیں کہ تو قرآن اور سنت کو اپنا امام بنا اور نعمان وغیرہ کی قیل و قال سے دھوکہ نہ کھا۔

مذمت

امام اعظم نعمان کی سنی علماء کی زبانی

۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ الابن خلکان صفحہ ۳۵ جلد ۱

۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب قیام اللیل صفحہ ۱۲۳

۳۔ اہل سنت کی معتبر کتاب مناقب الشافعی الرازی صفحہ ۱۴۳

۴۔ اہل سنت کی معتبر کتاب عمدۃ الرعایۃ صفحہ ۳۷

۵۔ اہل سنت کی معتبر کتاب الفقہ الاکبر صفحہ ۳۷

۶۔ اہل سنت کی معتبر کتاب ... صفحہ ۳۵

۷۔ اہل سنت کی معتبر کتاب سیرۃ النعمان صفحہ ... از شبلی نعمانی

۸۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ کبیر صفحہ ۸۱ جلد ۱ بخاری

۹۔ اہل سنت کی معتبر کتاب میزان الاعتدال صفحہ ۲۳۰ جلد ۳

۱۰۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تمہید شرح موطا صفحہ ۲۲۴ جلد ۲

۱۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب الفقیہ عراقی در فاروقی کے حاشیہ صفحہ ۲۵

۱۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تخریج الھدایہ ابن حجر صفحہ ۹۳

۱۳۔ اہل سنت کی معتبر کتاب الضعفاء والمتروکین نسائی

۱۴۔ اہل سنت کی معتبر کتاب دراسات اللبیب صفحہ ۳۴۳

۱۵۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ صغیر صفحہ ۱۵۸ البخاری

۱۶۔ اہل سنت کی معتبر کتاب مصفیٰ شرح موطا صفحہ ۶

۱۷۔ اہل سنت کی معتبر کتاب سنن دار قطنی صفحہ ۱۲۴

۱۸۔ اہل سنت کی معتبر کتاب

۱۹۔ اہل سنت کی معتبر کتاب

جرح وتعدیل کی وضاحت } مذکورہ ۱۹ عدد حوالہ جات میں ہم نے کتاب حقیقۃ الفقہ مولفہ حافظ محمد یوسف جے پوری کی تحقیق پر بھروسہ کیا ہے

قیام اللیل کی عبارت } کان ابوحنیفہ یتیما فی الحدیث عبداللہ بن مبارک یہ رونا روتا ہے کہ نعمان حدیث کے فن میں یتیم تھا۔

نوٹ:

ابن خلکان نے اور مناقب شافعی میں رازی نے عمدۃ الرعایا میں مولانا عبدالحی نے بھی یہیں رونا رویا ہے کہ نعمان فن حدیث سے جاہل تھا۔

طحطاوی کی عبارت } جلد ۱ صفحہ ۳۵ میں بھی افسوس کیا گیا ہے کہ امام اعظم نعمان نے تحصیل علم کے وقت تمام علوم کا جائزہ لیا تھا اور علم قرآن اور حدیث کو اس لئے نظر انداز فرمایا کہ ان میں فائدہ کم تھا اور علم فقہ کو اس لئے پسند کیا کہ اس علم کے باعث ان کو مفتی اور قاضی ہونے کا تحفہ ملے گا۔

سیرت النعمان کی عبارت } وکیل نعمان شبلی صاحب فرماتے ہیں جس کا ملخص یہ ہے کہ نعمان صاحب عیش پرست آرام طلب تھے۔ طلب حدیث کے لئے دور کے سفر وہ نہیں کر سکتے تھے۔

میزان الاعتدال کی عبارت } جلد ۳ صفحہ ۲۳۷ نعمان۔ ضعفہ النسائی وابن عدی امام نسائی نے نعمان کو ضعیف قرار دیا ہے۔

تخریج ہدایہ کی عبارت } صفحہ ۹۴۳ بقول ابن حجر ابوحنیفہ نعمان مضطرب الحدیث تھا یعنی حافظ حدیث نہ تھا

کتاب الضعفاء کی عبارت } جلد ۳ صفحہ ۳۵ نعمان بن ثابت الجعدی، نعمان ابوحنیفہ حدیث میں قوی نہ تھا۔

غلطی اور خطا زیادہ کرتا تھا قلیل الروایہ تھا

سنن دار قطنی } نعمان ابو حنیفہ اور حسن بن عمارہ دونوں حدیث میں ضعیف
کی عبارت } ہیں۔
تاریخ صغیر } امام بخاری مجوسی کہتا ہے کہ ابو حنیفہ نعمان کے پاس نہ تو
البخاری } سنت رسول اور نہ ہی سنت صحابہ کا علم تھا۔
مصفیٰ شرح } ط فاروقی ابو حنیفہ وہ شخص ہے کہ بڑے بڑے محدثین
موطا صہ ۶ } مثل امام احمد و بخاری و مسلم و ترمذی و نسائی و ابو
داؤد و ابن ماجہ و دارمی نے ان سے ایک حدیث بھی نہیں لی۔

جناب حافظ محمد علی محدث بریلوی کو دعوت انصاف

کہاوت مشہور ہے کہ مجھے ٹڈیاں نوری لگ گئے فی یہ بریلوی محدث
بھی شیعوں کے خلاف محقق اور مناظر بن بیٹھا، جناب حافظ جی تم نے آپ
کے امام اعظم نعمان بن ثابت کا اپنی کتاب کیا ناصبی مسلمان ہیں در جواب کیا شیعہ
مسلمان ہیں اس طرح ایڈیشن کیا ہے۔ اور اس طرح چیر پھاڑ کی ہے کہ حزب
الاحناف کوئی سرجن بھی ان کی اصلاح کے لئے ٹانکے نہیں لگا سکتا۔
جس فقہ حنیفہ پر آپ کو ناز ہے اور تم گردن کو بایہ نگا کر چلتے ہو وہ فقہ
اور اس فقہ کا بانی یا اللہ درنگاہ اہل سنت ہے۔
ع سکھنی ورڈ یا نیے تیوں گیہے کھتے پا ئیے
خلاصہ الکلام آپ کے امام اعظم صاحب کی مذمت کے علماء اہل سنت
نے پل باندھ دیئے ہیں اور عجاری طرف سے آپ کو مبارک ہو اور آپ کا یہ مذہ
کہ امام اعظم کی مذمت سنی اہل حدیث نے کی ہے تو یہ بھی شیعان علی کی فتح ہے
کہ تم سنی آپس میں جوتوں میں دال بانٹتے ہو۔

امام اعظم کے شاگردوں اور اولاد کی مذمت سنی علما کی زبانی

۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب میزان الاعتدال ص۳۲۱ ج۳، ص۴۲ ج۳، ص۲۲۸ ج۱
۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تذکرۃ الحفاظ ص۲۴۸ ج۱
۳۔ اہل سنت کی معتبر الضعفاء ص۳۵ ط انوار احمدی
۴۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ الخلفا ص ۔ تذکرہ رشید

اسماعیل، اور حماد، اور امام ابوحنیفہ تینوں ضعیف تھے

میزان الاعتدال کی عبارت { ص۱۰۵ اسماعیل بن حماد بن النعمان بن ثابت الکوفی۔ قال ابن عدی ثلثتہم ضعفاء

بقول ابن عدی نعمان خود اور انکا بیٹا حماد اور پوتا اسماعیل یہ تینوں ضعیف ہیں۔ قابل اعتبار نہیں ہیں۔

کتاب الضعفا کی عبارت { من اصحاب ابی حنیفہ یوسف بن خالد کذاب والحسن بن زیاد اللؤلؤی کذاب خبیث

امام اعظم کے اصحاب میں امام یوسف اور حسن بن زیاد دونوں جھوٹے ہیں

نوٹ: ہم نے ان حوالجات میں کچھ کتاب حقیقۃ الفقہ حافظ یوسف سنی اہل حدیث پر بھروسہ کیا ہے انہوں نے سنی حافظ نے ابوحنیفہ اور ان کی فقہ کی مذمت کا حق ادا کردیا ہے۔

امام ابو حنیفہ کے جھوٹے فضائل پر تبصرہ

۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب درمختار صفحہ ۴۳ جلد ۱

۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب موضوعات کبیر صفحہ ۷۴

۳۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تحفۃ السعادۃ صفحہ ۹۱ عبدالحی

موضوعات کبیر کی عبارت: درمختار میں امام اعظم کی یہ فضیلت لکھی ہے کہ نبی پاک نے فرمایا ابو حنیفہ میری امت کا چراغ ہے اور ملاں علی قاری حنفی اپنی موضوعات میں لکھتا ہے کہ یہ حدیث موضوع باتفاق المحدثین ہے یہ فضیلت امام صاحب کی جھوٹی ہے تمام محدثین کے اتفاق سے

تحفۃ السعادۃ کی عبارت: تعصب مذہبی کی وجہ سے مامون ہروی نے امام ابو حنیفہ کی فضیلت میں حدیثیں بنائی ہیں۔

امام اعظم کے لئے مولا علیؑ کا دعا کرنا بھی احناف کا بنایا ہوا جھوٹ ہے

درمختار صفحہ ۲۶ جلد ۱ میں لکھا ہے کہ حضرت ثابت اپنے بیٹے ابو حنیفہ کو حضرت علیؑ کے پاس لے گئے اور آنجناب سے دعا کروائی۔

نوٹ: ارباب انصاف حضرت علیؑ نے ۴۰ھ میں وفات پائی ہے اور ابو حنیفہ ۸۰ھ میں پیدا ہوا ہے۔ پس احناف کی تاریخ دانی بلے بلے ہم نے اپنی کتاب کیا ابو حنیفہ مسلمان ہیں؟ میں علماء اہل سنت کے ان تمام فتووں کو جمع کیا ہے جن میں ابو حنیفہ اور احناف کو دین اسلام سے خارج کیا گیا ہے۔

شیخ الحدیث محمد علی آف بلال گنج لاہور کو دعوت فکر

موصوف نے اپنی کتاب فقہ جعفریہ صفحہ ۲۳۹ باب دوم فقہ جعفریہ پر تبصرہ کرنے میں کافی زحمت اٹھائی ہے موصوف نے کنویں کے پانی پر تبصرہ کرتے ہوئے اپنی موروثی خیانت کا ثبوت دیا ہے صفحہ ۲۴۰ پر یہ ہرزہ سرائی کی ہے کہ کنویں کے پانی میں نجاست جب گرے گی اور اس پانی سے کلی کر کے جو زبان اور منہ کو پاکیزگی ملے گی اس سے مؤذن علی ولی اللہ وخلیفہ رسول اللہ بلافصل پڑھے گا پھر اس شیخ الحدیث نے یہ خوش فہمی کی ہے کہ امام جعفر صادقؑ کی دروغ بیانی پر ہم قربان جائیں کہ انہوں نے اپنے تمام نہاد محبت کے دعویداروں کو پیشاب سے منہ دھلوایا ہے اور شیعہ اسکو طہارت سمجھتے ہیں

بدزبان ملاں کو لگام اور بئر بضاعہ کی مبارک

ہم اس ملاں کو یہ کہتے ہیں کہ تم اہل کے شیخ الحدیث بنے پھرتے ہو حالانکہ تم نے صحاح ستہ سنن ابی داؤد اور ترمذی بھی نہیں پڑھی بیچارے شیعوں کو تم ایک طرف چھوڑ دیجئے بارے تو تم نے کفریہ فتووں کی بجائے اس قدر دعوٰی کر رکھا ہے تم جو اہل کے بڑے مسلمان بنے پھرتے ہو ذرا بضاعہ والے کنویں کی صفائی پیش کرو افسوس ہے تمہارے ابوبکر عمر عثمان پر جنہوں نے تمہارے منہ ایسے پانی سے دھلوائے جس میں پاخانہ خون حیض اور کتوں کا گوشت ملا ہوا ہو اور تم ایسے نادان ہو کہ ابوبکر وعمر کی بھنگ محبت پی کر اس طرح بے ہوش ہو کر تم اپنے منہ پر پاخانہ خون حیض اور کتوں کا گوشت مل کر اس کو اپنے لئے پاکیزگی سمجھتے ہو کیا آپ کے صحابہ اپنے منہ پر پاخانہ اور خون حیض مل کر طہارت کرتے تھے افسوس تمہاری دیانت اور علم پر۔

نہ تم صدمے ہمیں دیتے نہ ہم فریاد یوں کرتے

لہ صحیفہ راز جعفر [illegible] لہ ترمذی [illegible]

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

باب ۱: فقہ دیوبند میں خون حیض اور پاخانہ اور کتوں کا گوشت جس پانی میں ملا ہوا ہو اس سے وضو بھی جائز اور اس کا پینا بھی جائز ہے

۱- اہل سنت کی معتبر کتاب سنن ابو داؤد صفحہ ۱۰ ج ۱ ابواب الطہارۃ
۲- اہل سنت کی معتبر کتاب ترمذی شریف صفحہ ۲۱ ج ۱
۳- اہل سنت کی معتبر کتاب مشکوٰۃ شریف صفحہ ۵۰ ج ۱ باب احکام المیاہ فصل ثانی حدیث ۴۴۹
۴- اہل سنت کی معتبر کتاب سنن نسائی صفحہ ۱۸ ج ۱ باب ذکر بئر بضاعہ
۵- اہل سنت کی معتبر کتاب کنز العمال صفحہ ۱۴۶ ج ۵ کتاب الطہارۃ من قسم الافعال
۶- اہل سنت کی معتبر کتاب السنن الکبریٰ للبیہقی صفحہ ۴ ج ۱ کتاب الطہارۃ
۷- اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر ابن کثیر صفحہ ۳۲۰ ج ۳ سورۃ فرقان آیت نمبر ۴۸
۸- اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر کبیر صفحہ ۸۵ ج ۲۴

عن ابی سعید الخدری انہ قیل لرسول اللہ انتوضأ من بئر بضاعۃ وھی بئر یطرح فیھا الحیض ولحم الکلاب والنتن فقال رسول اللہ الماء طھور لا ینجسہ شی۔

ترجمہ: صحابی رسول ابو سعید خدری کہتا ہے کہ نبی کریم سے پوچھا گیا کہ ہم بضاعہ نامی کنوئے سے وضو کر سکتے ہیں۔ یہ ایسا کنواں تھا جس میں عورتیں خون حیض سے بھرے ہوئے کپڑے ڈالتی

تھیں اور اس میں کتوں کے مردار ڈالے جاتے تھے اور اس میں پاخانہ جیسی بدبودار چیزیں پھینکی جاتی تھیں۔ نبی پاک نے فرمایا کہ پانی پاک ہے اس کو کوئی چیز نجس نہیں کرتی۔

نوٹ:

جس پانی سے وضو جائز ہے اس پانی کو پینا بھی جائز ہے۔ اہل دیوبند اور اہل حدیث کو ہم مبارک دیتے ہیں کہ ان کے محدثین نے ان کی سہولت کے لئے بڑی محنت فرمائی ہے اور اسلام میں جو پاکیزگی کا معیار ہے اس کا جنازہ نکال دیا ہے۔

ارباب انصاف کہاوت مشہور ہے
کہ گھر میں نہیں دانے
اور اماں چلی بھنانے

اہل دیوبند کے گھر کی حالت یہ ہے کہ خون حیض اور مردار کتا اور پاخانہ جیسی گندی اور غلیظ نجاستیں اگر پانی میں ملی ہوئی ہوں تو بھی فقہ دیوبند بڑے فخر سے اس کے ساتھ وضو کرنے کی اجازت دیتی ہے۔

اور افسوس تو اس بات کا ہے کہ مذکورہ فقہ پر ان کو اتنا ناز ہے کہ دنیا بھر کے اہل اسلام کو یہ نا جی نفرت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ اگر یہ لوگ مذکورہ قسم کے پانی سے وضو فرمائیں اور کتے کے بال اور پاخانہ کے ذرات اور اس کی خوشبو اور خون حیض کی رنگت ان کی داڑھی مبارک میں ظاہر ہو تو بھی ان کی پاکیزگی میں کوئی فرق نہیں آتا
فقہ دیوبند جلے بلے ہاتھوں میں تسبیح اور داڑھی چلے۔

دیوبند کے امام زھری کا فتویٰ کہ لوٹے کے پانی میں اگر پیشاب کیا جائے اور پانی کا رنگ بو، ذائقہ نہ بدلے تو اس کا پینا جائز اور اس سے وضو بھی جائز ہے

۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب فتح الباری ص ۳۴۲/۱

۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب عمدۃ القاری ص ۹۲۳/۱

۳۔ اہل سنت کی معتبر کتاب ارشاد الساری ص ۳۰۱/۱

فتح الباری کی عبارت: باب ما یقع من النجاسات فی السمن والماء، مذھب الزھری فی الماء ان من بال فی الابریق ولم یغیّر وصفاً انہ یجوز لہ التطھر

ترجمہ: امام زھری کا مذہب پانی میں اس طرح ہے جو شخص لوٹے میں پیشاب کرے اور وہ پیشاب پانی کے رنگ، بو اور ذائقہ کو تبدیل نہ کرے۔ ایسے پانی سے طہارت کرنا جائز ہے۔

نوٹ: فتح الباری، عمدۃ القاری، ارشاد الساری، بخاری شریف کی شروحات ہیں اور یہ چاروں کتابیں قوم معاویہ کے نزدیک قرآن پاک سے زیادہ متبرک ہیں اور مساجد میں اللہ کی تلاوت نواصب کے ہاں عبادت ہے۔ ان کتب کی روشنی میں اہل دیوبند کے لئے ایک لوٹا پانی کافی رہتا ہے۔ کیونکہ اگر وہ بار بار لوٹے میں پیشاب کرتے رہیں تو پانی کی مقدار کی کمی پوری ہوتی رہے گی۔ فتدبر خوب طلبہ

جواب ۳: غسل جنابت اور حیض میں استعمال شدہ پانی فقہ اہل سنت میں پاک ہے اور غوث پاک کی گیارہویں میں اسکا استعمال جائز ہے

۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب رد المحتار شامی ص ۲۰۰ ج ۱

۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب الفقہ علی مذاہب الاربعہ ص ۱ ج ۱

۳۔ اہل سنت کی معتبر کتاب میزان الکبری ص ۱۶ ج ۱

۴۔ اہل سنت کی معتبر کتاب الرحمۃ فی اختلاف الائمہ ص ۴ ج ۱

الوحصہ کی	الماء المستعمل فی فرض الطہارۃ طاہر وطہور عند مالک
عبارت	وہ پانی جو کسی فرض طہارت کیلئے استعمال کیا گیا ہو مثلاً

غسل جنابت یا حیض وغیرہ میں وہ پانی پاک ہے اور امام اہل سنت امام مالک فرماتے ہیں کہ وہ پانی پاک بھی ہے اور دوسری چیزوں کو بھی پاک کرتا ہے۔

نوٹ: ارباب انصاف دیکھا اپنے اہل سنت بھائیوں کی فقہ کا حال کہ غسل حیض میں استعمال ہونے والا پانی انکی فقہ میں پاک ہے اور غوث پاک کے نام کا شربت بنانا اس پانی سے جائز ہے اور مولوی محمد علی جیسے مفتی لوگ اس شربت کو روح افزا کا درجہ دیتے ہیں اور یہ عذر کہ یہ حکم فقہ مالکی کا ہے اسکا جواب یہ ہے تو دو کٹ جیسے کو بھائی ہے حنفی اور مالکی بھائی بھائی ہیں دونوں کی ماں عائشہ ہے اور دونوں کا ماموں معاویہ ہے اور دونوں کا باپ ابو بکر ہے (ازالہ)

ع ایک تو بے کی روٹی کیا بڑی کیا چھوٹی۔

ع تیر لنترکی زد شریاں میں تاتواں تک ہے۔

ضرب الاحناف ہم شیعوں پر برستا ہے مالکیوں پر ...

فقہ اہل سنت میں بلی کا پیشاب معاف ہے

اہل سنت کی معتبر کتاب رد المحتار شامی ص ۲۱۴ جلد ۱

بول السنور فی غیر أوانی الماء عفو

پانی والے برتن کے علاوہ بلی جب اپنی کپڑا وغیرہ پر پیشاب کرے تو فقہ حنفیہ میں معاف ہے۔

فقہ اہل سنت میں چوہے کا پاخانہ دانوں میں پیس کر کھانا جائز اور حلال غوث پاک کی برکت سے

۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب رد المحتار ص ۲۱۹ جلد ۱ طبع ماجدیہ۔

۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب فتاوی قاضی خان ص ۱۴

بعر الفارة اذا وقعت فی حنطة فطحنت لا بأس باکل الدقیق

چوہے کی مینگنی گندم میں گر جائے اور گندم کو پیس لیں تو آٹا حلال ہے۔

چوہے کی مینگنیاں لقمہ سے نکال کر تر کھانا حلال ہے

اہل سنت کی معتبر کتاب فتاوی قاضی خان ص ۱۴ جلد ۱

خبز وجد فی خلاله بعر الفارة فان کان البعر علی صلابته ترمی البعر وتؤکل الخبز۔

اگر روٹی میں چوہے کا پاخانہ نظر آئے اور وہ سخت بھی ہو تو اس کو نکال کر پھینک دے اور روٹی کھائی جائے۔

لقمہ خیر ہے۔ کبھی نہ ہارنا کہ تیرے نیچے نا کی

فقہ حنفیہ کی شان کہ کتے کے جوٹھے پانی سے وضو صحیح

اہل سنت کی معتبر کتاب صحیح بخاری صفحہ ۳۴ باب الماء الذی یغسل بہ شعر الانسان ، وقال الزہری اذا ولغ فی اناء لیس له وضوء غیرہ یتوضأ بہ

امام اہل سنت امام زہری فرماتے ہیں کہ اگر کسی برتن میں کتا پانی پی لے اور دوسرا پانی نہ ہو تو اس کتے کے جوٹھے پانی سے وضو کر لیا جائے ۔

گیارہویں والی مائی کے متقی بیٹے کو دعوت فکر

ارباب انصاف کتاب اہل سنت رحمۃ الامۃ صفحہ ۱ کے امام اہل سنت امام مالک کا فتویٰ موجود ہے کہ ہر حیوان کا جوٹھا پاک ہے اور فتویٰ خنزیر کو بھی شامل ہے پس نتیجہ یہ نکلا کہ فقہ اہل سنت یہی کہتے ہیں کہ خنزیر کا جوٹھا پاک ہے ۔ اگر کتے کے جوٹھے پانی سے سنی وضو کرے جب نماز تراویح پڑھے گا تو روز جمعہ کو ثواب بہت پہنچے گا ۔ اور یہ عقیدہ کہ یہ فتویٰ شافعی کا ہے اور یہ فتویٰ مالک کا ہے اور یہ فتویٰ حنبلی کا ہے اور ہم تو حنفی ہیں یہ عقیدہ مفترطات الجیر اور فسرات الجیر ہیں اور اس قسم کے نفرت بھرے ہم تیار نہیں ہیں ہم شیعہ ہیں اور قوم معاویہ خیل ہماری مخالف ہے ۔ اور جتنا پانچوں امام معاویہ ہے وہ سب مل کر اپنی نفرت معاویہ کی صفائی پیش کریں ۔

خلاصۃ الکلام پوری دنیا میں کسی غیرت مند مائی نے آج تک کوئی سنی حلالی نہیں جنا جو ہمیں اس چیز کا معقول جواب دے کہ معاویہ خیلوں نے اسلام کو قتل و قتال اور بے گناہوں کا مسلک کیوں بنا دیا ہے

شیخ الحدیث محمد علی کی تحقیق کہ کنوئیں میں پاخانہ کا ٹوکرا اور خنزیر گر جائے

بالکل گیانی محدث اپنی کتاب فقہ جعفریہ صفحہ ۱۹۲ باب ۳ مسئلہ نمبر ۲۳۲ میں لکھ کر اپنی مودودی خیانت کا مظاہرہ فرماتے ہیں کہ پاخانہ کا بھرا ہوا ٹوکرا اگر کنوئیں میں گر جائے تو کنواں پاک ہے اور اگر کنوئیں میں خون، شراب یا خنزیر گر جائے تو تیس ڈول نکالنے سے پانی پاک ہے خنزیر کی کھال سے بنے ہوئے ڈول سے نکالا ہوا پانی پاک ہے صفحہ ۱۵۰ میں یہ بھی لکھا ہے کہ خنزیر نجس العین ہے اسکا کوئی حصہ پاک نہیں ہے۔

معاویہ کی بھنگ محبت سے مست شیخ الحدیث کو کربلا کا امام

ہمیں افسوس ہے کہ نے نذریاں نوروں کی لگ گئے ہیں " یہ قبر پرست بریلوی جیسا ہی کٹھ ملا شیخ الحدیث بن بیٹھا ہے اس نے شرح وقایہ مختار کا بھی اپنے امام زہری کا فتویٰ ہی نہیں پڑھا جس مذہب اسلام کا بیڑا غرق کیا ہے اسکے امام زہری کا فتویٰ ہے کہ لوٹے میں پیشاب کرو اگر پانی کا رنگ اور بو و ذائقہ نہیں بدلا تو وہ پانی پاک ہے ہم اس نام نہاد محدث سے پوچھتے ہیں کہ کنوئیں کا پانی زیادہ ہوتا ہے یا لوٹے کا یقیناً کنوئیں کا پانی زیادہ ہے بلکہ جب فقہ ابوبکر و عمر کا یہ مسئلہ ہے کہ جب تک نجاست سے پانی کا رنگ اور بو ذائقہ تبدیل نہ ہو تو وہ پانی پاک ہے لہذا لوٹے میں پیشاب کرتے رہو اور ان لوٹے کے پانی کو پیتے رہو اور اس سے وضو بھی کرتے رہو نیز فقہ ابوبکر و عمر میں خنزیر پاک ہے ثبوت اسی رسالہ میں موجود ہے ہم اس محدث کو دیانت اور انصاف کا واسطہ دے کر پوچھتے ہیں کہ شیعہ تو بقول آپکے برے ہیں اور تم جو اسلام کے ٹھیکیدار بنے پھرتے ہو بتاؤ تم نے خنزیر کو پاک کیوں بنایا

دیوبندی مذہب میں کتّا پاک ہے بچے

۱- اہل سنت کی معتبر کتاب الرحمۃ فی اختلاف الائمہ ص۴ برحاشیہ میزان الکبریٰ

۲- اہل سنت کی معتبر کتاب میزان الکبریٰ ص ۱۱۳/۱ باب النجاسۃ

۳- اہل سنت کی معتبر کتاب الفقہ علی مذہب الاربعہ ص ۱۶/۱

۴- اہل سنت کی معتبر کتاب الھدایہ ص ۴۲ فی ذیل کل اھاب دبغ

۵- اہل سنت کی معتبر کتاب اوجز المسالک شرح موطا امام مالک ص ۲۶ ولوغ الکلب

۶- اہل سنت کی معتبر کتاب فتح القدیر شرح ہدایہ ص ۸۳ لابن ہمام

۷- اہل سنت کی معتبر کتاب العنایہ شرح ھدایہ ص ۸۳ محمد بن محمود

۸- اہل سنت کی معتبر کتاب در المختار ص ۲۰۴/۱

۹- اہل سنت کی معتبر کتاب نیل الاوطار ص ۳۷ باب اسئار البہائم

الفقہ علی مذاھب : المالکیۃ قالوا کل حی طاھر العین ولو کلبا

الاربعہ کی عبارت أو خنزیرا ووافقھم الحنفیۃ علی

طھارۃ عین الکلب مادام حیا۔

ترجمہ: امام اہل سنت حضرت امام مالک اور ان کے پیروکار

فرماتے ہیں کہ ہر زندہ حیوان کا جسم پاک ہے خواہ وہ کتا ہو یا خنزیر اور

امام اہل سنت امام اعظم اور ان کے پیروکار فرماتے ہیں کہ جب تک کتا زندہ

پاک ہے۔

ھدایہ شریف : ولیس الکلب بنجس العین الا تری انہ

کی عبارت : ینتفع بہ حراسۃ واصطیادا

ترجمہ: اہل سنت کی کتاب ھدایہ شریف جس کی شرح فتح القدیر

کے حاشیہ پر لکھا ہے کہ حد ایہ مثل قرآن ہے اہل سنت کے اس قرآن میں ہے یہ کتے کا بدن نجس نہیں ہے کیونکہ کتے سے حفاظت اور شکار کا کام لیا جاتا ہے

نوٹ: ارباب انصاف دیکھا آپ نے کہ دیوبندی مذہب کیسا گندا مذہب ہے ایک فتویٰ ان کا یہ ہے کہ منی پاک ہے ایک فتویٰ ان کا یہ ہے کہ خون حیض تھوک سے پاک ہوتا ہے اور ایک فتویٰ یہ ہے کہ ہر نجاست چاٹنے سے پاک ہو جاتی ہے اور پھر امام اعظم اور امام مالک کا یہ فتویٰ کہ کتا بھی پاک ہے یہ سونے پہ سہاگہ ہے اور اگر ہم یہ کہہ دیں کہ اس مذہب والوں کو کتے میں پانی دیا جائے تو یہ لوگ بگڑ جائیں گے خیر اس فتویٰ کا راز تو کھل گیا ہے کہ اگر اوپر سے کتا پانی پی رہا ہو تو نیچے سے سنی پانی پی سکتا ہے کیونکہ کتا ان کے مذہب میں پاک ہے شیعہ فقہ میں کتا نجس العین ہے اور اس حکم میں سنیوں کا امام احمد اور امام شافعی شیعوں سے متفق ہیں۔

دیوبندی مذہب میں خنزیر پاک ہے

۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب رحمۃ الامۃ فی اختلاف الائمہ صـ

۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب میزان الکبریٰ صـ ۱۱۵/۱

۳۔ اہل سنت کی معتبر کتاب الفقہ علی مذاہب الاربعہ صـ ۱۹/۱

رحمۃ الامہ: والخنزیر ومالک یقول بطہارتہما حیا کی عبارت۔ اولیس لنا دلیل واضح علی نجاستہ فی حال حیاتہ

ترجمہ: علامہ محمد بن عبدالرحمٰن دمشقی عثمانی شافعی نے روایت دی ہے کہ امام اہل سنت حضرت مالک فرماتے ہیں کہ خنزیر زندہ ہو تو پاک ہے کیونکہ زندہ خنزیر کی نجاست پر ہمارے پاس کوئی دلیل نہیں ہے

میزان الکبریٰ کی عبارت] معه قول امام مالک بطهارة الخنزیر حیا۔

ترجمہ: امام مالک کا فرمان ہے کہ زندہ خنزیر پاک ہے۔

الفقہ علی مذاہب الاربعہ کی عبادت] امام اہل سنت امام مالک فرماتے ہیں کہ ہر زندہ حیوان پاک ہے خواہ وہ کتا ہو یا خنزیر ہو۔

نوٹ: فقہ دیوبند بلے بلے خون حیض تھوک سے پاک بلکہ ہر نجاست چاٹنے سے پاک منی بھی پاک، کتا بھی پاک، خنزیر بھی پاک کافر بھی پاک اور پانی سے دھوئے بغیر ان کی دبر بھی پاک۔ ارباب انصاف شیعوں کی فقہ میں خنزیر نجس ہے اور اہل سنت کے ۳ اماموں نے اس مسئلہ میں شیعوں کی موافقت کی ہے

خنزیر کے بالوں سے پانی بھرنے کے ڈول کی رسی کا مسئلہ

ایک دن میر صاحب سے ہماری ملاقات ہوئی میں نے ان کو تنگ کرنے کے لئے اسی مسئلہ کو چھیڑ دیا کہ میر صاحب آپ اہل دیوبند کے سخت مخالف ہیں اور ان کا تمہارے مذہب پر یہ اعتراض ہے کہ تمہاری کتابوں میں لکھا ہے کہ خنزیر کے بالوں سے رسی بنی ہوئی ہو تو اس کو ڈول میں باندھ کر پانی کھینچنا جائز ہے۔ میر صاحب نے فرمایا کہ اس کے کئی جواب ہیں۔

پہلا جواب: میر صاحب نے فرمایا کہ کوئی نادان دیوبندی اس قسم کا ہم پر اعتراض کریگا کیونکہ انکے مذہب میں ان کے امام مالک کا فتویٰ ہے کہ خنزیر پاک ہے پس جب انکے مذہب میں خنزیر پاک ہے تو وہ کس منہ سے ہم پر اعتراض کریگا

دوسرا جواب: اہل دیوبند کے نزدیک خنزیر کے بال پاک ہیں۔ کتاب رحمۃ الامۃ صفحہ ۸ میں لکھا ہے کہ عند مالک شعر الخنزیر

دالکتاب الدهریان فی اعمال الحیوۃ کہ امام مالک کے نزدیک خنزیر اور کتے کے بال پاک ہیں خواہ وہ دونوں زندہ ہوں یا مردہ۔

میر صاحب نے کہا کہ جب دیوبندیوں کے امام کے نزدیک خنزیر کے بال پاک ہیں اور ان کو پاک کہنا کوئی برائی ہے تو یہ برائی اہل دیوبند کے گھر میں موجود ہے جیسے وہ اپنے گھر کی صفائی پیش کریں۔

تیسرا جواب: خنزیر کے بال ایسے ہوتے ہی نہیں کہ جسے رسی بنائی جائے۔ یعنی رسی بن نہیں سکتی تو بات ہی ختم۔

چوتھا جواب: شیعوں کی فقہ کی کتابیں موجود ہیں شرح لمعہ شرائع الاسلام وغیرہ تمام کتابوں میں لکھا ہے کہ خنزیر نجس العین ہے پس بفرض محال اگر خنزیر کے بالوں سے رسی بن سکتی ہے اور کسی شیعہ کتاب میں رسی بنانے کا جواز لکھا ہے تو اس کا یہ مطلب نہیں کہ خنزیر پاک ہے اور اگر اہل دیوبند میں جرأت ہے تو یہ بات شیعہ کتب میں دکھائیں کہ خنزیر پاک ہے۔ رسی تو نجس کپڑے سے بھی بنائی جا سکتی ہے اگر کسی مجبوری کے باعث کسی نے وہ رسی ڈول میں باندھ کر پانی نکالا ہے تو یہ اس شخص کا اپنا فریضہ ہے کہ رسی اس طرح باندھے کہ ان بالوں والی رسی پانی سے مس نہ ہو ورنہ پانی نجس ہو جائے گا اور وہ پانی پینے اور وضو یا غسل یا دیگر طہارت کے کاموں میں نہیں آ سکتا البتہ وہ پانی کھیت یا حیوان کے کام آ سکتا ہے

خلاصہ شیعوں میں قول مفتی بہ یہ ہے کہ خنزیر نجس ہے اور اگر احادیث میں کوئی روایت اس کے خلاف ہے تو اس کی تاویل موجود ہے اور اہل دیوبند میں ان کے امام کا فتویٰ موجود ہے کہ خنزیر پاک ہے اور ان کا عقیدہ ہے کہ ہمارے چاروں امام برحق ہیں پس خنزیر کا پاک ہونا ان کے ہاں برحق ہے میں نے میر صاحب سے کہا کہ قول مفتی بہ کی تو آپ کی لاجواب ہے۔

اگر تسلی نہیں ہوئی تو اور سنیں دیوبند کی نوخ محفوظ میں خنزیر کے چمڑے کا ڈول پانی وغیرہ میں استعمال کرنا جائز ہے

ثبوت ملاحظہ ہو۔

۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب رحمۃ الامۃ فی اختلاف الائمہ ص

۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب المیزان الکبریٰ ص ۱۱۵/۱

۳۔ اہل سنت کی معتبر کتاب کشف الغمہ ص ۲۲/۱

۴۔ اہل سنت کی معتبر کتاب فتح القدیر شرح ہدایہ ص ۸۴/۱

۵۔ اہل سنت کی معتبر کتاب حیوۃ الحیوان ص ۲۳۳/۱

۶۔ اہل سنت کی معتبر کتاب اوجز المسالک ص ۲۳۷/۱

۷۔ اہل سنت کی معتبر کتاب صحیح مسلم کی شرح نووی ص ۱۵۸/۱

کشف الغمہ کی عبارۃ [فصل فی حکم الکلب وغیرہ من الحیوانات اما الخنزیر فلم یبلغنا فیہ نہی عن رسول اللہ انما نہی عن اکل لحمہ لاغیر۔

امام اہل سنت عبد الوہاب شعرانی فرماتے ہیں کہ خنزیر کے بارے نبی کریم سے ہمیں کوئی بات نہیں پہنچی انجناب نے صرف اسکے گوشت کو کھانے سے منع فرمایا ہے۔

پھر فصل فی جلد المیتۃ میں فرماتے ہیں کہ انما حرم رسول اللہ من المیتۃ لحمہا اما الجلد والشعر والصوف فلا بأس بہ وبذالک افتانمن قال بطہارۃ جلد الخنزیر۔

امام اہل سنت عبدالوہاب فرماتے ہیں کہ نبی کریم نے کتے مردار کے صرف گوشت کھانے کو منع کیا ہے اور اسکے چمڑے اور بال اور پشم کے بارے کچھ نہیں یعنی اسکا استعمال کوئی گناہ نہیں اور اس کا چمڑے دباغت سے پاک ہوتا ہے اور خنزیر کے چمڑے کے رنگ دینے سے اسکے پاک ہونے کا فتویٰ دیا ہے۔

امام اہل سنت محی الدین نووی کا فتویٰ کہ خنزیر پاک ہے

حیوٰۃ الحیوان کی عبارۃ [قال شیخ الاسلام نووی لیس لنا دلیل علی نجاسۃ الخنزیر بل مقتضی المذہب طہارتہ کالا

ترجمہ: ترجمہ امام اہل سنت علامہ کمال الدین دمیری حیوٰۃ الحیوان میں لکھا ہے کہ شیخ الاسلام نووی فرماتے ہیں کہ ہمارے پاس خنزیر کی نجاست پر کوئی دلیل نہیں ہے اور مذہب اہل سنت کا تقاضا یہ ہے کہ خنزیر شیر کی طرح پاک ہے۔

امام اہل سنت ابو یوسف کا فتویٰ کہ خنزیر کا چمڑا اور کتے کا چمڑا رنگنے سے پاک ہو جاتا ہے۔

صحیح مسلم کی شرح نووی [باب طہارۃ جلود المیتۃ بالدباغ المذہب السادس یطہر الجمیع والکلب والخنزیر ظاہرا و باطنا وھو مذہب داؤد و اہل الظاہر حکی عن ابی یوسف ۔

ترجمہ: ہمارا مذہب یہ ہے کہ ہر قسم کے چمڑے یعنی خواہ مردار کے ہوں یا کتے اور خنزیر کے ہوں دباغت سے یعنی رنگنے سے وہ اندر اور باہر دونوں طرفوں سے پاک ہو جاتے ہیں۔ اور یہ فتویٰ داؤد ظاہری کا ہے اور یہ فتویٰ قاضی ابو یوسف سے بھی منقول ہے۔

ابن ہمام کی گواہی کہ امام اعظم کے خلیفہ ابو یوسف کے نزدیک خنزیر کا چمڑا دباغت سے پاک ہو جاتا ہے

فتح القدیر کی عبارت | اما جلد الخنزیر فقد روی عن ابی یوسف انہ یطہر بالدباغ کہ امام اہل سنت قاضی ابو یوسف سے منقول ہے کہ خنزیر کا چمڑا دباغت سے پاک ہو جاتا ہے۔

امام اہل سنت امام مالک کا فتویٰ کہ خنزیر کے چمڑے کا ڈول کے پانی میں استعمال کرنا جائز ہے

لمعۃ الجوہرۃ کی عبارت | عن مالک انہا لا تطہر لکنہا تستعمل فی الاشیاء الیابسۃ وفی الماء من بین سائر المائعات

ترجمہ: امام اہل سنت امام مالک فرماتے ہیں کہ مردار کے چمڑے دباغت سے پاک نہیں ہوتے البتہ انکو خشک اشیاء اور پانی میں استعمال کرنا جائز ہے۔ نوٹ یہ فتویٰ تمام چمڑوں کے لیئے ہے جن میں خنزیر بھی شامل ہے۔

امام اہل سنت امام زہری کا فتویٰ کہ خنزیر کے چمڑے کا ڈول پانی میں استعمال کرنا جائز ہے

صحیح مسلم کی شرح نووی | السابع انہ ینتفع بجلود المیتۃ وان لم تدبغ ویجوز استعمالہا فی المائعات والیابسات وھو مذہب الزہری۔

ترجمہ: ساتواں مذہب یہ ہے کہ بغیر دباغت کے ہر مردار کے چمڑے کا خشک چیزوں میں اور پانی میں استعمال کرنا جائز ہے اور یہ مذہب امام اہل سنت امام زہری کا ہے۔

امام مالک کا فتویٰ کہ کتے کا لعاب دہن اور خنزیر کا جوٹھا پاک ہے اہل سنت [illegible]

ابو عبداللہ مالکی کی عبارت | مسائل الاولیٰ فی الکلب ھل ھو طاہر ام نجس قال مالک ھو طاہر وکذالک سائر الحیوان والثانیۃ فی ریقہ وھو کذالک طاہر الریق ..... والخامسۃ سور الخنزیر مثلہ۔

ترجمہ: چند مسائل پہلا آیا کتا پاک ہے یا نجس امام اہل سنت امام مالک کے نزدیک پاک ہے دوسرا کتے کا لعاب دہن بھی حضرت امام مالک کے نزدیک پاک ہے پانچواں خنزیر کا جوٹھا کتے کے جوٹھے کی مانند پاک ہے

مذہب اہل سنت میں کتا حلال ہے اور کتے اور خنزیر کے فقہ دیوبندی میں کچھ فضائل ملاحظہ ہوں

اہل سنت کی معتبر تیسیر الکلام فی بیان الحلال والحرام مؤلف مولانا محمد صالح ابو الحسن ناشر مولوی سید احمد مالک کتب خانہ اعزازیہ دیوبند۔

تیسیر الکلام ص ۲۹ صفحہ ۱۰ کتا ۔ سگ ۔ کلب ۔ فقہ امام اعظم اور امام شافعی اور امام احمد اور فقہ اثنا عشریہ میں حرام ہے اور فقہ امام مالک میں کتا حلال ہے۔ نوٹ : مبارک ۔ مبارک ۔ مبارک

نوٹ ۔ فتاوی قاضی خان کتاب اہل سنت صفحہ میں لکھا ہے کہ اگر کوئی شخص ایسا ہے جس میں کتے کے دانت ہوں اور کتا کے چٹنے کے بعد وہ نماز پڑھے اس کی نماز صحیح ہے۔ ص ۲ صفحہ امام اہل سنت امام محمد فرماتے ہیں کہ اگر کتے کو ذبح کر کے اس کی کھال پر نماز پڑھی جائے تو نماز صحیح ہے۔ ص ۳ صفحہ اگر کتا غضب ناک ہو کر کسی کے کپڑے یا عضو کو کاٹے تو کپڑا اور عضو ناپاک ہیں اور اگر بغیر غضب کے کاٹے تو کپڑا اور عضو پاک ہیں۔ ص ۴ صفحہ کتا اگر برف پر چلے تو برف پاک ہے۔ ص ۵ صفحہ کتا اگر مسجد کی چٹائی پر سو جائے خواہ کتا گیلا ہو مسجد کی چٹائی پاک ہے۔ ص ۶ صفحہ کتا اگر فرش پر بھیگ کر آئے اور بدن کو حرکت دے تو اس کی چھینٹیں پاک ہیں۔ ص ۷ صفحہ اگر نماز پڑھنے والے کے پاس کتے کے بال ہوں تو نماز صحیح ہے۔ ارباب انصاف کچھ فضائل کتے کے اس رسالہ میں آپ ملاحظہ کریں۔ خنزیر سنی فقہ میں حلال اور پاک ہے کیونکہ خنزیر پاک کی گئی روٹیوں میں استعمال ہو سکتا ہے۔ سنی و ڈیا نے [illegible]

خنزیر کے پاخانہ کے فقہ اہل سنت میں فضائل

اہل سنت کی معتبر کتاب حیوۃ الحیوان ص۲۲۳ ذکر خنزیر

وزبلہ اذا امسک صاحبہ فواق انبہ وان شرب فتت الحصاۃ۔

ترجمہ: اگر مرض فواق کا مریض سور کے پاخانہ کو ہاتھ میں دبائے تو اسکو شفا ہوگی

اور اگر پتھری والے کو خنزیر کا پاخانہ پلایا جائے تو پتھری ٹکڑے ہو کر نکل آئے گی۔

فقہ دیوبند میں سور کی ہڈی اور جگر کی کرامات۔

اہل سنت کی معتبر کتاب حیوۃ الحیوان ص۲۲۳ جلد۱ ذکر خنزیر۔

ترجمہ: سور کا جگر کھانا سانپ کے زہر کے دور کرنے میں بڑا مفید ہے اور سور کی

ہڈیاں بھون کر تو اسیر والے کو پلانا بڑا مفید ہے۔

نوٹ: مولوی محمد علی کا ملحدانہ الپ کر من حرامی تے تحقیق ہداں الحمیدہ۔ آخر عمر میں

بریلویوں کو فریب دیا۔ فقہ جعفریہ کی مذمت کرکے اپنے لئے جنت میں محل تیار کرتے

لگا ہے۔ اور جس فقہ پر انکو ناز ہے اس میں کتے اور خنزیر کے فضائل لکھے ہیں۔ پس حقانی

کے اس مناظر اعظم کو ہم دعوت فکر دیتے کہ تم اپنے غوث پاک اور شیخین کو بلا کر لاؤ اور وہ

اگر تمہاری طرف سے تمہاری گندی فقہ کی صفائی پیش کریں۔ مولانا موصوف تم نے مذمت

فقہ جعفریہ میں کتاب لکھ کر درحقیقت اپنی فقہ حنفیہ نعمانیہ کو ذلیل اور رسوا کیا ہے جب

اہل سنت کی اپنی فقہ میں خنزیر پاک ہے تو پھر لگے ہاتھ شیعوں پر اعتراض کرتے

ہوئے تم کو شرم نہیں آتی

کیا درست مشہور ہے صد ائے دہل از خالی بودن شکم است

فقہ حنفیہ کا شور و غوغا تو بہت زیادہ ہے مگر اس کو کھول کر دیکھیں تو یہ اسلام

کی نورانی پیشانی پر ایک بدنما داغ ہے جو کسی صورت میں مٹ نہیں سکتا

علماء اہل سنت کو دیانت و انصاف کی رو سے دعوت فکر

مولوی محمد علی اور اس قماش کے دوسرے مولانا کہ جن کی شان یہ ہے کہ ع
کچھ دیر چمچری اور نان نشیب واں : انہوں نے ایک ضعیف روایت ہمارے خلاف
پیش کر کے یہ دعویٰ کیا ہے کہ فقہ جعفریہ کی خنزیر کے بالوں کی رسی اور اسکے چمڑے
کے ڈول کا استعمال جائز ہے اور ہم چیلنج کرتے ہیں کہ ہماری کسی فقہ کی کتاب
سے یہ پیش کریں کہ ہمارا قول مفتی بہ یہ ہے کہ خنزیر پاک ہے فقہ جعفریہ میں خنزیر
کتے کی طرح نجس العین ہے اور جو روایت ہمارے خلاف پیش کی جاتی ہے اسکو شیعہ
فقہاء نے یا تو رد کیا ہے اور یا اسکی توجیہات فرمائی ہیں : اور پھر ہم اہل سنت کو
کو دیانت اور انصاف کا واسطہ دے کر دعوت فکر دیتے ہیں کہ اہل سنت کی تحریرات
پر قول مفتی بہ ہے کہ خنزیر پاک ہے اسکا لعاب دہن پاک اسکا چمڑا اور بال پاک ہیں
اور یہ فتاوی انکے اماموں کے ہیں ان فتاوی کے بعد کسی صاحب عقل کو خنزیر کے
بالوں اور چمڑے کی بابت اعتراض کرنا ایسے ہے جیسے بقول بعدہ : [illegible]
اگر کوئی مولانا گزشتہ کی زبان نکالے کر یہ عذر کرے کہ ہم تو احناف ہیں اسکے جواب
میں ہم یہ کہیں گے کہ مولانا صاحب آپ ہمیں بتائیں کہ کونسے فرقے ہیں مذہب الاحناف
کو کونسی کہتی ہیں۔ یا تمہارا ہی مسلک ہے کہ وہ اہل سنت ہیں اور مالکی شافعی اور حنبلی اہل
سنت نہیں ہیں : اگر یہ لوگ اہل سنت نہیں ہیں تو ان پر اور انکے اماموں پر تم
مذہب الاحناف لعنت کرو اور انکی مذمت کرو۔

کہاوت مشہور ہے۔

سوکھے کھوتی نے کھلے کھیاد۔ مگر ہماری سپاہ صحابہ اور دیوبندی
احباب سے مگر دو مذہ ہمارے معاصر مولوی محمد علی کو شروع ہو گیا۔ سچ ہے
شکمی جنبی پوسیاں دیکھے بریلوی ملاں فارغ ہوا تو شیعہ [illegible]

پس اس خائن ملاں نے جتنی بکواس شیعوں کے حق میں اس روایت کو لکھنے کے بعد
کی ہے وہ تمام بکواس اس کے اپنے مذہب والوں پر فٹ آتی ہے اور
کتے کے پانی پینے کو اس خائن ملاں نے پیشاب کرنے سے اس لئے تعبیر کیا
ہے کہ اس کے مذہب میں کتا پاک ہے اور اسکا جوٹھا بھی پاک ہے لہذا کتے کا
جوٹھے پانی پر انکو کوئی اعتراض نہیں ہے۔

خائن ملاں کی کُر اور لمبے کے معنی میں قلابازیاں

ہم اس بد دیانت ملاں کی ہر غلطی کا زیادہ تعاقب کر کے ہم زیادہ وقت
ضائع نہیں کر سکتے البتہ انکی اس طرف توجہ دلاتے ہیں کہ فقہ حنفیہ میں مسئلہ
قلہ اور قلتین کا ہے انکو بھی آپ دیکھیں اور مسئلہ کر کو بھی دیکھیں۔ جب یہ
دونو مسئلے مل جائیں گے تو آپکو دونوں عمارتوں کی مرمت تیار ہوگا۔

پاخانہ کا بھرا ہوا لوٹا اگر کنوئیں میں گر جائے تو کنواں پاک رہتا ہے

ارباب انصاف اس مسئلہ کو بھی محمد علی ہیبت ملاں ادھم نے مذاق بنایا ہوا اور
انکو شیعہ مذہب کی ایک برائی شمار کر کے شیعوں پر طعن کیا جاتا ہے۔

جواب: ارباب انصاف بات اتنی ہے کہ اگر جسمیں یعنی پاخانہ کا حقیقہ جسکا منہ
بند ہو اگر وہ کنوئیں میں گر پڑے تو چونکہ نجاست اس میں بند ہے پانی سے نجاست
کی ملاقات ہی نہیں ہوتی اس لئے وہ پاک ہے اور اس حکم میں کوئی حرج بھی
نہیں ہے نیز مولوی محمد علی اپنی فقہ کی یہ پاریں بالائے کھول کر بتا دے کہ اس مسئلہ
کی اسکے اماموں کا کیا فتویٰ ہے۔

اہلسنت کے جد اماموں نے
شریعت مقدسہ کا قیمہ بنا دیا ہے ۶ سروں کی مخنثی سے گھگھیاں دو تھیں

شیخ الحدیث محمد علی کے پیش کردہ احادیث کا ایک بار پھر جائزہ

موصوف کی کتاب فقہ جعفریہ صفحہ ۱۴۰ مسئلہ نمبر ۱ جس کا عنوان یہ ہے کہ ایک بڑے مٹکے میں کتے کے پیشاب وغیرہ کرنے سے وہ پانی پاک ہی رہتا ہے۔

جواب: موصوف نے ابتدا ہی خیانت سے کی ہے عنوان میں لفظ مٹکا ذکر کیا ہے حالانکہ پیش کردہ احادیث میں لفظ مٹکا نہیں ہے بلکہ راوی نے پوچھا پانی کے متعلق کہ جس میں حیوان پیشاب کرتے ہوں اور کتے اس سے پیتے ہوں اور لوگ اس میں غسل جنابت کرتے ہوں۔ سوال کا انداز بتلا رہا ہے کہ سائل نے ان بڑے تالابوں کے بارے سوال کیا ہے کہ جن میں یہ امور واقع ہوتے ہیں۔ پہلی خیانت یہ ہے کہ لفظ مٹکا اس خائن ملاں نے اپنی طرف سے ملایا ہے روایت میں نہیں اور دوسری خیانت یہ کی ہے کہ روایت میں لفظ ہے "تلغ فیہ الکلاب" جس کا معنی یہ ہے کہ کتے نے پانی پیا۔ مگر اس خائن ملاں نے اس کا مطلب یہ لیا ہے کہ کتے نے پیشاب کیا۔ اور اب انصاف سائل کو امام پاک نے ایک قانون بتلایا ہے کہ پانی جب مقدار کر ہو تو وہ صرف ملاقات نجاست سے نجس نہیں ہوگا۔ وہ اس وقت نجس ہوتا ہے جب اس کا رنگ بو اور ذائقہ ملاقات نجاست سے تبدیل ہو۔ پس تمام بڑے تالاب جن میں یہ امور واقع ہوتے ہیں وہ پاک ہیں خصوصاً ایرانی ملا تو بجا کہ وہیں اور اس خائن ملاں کے تمام سنی بھائی انہیں تالابوں سے پانی پیتے ہیں اور اس پانی سے وضو کرتے ہیں اور اس وضو سے ابوبکر عمر عثمان کا نام لیتے ہیں اور غوث پاک کو بھی یاد کرتے ہیں۔

ع: گیدڑ کی تو شامت تھی آئی در ملانے، ہمارے معاصر مولوی محمد علی کا بھی یہی حال ہے [illegible] واعظ کا لا۔

فقہ حنفیہ میں اگر چوہا تیل یا گھی میں مر جائے تو گھی پاک ہے

۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب فتاوی قاضی خان صفحہ ۱۲/۱

۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب فتح الباری صفحہ ۳۴۳ ج ۱

فتح الباری کی عبارت] ان النبی سئل عن فارة سقطت فی سمن فقال خذوھا وما حولھا فاطرحوہ۔

نبی کریم سے پوچھا گیا کہ چوہا گھی میں گر گیا فرمایا چوہا اور ارد گرد کا گھی پھینک دو اور باقی کو استعمال کرو۔

فتاوی قاضی خان] فارة ماتت فی دھن۔ فان کان الدھن جامداً الخ
اگر چوہا تیل میں گر کر مر گیا ہے اور تیل جما ہوا ہے تو چوہا اور کچھ تیل پھینک دو اور باقی کا کھانا حلال ہے۔

اگر پرندہ ہانڈی میں گر کر مر جائے تو شوربہ پھینک دیں گوشت دھو کر کھا لیں

اہل سنت کی معتبر کتاب فتاوی قاضی خان صفحہ ۱۲/۱

الطائر اذا وقع فی قدر ومات فیہ ..... تصب المرقہ ویغسل اللحم الذی کان فیہ ویؤکل۔

ترجمہ: اگر ہانڈی میں کوئی پرندہ گر کر مر جائے تو شوربہ پھینکا جائے گا اور جو گوشت اس میں تھا اسکو دھو کر کھایا جائے گا۔

نوٹ: مولوی محمد علی کو دعوت فکر ہے کہ یہ ہے اپنی فقہ حنفیہ جس میں نجس گوشت کو پاک کر کے کھانے کا حکم ہے پس اگر ایسی شکل حکم فقہ جعفریہ میں بھی نظر آتا ہے تو کیا حرام ہے جبکہ یہ حکم آپ نے گھر موجود ہے۔

فقہ دیوبندیوں کا کافر اور مشرک پاک ہے

۱- اہل سنت کی معتبر فتاویٰ عزیزی صفحہ ۲۲۵ باب الفقہ

۲- اہل سنت کی معتبر کتاب میزان الکبریٰ صفحہ ۱۲ باب النجاسۃ

۳- اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر ابن کثیر صفحہ ۳۴۶ جلد ۲ سورۃ توبہ آیت ۲۸

۴- اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر کبیر صفحہ ۲۱۶ جلد ۴

فتاویٰ عزیزی کی عبارت } فقہاء اربعہ کا اس بات پر اتفاق ہے کہ مشرکین کا بدن پاک ہے۔

میزان الکبریٰ کی عبارت } اجماع العلماء الاربعۃ علی طہارۃ جسم المشرک

اہل سنت کے چاروں اماموں کا اتفاق ہے کہ مشرک کا بدن پاک ہے

نوٹ: اس حکم میں فقہ دیوبند کے چاروں اماموں کا اتفاق ہے کہ مشرک کا بدن پاک ہے تو گویا فقہ دیوبند نے قرآن پاک کی اعلانیہ مخالفت کی ہے کیونکہ قرآن پاک سورۃ توبہ آیت نمبر ۲۸ میں صاف لکھا ہے انما المشرکون نجس کہ کافر و مشرک نجس ہیں بعض شیعہ اس جگہ اس طرح محقق بننے کی کوشش کرتے ہیں کہ یہ مذکورہ حکم کہ مشرک پاک ہیں حضرت ابوبکر کے تحفظ کی خاطر بنایا گیا ہے کیونکہ نبی پاک نے جیسا کہ ادب المفرد امام البخاری کی کتاب الدعا میں لکھا ہے کہ فرمایا تھا یا ابا بکر الشرک فیکم اخفی من دبیب النمل کہ شرک تم میں چیونٹی کی چال سے بھی آہستہ چل رہا ہے

نوٹ: علماء اہل سنت میں سے داؤد نے فتویٰ دیا ہے کہ شراب پاک ہے

رحمۃ الامۃ فی اختلاف الائمۃ صفحہ ۔۔ اور میزان الکبریٰ صفحہ ۱۳ باب النجاسات

شیخ الحدیث کی ماں عائشہ کا فتویٰ کہ منی پاک ہے اور پرنالہ کا حکم

بلال نامی محدث نے اپنی کتاب فقہ جعفریہ صفحہ ۱۹۱ جلد ۲ صفحہ ۱۵۳ جلد ۲ میں اس طرح لکھا
زہری کے عقل کو اس بھی فرمائی ہے کہ اگر بارش برس رہی ہے اور پرنالے کے پانی میں پیشاب
مل جائے تو پانی پاک ہے پھر لکھا ہے کہ غسل جنابت میں یا وضو میں استعمال شدہ پانی
پاک ہے پھر لکھا ہے کہ شیعوں میں پلیدی اور نجاست کا صرف نام اور اسکا وجود
نہیں ملتا ہے۔

جواب ماں نالوں وگی سیانی ودھے پچھے پانی

افسوس ہے اس نام نہاد محدث پر جو اپنی تحقیق سے اپنی ماں عائشہ کو جھٹلا رہا
ہے ہم اس محدث کو دیانت اور انصاف کا واسطہ دے کر پوچھتے ہیں کہ تمہاری تمام
مسائل کی طرح خود تمہاری کتب تمہارے شیخ الحدیث تمہاری ماں عائشہ کا فتویٰ پیش کرتے ہیں کہ
منی پاک ہے اور یہ فتویٰ بھی پیش کرتے ہیں کہ فقہ ابو حنیفہ اور شریں ایک قول میں منی کھانا
بھی جائز ہے لیکن تم شیعوں کو ایک طرف رکھو وہ تو بقول آپکے پیشاب بھی پیتے ہیں اور
تم ہاں کے اسلام کے ٹھیکیدار بنے پھرتے ہو تم اپنی ماں عائشہ کی صفائی
بھی کرو تم کو اس طرح پتہ چلیگا شیعوں کی طرف سے خود بخود صفائی آ جائیگی کہ غسل جنابت
میں استعمال شدہ پانی کس طرح پاک ہے اور جب بارش برس رہی ہو
اور اس میں پرنالے کے پانی میں پیشاب مل کر آ رہا ہو تو پرنالے کے پانی میں آپکو
اعتراض ہے اور بقول امام زہری لوٹے میں پیشاب کرکے تم پیتے ہو اور وہ پانی
آپ کے نزدیک حرام قرار کا ذائقہ دیتا ہے افسوس ہے تمہاری تحقیقات پر

لعنت ہے تمہارے مولا عمر علی پر تم شیعوں کو بدنام کرنے میں اپنی ماں عائشہ کی بات
کی بھی پرواہ نہیں کرتے حضرت عائشہ بکتے بکتے ۔۔

شیخ الحدیث محمد علی کے مذہب میں پیشاب کو چاٹنا جائز اور تھوک سے استنجا جائز

بلال گنجی محدث نے اپنی کتاب فقہ جعفریہ صفحہ [illegible] میں تھوک سے نجاست کو دور
کرنے کی بحث چھیڑ کر اپنی ماں عائشہ اور اپنے مجوسی الاصل ایرانی ابوحنیفہ امام اعظم
کی تحقیق کا جنازہ نکال دیا ہے۔ اس نام نہاد محدث نے لکھا ہے کہ قرآن پاک میں فقہ
جعفریہ پر لعنت نہ ہے تو تھوک سے استنجاء ان کے ہاں جائز ہے پھر اس طرح گھٹیا
عبارت میں پیدا فرمائی ہے کہ اس کے حصول کے لئے کئی بار انگلی ادھر ادھر لگانی
پڑے گی اور انگلی منہ میں پھیرنا بھی پڑے گی اور نجاست کو ذائقہ بھی چکھنا ہوگا۔

خون حیض چاٹ، پاخانہ چاٹ اور پیشاب چاٹ شیخ الحدیث انصاف احمد کو دعوت

اہل سنت کی معتبر کتاب بہشتی زیور صفحہ ۲۹ میں لکھا ہے اگر انگلی پر نجاست لگی
ہے تو چاٹنے سے پاک ہے مولوی محمد علی محدث کو ہم دیانت اور انصاف کا واسطہ
دے کر سوال کرتے ہیں کہ آپ شیعوں کو ایک طرف رکھیں کیونکہ وہ تو بقول آپ کے
پہلے ہی شیعہ ہیں تم اہل سنت دیوبندی جنہوں نے اسلام کو ہمیشہ رسوا کیا ہے اپنے
گندے اور پلید مذہب کی صفائی پیش کریں کہ جس میں پاخانہ، منی، پیشاب اور خون
جیسی نجاسات کو چاٹ کر پاک کرنا بھی تبرکاً اسلام ہے تمہارے امام ایرانی مجوسی الاصل
امام اعظم کے نزدیک تھوک ان چیزوں میں شمار ہوتی ہے جو پاک کرتی ہیں۔ شیعوں
کی انگلی آلہ تناسل پر لگے تو آپ کو بہت تعجب ہوا مگر اپنی ماں عائشہ خون
حیض کو تھوک سے پاک کرے تو تم کو تعجب نہیں ہے حالانکہ ادھر بھی انگلی تھوک سے

کے بعد ایک دفعہ منہ میں داخل ہوگی اور پھر وہ انگلی منہ کے کہاں داخل ہوگی آپ خود غور کریں چھوٹی سی ہیں

فقہ حنفیہ میں کتا اور خنزیر اور کافر و مشرک پاک ہیں اور بلال گنجی محدث کو دعوت فکر

شیخ الحدیث مولوی محمد علی مؤلف کتاب فقہ جعفریہ پر ہمارا وہ محدث ہے جس نے شیعوں کے بغض اور دشمنی کو عرصہ دراز تک اپنے دل میں چھپائے رکھا اور آخر عمر میں جبکہ قبر میں پاؤں تھے اس دشمنی کا اظہار کرنا شروع کیا موصوف نے ایک کتاب فقہ جعفریہ کے نام سے لکھی ہے اس میں مسائل فقہ پر تبصرہ فرماتے ہیں کہ یہ چیز اور وہ چیز فقہ جعفریہ میں نجس نہیں ہے ہم اس نام کے محدث کو دیانت اور انصاف کا واسطہ دے کر سوال کرتے ہیں کہ مولانا جس نجس فقہ کو آپ حق سمجھتے ہو اتنی گندی ترین ہے کہ اگر آپ کے تمام ائمہ اعظم مالک و شافعی، حنبل اور غیرہ وغیرہ چھوٹو تو وغیرہ سب کی تحقیقات کو سامنے رکھا جائے تو وہی آپ کے بنا پر حتی اسلام میں کوئی فقہ نجس ہے اور نہ کوئی شئی حرام ہے حضرت مولانا آپ اس ذلیل فقہ کے پیروکار ہیں جس میں کتا پاک ہے خنزیر پاک ہے۔

کافر و مشرک پاک ہے شراب پاک ہے منی پاک ہے بتائیے کتے اور خنزیر اور مشرک و کافر سے کونسی رشتہ داری ہے کہ آپ انکو پاک سمجھتے ہیں۔

اور منی کھانے میں آپکو کیا لذت آتی ہے کہ اپنے اسکا کھانا حلال فرمایا خدارا یہ غدر کرو ہم تو امام ابو حنیفہ کی فقہ کو مانتے ہیں مالک شافعی اور حنبل

دیکھو سوال کرتے ہیں کہ وہ تینوں یعنی گھوڑا گدھا اور خچر فقہ عائشہ اور حنفیہ میں نجس ہیں یا پاک ہیں، یقیناً پاک ہیں اور جب یہ پاک ہیں تو امام اہل سنت ابراہیم نخعی کا فتویٰ ملاحظہ کریں کہ ایسے چیز اناث کو پیشاب اور لید پاک ہے، اور ہمیں افسوس ہے مولوی محمد پر کہ بیچارے کو اپنے مذہب کی فقہ عائشہ کی بھی صحیح معلومات نہیں ہیں اور شیعوں کے پیچھے یہ مال کا مفتی اور امام اعظم بن کر بیٹھا ہے، ارباب انصاف جن چیزوں کو خود سنی مذہب کے علماء پاک لکھیں اگر اسی چیز کو شیعہ کتب میں بھی پاک لکھا ہے تو کیا جرم ہے، نیز محمد علی نے یہ بھی لکھا ہے۔ کہ شیعہ مذہب میں قے بھی پاک ہے اسکا جواب یہ ہے کہ دیوبندی مذہب میں آدمی کے منہ کی، اور کھانے میں کوئی فرق نہیں ہے جس طرح کوئی چیز آدمی کی کھانے سے نکلنے وہ نجس ہے اسی طرح منہ سے نکلے تو بھی نجس ہے سنی مذہب والے قے کو نجس، بیشتر سمجھتے ہیں کہ قے بھی پاخانہ ہے جو اسکے منہ سے نکلتا ہے۔

مسئلہ ودی اور مذی میں ایک ملاں کی غوغو !!

مولوی محمد علی شیخ الحدیث نے اپنی کتاب فقہ جعفریہ ص ۱۶۳/۱۶۴ کر یہ رونا بھی رویا ہے کہ شیعہ فقہ میں ودی اور مذی بھی پاک ہے اور پھر یہ تبصرہ بھی فرمایا کہ یہ مسائل امام جعفر صادق کے بیان کردہ نہیں ہیں بلکہ زرارہ اینڈ کمپنی کی بکواسات اور خرافات ہیں اور انہی من گھڑت چیزوں کی باتیں ہیں۔

فقہ عائشہ میں منی پاک اور مذی نا پاک بھی ہے

ارباب انصاف ہمیں افسوس ہے کہ اس امام کے محدث کو اپنے مذہب

علی بن ابی طالب کے خلاف بھڑکایا تھا اسی طرح اس لعنتی ابوسفیان نے جاہل
مسلمانوں کو شیعہ اثنا عشریہ کے خلاف بھڑکایا ہے جو حضور آل رسول کی
روایات میں اضافہ کرتے اور خنزیر سے زیادہ نجس کہا گیا ہے اس دشمن شیعہ
ناصبی نے ناصبی کا ترجمہ سنی کر کے تمام اہل سنت کو ناصبی قرار دے کے
انکو بھڑکایا ہے وہ لکھتا ہے۔ آنکھیں کھول دیجئے اس نے عقد ام کلثوم
کے بارے میں جو اس نے لکھا ہے جس کا ہم جواب دے چکے ہیں کہ
مسد صاحب نے حکم الشاکر یا علت الشاکر کی
بیماری حقیقی اور اسکی تصدیق حکیم اجمل خان کے والد کی بیاض سے بھی ہوتی ہے
جس میں انہوں نے فرمایا مگر صاحب علت ابنہ کے بیمار کو تعویذ دیتا ہے
اور خلیفہ دوم مسد صاحب بھی اسکو استعمال فرماتے تھے تعویذات
کے لئے ہماری کتاب سم مسموم اور کتاب ... ملاحظہ کریں
مولوی محمد علی شیخ الحدیث ان لوگوں کا پیر و مرشد ہے جو کذاب یا آنجہا
شاہ ولد الخانات کا سبز پیچے مرید تھا۔ اس نے ناصبی کے معنی ہی بدل دیے
کر کے اپنے ملعون بزرگوں کو بچایا ہے اور انکو قبروں میں تڑپایا ہے اب
ہم ناصبی کا معنی کتب اہل سنت سے پیش کر کے تکذیب کا سہارا بھی اور
لعنت اس مردود کی کے منہ پر ملتے ہیں۔

ناصبی وہ ہے جو ہمارے مولیٰ علیؑ کا دشمن ہے

ا۔ اہل سنت کی معتبر کتاب قاموس ص ۵۳ باب الباء از فیروز آبادی

۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تاج العروس ص ۲۶۶/۲۴۰ ج ۱ از مرتضیٰ الزبیدی
۳۔ اہل سنت کی معتبر کتاب لسان العرب ص ۷۶۲ م ابن منظور مصری
۴۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تدریب الراوی ص ۲۱۱ از جلال الدین سیوطی

تاج العروس کی عبارت | اھل النصب قوم یتدینون ببغضة سیدنا امیر المؤمنین ویعسوب المسلمین علیؑ بن ابی طالب

ترجمہ:۔ ناصبی وہ لوگ ہیں جو ہمارے سردار امیر المؤمنین کی دشمنی کو دین سمجھتے ہیں

منافق وہ ہے جو ہمارے مولیٰ کا دشمن

۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب صحیح مسلم کتاب الایمان ص ۶۵ ج ۱
۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب سنن ابن ماجہ ص ۱۳ باب مناقب علیؑ
۳۔ اہل سنت کی معتبر کتاب نسائی ص ۱۱۶ ج ۲ کتاب الایمان
۴۔ اہل سنت کی معتبر کتاب ترمذی شریف ص [illegible] باب مناقب علیؑ

ترمذی شریف کی عبارت | کنا نعرف المنافقین ببغض علیؑ بن ابی طالبؑ

صحابی رسول ابو سعید خدری کہتا ہے کہ ہم پہچان کرتے تھے منافقین کی امیر المؤمنینؑ علی کی دشمنی کے ساتھ

نوٹ:۔ ارباب انصاف ناصبی اور منافق وہ شخص ہے جو امیر المؤمنینؑ علی بن ابی طالب سے دشمنی رکھتا ہو۔ پس اگر مولوی محمد علی یا کوئی بھی ہو جو ہمارے مولیٰ علیؑ سے دشمنی رکھتا ہے وہ ناصبی بھی ہے۔

اور معاویہ کا حضرت علی سے دشمنی رکھنا اور آنجناب کو گالیاں دینا محتاج بیان نہیں ہے۔ یہ بات قابل غور ہے کہ اولاد حلالہ اس دشمن علی کا نوٹس کیوں نہیں لیتی۔ چپ چپ کھڑے ہو ضرور کوئی بات ہے

وہ منافق بھی ہے اور وہ کتے سے زیادہ نجس بھی ہے ۔

شاہ عبدالعزیز کا فتویٰ کہ نواصب کتے اور خنزیر کے برابر ہیں

اہل سنت کی معتبر کتاب تحفہ اثنا عشریہ ص ۹ ذکر مذاہب

نزد اہل سنت نواصب را بدترین کفر گویان و ہمسر کلاب و خنازیر میدانند

ترجمہ ۔ اہل سنت ناصبی لوگوں کو بدترین کفر گو اور کتے اور خنزیر کے برابر سمجھتے ہیں

مولوی محمد علی شیخ الحدیث بلال گنجی کو دعوت انصاف

ارباب انصاف ہم اس بناسپتی شیخ الحدیث کو دیانت اور انصاف کا واسطہ دے کر سوال کرتے ہیں کہ خود اہل سنت کے مناظر اعظم شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی کا فیصلہ ہے کہ ناصبی لوگ اہل سنت کی نگاہ میں کتے اور خنزیر کے برابر ہیں پس اگر شیعوں کی کتب احادیث میں بھی یہ لکھا ہے ۔ کہ ناصبی لوگ کتے سے زیادہ نجس ہیں تو اس بلال گنجی شیخ الحدیث کو تکلیف کیوں ہوئی ہے اور اس نے اپنی طرف سے ناصبی کا معنی سنی کر کے دیانت کا جنازہ نکال دیا ہے ۔ اور اپنی علمی خیانت کا کھلم کھلا ثبوت دیا ایسا معلوم ہوتا ہے کہ باقی سنیوں کو تو اس نے خواہ مخواہ ناصبی بنانے کی کوشش کی ہے البتہ یہ لطف مروان خود چھپا ہوا ناصبی معلوم ہوتا ہے اس لئے تو ناصبی کی مذمت سے اسکو بہت تکلیف ہوئی ہے ناصبیوں سے اسکا کوئی گہرا تعلق اور رشتہ داری ہے شعر تولا کو بچے پردہ ۔ [illegible] ہے ہم یزید کی لعنت بھری تصویر پیش کرتے رہیں گے مولوی محمد علی زندگی

باراں نوں سے ناں بھرا والی دا

خلفاء بنو امیہ و بنو مروان اور انکے عقیدت مند معاویہ و خیل علماء ناصبی ہیں

۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب الاستیعاب صفحہ ۵۵ جلد ۳ ذکر علیؑ

۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ ابو الفداء ذکر معاویہ صفحہ ۱۸۹ نیز صفحہ ۲۰۱

۳۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ الخلفاء صفحہ ۲۳۲ ذکر عمر بن عبد العزیز

۴۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ کامل ابن اثیر صفحہ ۲۰ جلد ۵ ذکر عمر بن عبد العزیز

۵۔ اہل سنت کی معتبر کتاب فتح الباری صفحہ ۵۸ جلد ۷ مناقب علیؑ

ابو الفداء کی عبارت | کان خلفاء بنو امیہ یسبون علیا فی الخطبۃ
خلفاء بنو امیہ حضرت علیؑ کو جمعہ کے خطبہ میں گالیاں دیتے تھے

نوٹ: جمعہ کا خطبہ عبادت ہے خلفاء بنو امیہ خاندان نبوت کو خطبہ میں گالیاں دینا عبادت سمجھتے اور آل نبیؐ کے بغض اور دشمنی کو عبادت اور دین سمجھنا ہی ناصبی کی نمایاں نشانی ہے پس معلوم ہوا کہ خلفاء بنو امیہ ناصبی تھے اور کتے اور خنزیر کے برابر تھے بقول شاہ عبد العزیز۔

الاستیعاب فی اسماء الاصحاب کی عبارت | فان بنی مروان شتموا علیا بن ابی طالب ستین سنۃ فلم یزدہ اللہ بذلک الا رفعۃ

ترجمہ: ساٹھ برس تک بنو مروان حضرت علیؑ کو گالیاں دیتے رہے لیکن آنجناب کے رتبہ میں اور مقبولیت میں کوئی فرق نہ آیا اور اللہ نے انکے شرف کو اور زیادہ فرمایا

نوٹ: معلوم ہوا بنو مروان بھی ناصبی تھے اور کتے اور خنزیر کے برابر تھے بقول شاہ عبد العزیز۔

فتح الباری کی عبارۃ | فنجمت طائفۃ اخری حاربوا علیا فتنقصوہ واتخذوا لعنہ علی المنابر سنۃ۔ ترجمہ: پھر ایک گروہ الناصبہ ظاہر ہوا جس نے حضرت علیؑ کے ساتھ جنگ کی اور آنجناب کی تنقیص کی اور ان پر [illegible]

علیؑ کو گالیاں دینا منبروں پر شریعت اور سنت سمجھا۔

نوٹ: یہ وہ گروہ ناصبی جو مروان اور یزید تھا اور بقول شاہ عبدالعزیز وہ کتے اور خنزیر کے برابر تھے۔

مروان اور معاویہ اور یزید ناصبیوں کے سرغنہ تھے

۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تحفہ اثنا عشریہ ص ۱۵ باب ۲ کید ۴۳

۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب البدایہ والنہایہ ص ۷۷ ج ۸ ذکر فضائل علیؑ

۳۔ اہل سنت کی معتبر فتاوی عزیزی ص ۱۲۳ م شاہ عبدالعزیز

۴۔ اہل سنت کی معتبر شذرات الذہب ص ۶۹ م عماد الدین حنبلی

تحفہ اثنا عشریہ کی عبارت	مروان از جملہ نواصب بلکہ رئیس آں گروہ بود مروان گروہ نواصب میں سے تھا بلکہ ان ناصبی گروہ کا سردار تھا
البدایہ کی عبارت	فقال سعد ابن ابی وقاص لمعاویہ ثم وقعت فی علی اتشتمه سعد صحابی نے معاویہ سے کہا کہ تو علیؑ بن ابی طالب کو گالیاں دیتے
۵۔ فتاوی عزیزی کی عبارت	معاویہ نے حضرت علیؑ کو گالیاں دی ہیں اور علیؑ سے جنگ بھی کی ہے اور جنگ کرنا گالی سے بڑا ہے
شذرات الذہب کی عبارت	قال الذہبی فیه ای یزید کان ناصبیا فظا غلیظا ذہبی کہتا ہے کہ یزید ناصبی تھا بد خلق تھا بد مزاج تھا۔

وکیل نواصب شیخ الحدیث محمد علی کو دعوت انصاف

ارباب انصاف معاویہ اور یزید اور مروان کا ناصبی ہونا ایک یقینی بات ہے اور شاہ عبدالعزیز کا قول کہ ناصبی کتے اور خنزیر کے برابر ہیں یہ بھی یقینی بات ہے

اب فیصلہ کرنا وکیل نواصب کے اپنے ہاتھ میں ہے کہ کون ناصبی ہے۔ اور کتے اور خنزیر کے برابر ہے اور اس وکیل نواصب کو اس وکالت سے کیا حاصل ہوا ہے اور ہم بھی اس بات سے انکار نہیں کرتے کہ نواصب کتے سے زیادہ نجس ہیں

ناصبی کی دو نشانیاں یزید سے محبت اور دس محرم کو خوشی کرنا!

۱- اہل سنت کی معتبر کتاب البدایہ والنہایہ ص ۲۲۹ ج ۸ اب اخبار فتن

۲- اہل سنت کی معتبر کتاب البدایہ والنہایہ ص ۲۰۳ ج ۸

البدایہ ص ۲۲۹ کی عبارت | الناس فی یزید بن معاویة اقسام فمنهم من یحبه ویتولاه وهم طائفة من اهل الشام من النواصب

لوگ یزید کے بارے مختلف قسم کے ہیں ایک گروہ لوگوں کا ایسا بھی ہے جو یزید سے عقیدت اور محبت بھی رکھتا ہے اور وہ اہل شام نواصب میں سے ہیں

البدایہ کی عبارت | وقد عاکس الشیعة یوم عاشوراء النواصب من اهل الشام ویتخذون ذالک الیوم عیدا ویظهرون فیه السرور والفرح

ترجمہ:- اور شیعوں کے الٹ و برعکس اہل شام ناصبیوں نے عید بنا لیے اور امام حسینؑ کے قتل کے دن وہ خوشی کا اظہار کرتے ہیں

وکیل نواصب مولوی محمد علی شیخ الحدیث کو دعوت انصاف

ارباب انصاف ہم نے اپنی کتاب خصائل معاویہ میں یہ حوالہ جات ٹھوک کے حساب سے دیئے ہیں۔ اور تحریرا فرزند ربیعہ بھی ملاحظہ ہو۔ کتاب اہل سنت حیوۃ الحیوان ص ۵۵ ذکر وفات امام حسن میں علامہ کمال الدین دمیری نے لکھا ہے کہ حضرت حسنؑ کی وفات کی خبر سن کر معاویہ نے خوشی کا اظہار کیا تھا اور [illegible]

اہل حدیث اور ان کی ماں عائشہ کے نزدیک منی پاک اور اس کا کھانا حلال ہے

۱- اہل سنت کی معتبر کتاب الھدایہ ص ۲۳ / ۱
۲- اہل سنت کی معتبر کتاب فتح الباری ص ۳۳۲ / ۱ باب غسل المنی
۳- اہل سنت کی معتبر کتاب ترمذی شریف ص ۲۹ / ۱ باب حکم المنی
۴- اہل سنت کی معتبر کتاب عمدہ القاری ص ۹۰۸ / ۱ باب حکم المنی
۵- اہل سنت کی معتبر کتاب بخاری شرح کرمانی ص ۸۳ / ۳ کتاب الوضو
۶- اہل سنت کی معتبر کتاب ارشاد الساری ص ۲۹۰ / ۱
۷- اہل سنت کی معتبر کتاب نیل الاوطار ص ۶۸ / ۱
۸- اہل سنت کی معتبر کتاب نووی شرح مسلم ص ۱۴۵ / ۱ باب حکم المنی

نووی شرح مسلم کی عبارت] ذھب کثیرون الی ان المنی طاھر وروی ذالک عن سعد بن ابی وقاص وعبداللہ بن عمر و عائشہ و داؤد و احمد فی اصح الروایتین وھو مذھب الشافعی واصحاب الحدیث

ترجمہ: زیادہ علماء اہل سنت کا یہ فتویٰ ہے کہ منی پاک ہے اور منی کے پاک ہونے کی بابت روایت آئی ہے سعد بن ابی وقاص سے اور عبداللہ بن عمر اور حضرت عائشہ سے داؤد اور احمد سے اور منی کے پاک ہونے کی بابت امام شافعی کا بھی اور اصحاب حدیث کا بھی فتویٰ ہے۔

نوٹ: ایک فتویٰ نووی شرح مسلم میں یہ بھی لکھا ہے کہ عورت کی

منی نجس ہے اور مرد کی منی پاک ہے اور خود شارح مسلم کا یہ فتویٰ ہے کہ مرد اور عورت دونوں کی منی پاک ہے۔

پھر علامہ نووی شارح مسلم لکھتا ہے کہ وهل يحل اكل المنى الطاهر فيه وجهان لاصحابنا الظهر هما لا يحل۔

ترجمہ: کہ کیا منی کو کھانا حلال ہے اس میں دو فتوے ہیں ایک یہ ہے کہ منی کھانا حلال نہیں ہے۔ البتہ دوسرا فتویٰ یہ ہے کہ منی کھانا حلال

ایک لطیفہ

ایک شیعہ نے ایک سنی سے کہا کہ منی تو گندی شے ہے اور تمہارے مذہب میں تو پاک ہے۔ سنی نے جواب دیا کیونکہ ہمارے نبی پاک اور ابوبکر عمر، عثمان اور معاویہ منی سے پیدا ہوئے ہیں اس لئے منی پاک ہے۔ شیعہ نے کہا کہ فرعون، نمرود، شداد اور ہامان بھی تو منی سے پیدا ہوئے ہیں لہٰذا قیاس کا تقاضا تو یہ ہے کہ منی کو نجس ہونا چاہیے۔

دہلوی دجال شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی نے آب استنجا کو لگام دے کر مسئلہ کو شیعوں کے خلاف خوب اچھالا ہے کہ اس پانی میں زیارت متعدد کی وجہ سے کیا خوبی پیدا ہوتی ہے کہ وہ پاک ہے ہم اس دیوبند کے پوپ پال کو یہ جواب دیتے ہیں کہ منی جو مرد کے آلہ تناسل سے نکلی اور عورت کی فرج میں داخل ہوئی اور فرج میں گھوم پھر کر باہر آئی۔ آب استنجا نے تو بقول شاہ صاحب کے نجاست کی ایک کان کی زیارت کی ہے اور منی نے نجاست کی دو کانوں کی زیارت کی ہے پس آلہ تناسل اور فرج کی سیر کرنے کے باعث منی میں کیا خوبی پیدا ہو گئی کہ فقہ دیوبند میں منی پاک بھی ہے اور اس کا کھانا بھی حلال ہے — ما لے خوش وصلہ نے کردی [illegible] میلہ میلہ۔

[illegible] (تحفہ اثنا عشریہ) [illegible] آب استنجا ۲۱۹

فقہ دیوبند میں استنجاء واجب نہیں ہے
اور امام اعظم کہتا ہے بغیر استنجا کے نماز صحیح ہے

۱- اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر کبیر صفحہ ۳۴۲ جلد ۳ مسئلہ ۱۲
۲- اہل سنت کی معتبر کتاب الھدایہ جلد ۱ صفحہ ۳۸ کتاب الطہارۃ
۳- اہل سنت کی معتبر کتاب رحمۃ الامۃ فی اختلاف الائمہ صفحہ ۱۵
۴- اہل سنت کی معتبر کتاب مختار الفتاوی مولف محمد بن طاہر سماکی حنفی

رحمۃ الامۃ کی عبارت { قال ابو حنیفہ الاستنجاء ھو سنۃ ولیس بواجب، فان صلی ولم یستنج صحت صلاتہ

ترجمہ: امام اعظم فرماتے ہیں کہ پاخانہ کے بعد کا مقام دھونا ضروری نہیں ہے۔ اگر کوئی شخص بغیر مقام دھوئے نماز پڑھے تو اس کی نماز صحیح ہے۔

مختار الفتاوی کی عبارت { منقول از کتاب ہدیہ اثنا عشریہ ردجواب تحفہ اثنا عشریہ جلد ۹ صفحہ ۳۴ مولف مرزا کامل شہید الخ۔

الاستنجاء فی اللغۃ وھو طلب النجاء من النجاسۃ وفی الشرع عبارۃ عن ازالۃ النجاسۃ عن موضع مخصوص بالماء او التراب وھو سنۃ عندنا وعند الشافعی فرض بنا علی ان النجاسۃ القلیلۃ عفو عندنا وعندہ لیس بعفو

ترجمہ: استنجاء کا لغت میں معنی یہ ہے کہ نجاست سے

نجات حاصل کرنا اور شریعت میں اس کا معنی ہے مقام مخصوص سے نجاست کو زائل کرنا ، مٹی یا پانی سے اور یہ استنجاء ہم حنفیوں کے نزدیک ضروری نہیں اور امام شافعی کے نزدیک ضروری ہے۔ ہمارے فتوے کی بنا اسی چیز پر ہے کہ تھوڑی نجاست اور پاخانہ اگر لگا ہوا ہے تو نماز میں معاف ہے اور امام شافعی کے نزدیک معاف نہیں ہے۔

نوٹ :

اہل دیوبند کے نزدیک چونکہ گانڈ مقام متبرک ہے اور اللہ تعالیٰ نے ان کی گانڈ کو یہ اعزاز بخشا ہے کہ تھوڑا سا یعنی تولہ یا دو تولہ اس پر اگر پاخانہ لگا ہو تو اس کے دھونے کی ضرورت نہیں ہے اور اسی نجاست کے ساتھ نماز پڑھ لے تو امام اعظم صاحب کا فتویٰ ہے کہ نماز صحیح ہے۔ مدت گنجی نہائی اور نچوڑا تا کی۔

نوٹ: ضروری وضاحت

آب استنجاء چند شرائط کے ساتھ جس میں ایک یہ بھی ہے کہ اس میں نجاست کی وجہ سے تغیر نہ ہو اور وہ کسی خارجی نجاست سے ملاقات بھی نہ کرے تو پاک ہے۔ شاہ عبد العزیز دہلوی نے اپنے تحفہ میں اس مسئلہ کی بات خوب ڈفلی بجائی ہے اور اس کے ہم خیال چھوٹے بڑے سب بندر اس ڈفلی پر خوب ڈانس کرتے ہیں۔

ہم شاہ صاحب کو یہ جواب بھی دیتے ہیں کہ ابتداء اسلام میں عرب کی غذا خشک تھی اس لئے اہل سنت کی کتاب کافی منقول از نزھہ اثناء عشریہ در جواب تحفہ اثنا عشریہ جلد نمبر۲ صفحہ ۱۹۲ مولف مرزا محمد کامل شہید رحمۃ

میں لکھا ہے۔ لا نھم کانوا یبعرون بعرا و الان یثلطون ثلطا
کہ عرب پاخانہ خشک مینگنیوں کی صورت میں نکالتے تھے اور اب وہ رقیق
ہوتا ہے۔ چونکہ پاخانہ جب مینگنیوں کی صورت میں نکلتا ہے تو وہ اطراف
مقعد کو نجس نہیں کرتا در بند ہونے کے بعد جب مقعد میں پانی ڈالا
جائے تو وہ پانی نجاست کے ساتھ ملاقات ہی نہیں کرتا۔ اس لئے
پاک ہے۔

پس شریعت مطہرہ نے وسواس کو دور کرنے کی خاطر چند شرائط
کے ساتھ آب استنجاء کو پاک قرار دیا تاکہ اگر وہ کپڑوں پر لگے تو آدمی
وسواس کی وجہ سے کپڑوں کو نجس سمجھ کر نماز کو چھوڑ دے اور چونکہ استنجاء کی
ضرورت دن میں کئی مرتبہ پڑتی ہے اور استنجے کے پانی کے قطرے بھی
آدمی کے کپڑوں میں لگتے ہیں اور ان سے بچنا بھی بہت مشکل ہے جس
سے شریعت نے آسانی دے کر اس پانی کو پاک قرار دیا ہے اور شاہ
عبد العزیز کی بے حیائی ہے کہ اس کے اپنے مذہب تو آب منی بھی پاک
ہے اور استنجاء واجب ہی نہیں۔

پس ہم اس دھلوی محدث کے پیر بھائیوں پر واضح کرتے ہیں کہ آپ
استنجاء کے مسئلہ کو شیعوں کے خلاف اچھالنے سے پہلے وہ اپنی فقہ کی
صفائی کریں کیونکہ ان کی فقہ گندگی کی کان ہے۔

چار مسئلے ہم نے حوالہ جات کے ساتھ لکھے ہیں کہ فقہ دیوبند میں ہے
کہ جس پانی میں خون حیض اور پاخانہ اور کتوں کا گوشت ملا ہوا ہو وہ
پاک ہے۔

(۲) لوٹے کے پانی میں پیشاب کیا جائے اور پانی میں تغیر نہیں آیا تو وہ پانی

بھی پاک ہے۔ (۳) منی پاک ہے (۴) استنجاء کرنا امام اعظم کے نزدیک نماز کے لئے واجب نہیں ہے۔ پس جس مذہب میں نماز کی خاطر مقعد دھونا واجب نہیں ہے ان کو کوئی حق نہیں پہنچتا کہ وہ آب استنجاء کے بارے میں منطق بنتے پھریں۔ بلکہ وہ پہلے اپنی مقعد کے گند کی صفائی کی طرف توجہ دیں۔ گھریں نجس ہرائے اور ان کی جان نے۔

جن کے ہاں استنجاء واجب نہیں ان کی دبر کا مسواک پتھر ہے

اہل سنت کی معتبر کتاب شرح الفیہ صفحہ ۹۳ باب اعراب الفعل

اُنْبِی عَلَمَاءُ النَّاسِ اَنْ یَّخْبِرُوْنِیْ   مَا طَلَعَتْ فَرِیبًا مَسْوَاکُهَا الْحَجَر

ترجمہ: عاجز ہیں علماء یہ خبر دینے سے کہ وہ گنگی بولنے والی کیا ہے جس کا مسواک پتھر ہے۔ یہ ایک چیستان ہے دبر کے بارے

نوٹ:

جلال الدین سیوطی شافعی نے بچارے حنفیوں کے ساتھ بہت زیادتی کی ہے کہ ان کی دبر کا مذاق اڑایا ہے کیا اس شعر کے علاوہ شرح الفیہ کو مقبولیت نہ حاصل ہوتی۔ ارباب انصاف یہ شعر امام اعظم صاحب کے فتویٰ کو روشن کرنے کے لئے بنایا گیا۔

اگر تسلی نہیں ہوئی تو اور سنیں

ہمارے دیوبندی دوستوں کا مذہب یہ ہے کہ پیشاب و پاخانہ کے بعد نجاست کو پانی سے دور کرنا ان کے ...

میں ضروری ہی نہیں کیونکہ انھوں نے اپنایہ صاف ستھرا مذہب صحابہ کرام سے لیا ہے اور صحابہ تو ڈھیلہ یا پتھر سے کام چلاتے تھے

صحابہ کرام پانی سے استنجاء نہیں فرماتے تھے

اہل سنت کی معتبر کتاب فتاوی عزیزی صفحہ ۲۲۹ باب الفقہ لا یسئل عن حال الصحابۃ انہم کانوا یکتفون فی الاستنجاء من الغیر اذا بالاحجار انہم کانوا یبعرون بعرا وانتم تثلطون ثلطا

ترجمہ :

صحابہ کرام کے مایہ ناز وکیل شاہ عبدالعزیز محدث دھلوی نے اپنے فتاوی میں حسن بصری کی زبانی صحابہ کرام کی یہ شان بیان کی ہے کہ استنجاء کی بابت ان کا حال نہ پوچھا جائے صحابہ پاخانہ کے بعد استنجاء میں پتھروں پر گزارہ فرماتے تھے۔ کیونکہ وہ پاخانہ مینگنی کی طرح خشک نکالتے تھے اور تم لوگوں کا پاخانہ سرش اور نرم کی طرح ہوتا ہے۔

نوٹ :

ارباب انصاف غور کا مقام ہے کہ صحابہ کرام کی معقدین کیا خصوصیت تھی کہ وہ صرف ڈھیلے یا پتھر سے پاک ہو جاتے تھے۔ صرف یہ خوبی تھی کہ ان کا پاخانہ مینگنی کی طرح ہوتا تھا وہ برہنہ ہونے کے بعد وہ لوگ وسوسہ دور کرنے کے لئے اینٹ پتھر کا ڈھیلہ پھیر لیتے تھے اور اگر اس صورت میں کوئی شخص پانی کے ساتھ استنجاء کرے تو چونکہ پاخانہ اور گرد تو لگا ہی نہیں لہٰذا پانی پاخانہ سے مس نہ ہونے کی

وجہ سے پاک ہے اور پاک ہونے کا مطلب یہ ہے کہ اگر اس پانی کے قطرات کپڑوں میں لگیں تو کپڑے نجس نہ ہوں گے۔

دہلوی دجال پر افسوس ہے کہ حسن بصری نے فرمایا کہ صحابہ کی دبر بغیر پانی کے پاک ہو جاتی تھی تو اس پر کوئی تبصرہ نہیں فرمایا اور اگر شیعوں نے کہا کہ چند شرائط کے ساتھ استنجاء کا پانی پاک ہے تو شاہ صاحب محقق بن بیٹھے وہ ؎ خرِ عیسیٰ اگر بمکہ برند چوں بیاید ہنوز خر باشد (?) ... ورکو و ابو علی سینا

حضرت عمر کا معیاری استنجاء ملاحظہ ہو

اہل سنت کی معتبر کتاب فتاوی عبدالحی ص ۳۲

باب الاستنجاء عن مولیٰ عمر قال کان عمر اذا بال قال ناولنی شیئا استنجی بہ فاناولہ العود او الحجر او یاتی حائطا یمسح بہ الارض قال البیہقی ھذا اصح ما فی الباب۔

ترجمہ:

حضرت عمر کا غلام بیان کرتا ہے کہ جب حضرت عمر پیشاب کرتے تھے تو مجھ کو فرماتے تھے کہ مجھے کوئی چیز دے جس کے ساتھ میں استنجاء کروں میں ان کو کوئی لکڑی یا پتھر دیتا یا حضرت عمر پیشاب کی نالی کو پکڑ کر کسی دیوار یا زمین پر رگڑتے تھے۔ امام اہل سنت بیہقی فرماتے ہیں کہ استنجاء کی بابت یہ سب سے زیادہ صحیح طریقہ ہے۔

نوٹ:

ارباب انصاف اگر حضرت عمر کے پیشاب کرنے اور استنجاء کرنے کا یہی طریقہ تھا تو ہم شیعہ یہ کہنے میں حق بجانب ہیں کہ حسن مسکین کو پیشاب

اور استنجا کرنے کا طریقہ نہیں آتا تھا وہ بیچارا بیوی کے پاس کس طرح جاتا ہوگا۔ کیا اس وقت بھی غلام کو ہمراہ رکھتے ہوں گے۔ کیا شرفاء دیوبند اسی طرح رفع حاجت کے بعد غلاموں کو اور مریدوں کو آواز دیتے ہیں کہ ہمیں استنجا کرواؤ۔ جتنی بے حیائی اور بے شرمی اس روایت میں ہے خدا کی پناہ کہ حضرت ؐ آلہ تناسل پکڑ کر لوگوں کے سامنے دیوار پر رگڑتے تھے۔

علماء دیوبند کی دیوبندی عورتوں کو ہدایت کہ استنجا میں ایک پتھر دبر میں اور ایک قبل میں لیں

اہل سنت کی معتبر کتاب فتاوی مولانا عبد الحی صفحہ ۲۰۲

المرأة ۔۔۔ تدبر بالحجر الاول وتقبل بالثانی وتدبر بالثالث فی کل حال ان کان الزمان صیفا والعکس ان کان شتاء۔

ترجمہ: اگر موسم گرما ہو تو دیوبندی عورت پاخانہ سے فارغ ہونے کے بعد ایک پتھر تو پاخانہ کی جگہ میں لے اور دوسرا پیشاب کی جگہ میں اور پھر تیسرا پتھر پاخانہ کی جگہ میں لے اور اور پتھروں سے خواہ اس کو کتنی ہی تکلیف ہو اس کو لینے پڑیں گے اور موسم سرما میں اس کا الٹ کرنا ہوگا۔

نوٹ: ارباب انصاف دیوبندی عورتوں کے لئے اس مذہب میں بڑی تکلیف ہے تین پتھر لینے دبر اور قبل میں آسان نہیں ہے۔

جو پانی سے گو پہر نہ دھوئے وہی مسلمان ہے

بلے بلے

اہل سنت کی معتبر کتاب فتاوی مولانا عبدالحی حصہ ۲
سوال :

پیشاب و پاخانہ کے وقت ڈھیلا کو چھوڑ کر صرف پانی پر اکتفا روافض کا شعار ہے اگر مسلمان ایسا کریں تو ان کے ساتھ مشابہت لازم آتی ہے تو مسلمان کو کیا کرنا چاہیئے۔

نوٹ : ارباب انصاف اس سوال سے آپ ذرا اہل دیوبند کی ذہنیت دیکھیں کہ جو لوگ پانی سے طہارت کرتے ہیں وہ تو ہو گئے روافض اور جن کی گانڈ میں پاخانہ لگا رہے مگر پانی استعمال کرنے سے ان کے اسلام کو خطرہ ہے وہ ہو گئے مسلمان۔

ع : کیا بات ہے کیا بات ہے کیا بات ہے واللہ

نوٹ : آپ استنجا کی تفصیلی بحث کی خاطر کتاب نزہتہ اثنا عشریہ جلد ۹ کی طرف رجوع کریں۔ مرزا محمد کامل دھلوی نے تحفہ کے جواب میں نزہتہ اثنا عشریہ کی ۱۲ جلدیں لکھ کر ناصبیت کے تابوت میں آخری میخ ٹھونک دی ہے۔ خلاصتہ الکلام۔ شاہ عبدالعزیز دھلوی کی اس بکواس کا کہ آپ استنجا میں زیارت مقعد سے جو کہ سنت کی کان ہے کیا خوبی پیدا ہوتی ہے کہ وہ پاک ہے جواب ہو گیا کہ تمہاری خواتین کی فرج اور تمہارے آلہ تناسل میں کیا خوبی ہے کہ منی ان کی سیر کرنے کے بعد پاک ہے نیز تمہاری مقعد میں کیا خوبی ہے کہ وہ بغیر پانی لگے ہی پاک ہو جاتی

سپاہ صحابہ کی گواہی کہ نبی کریم خانہ کعبہ کی طرف منہ کرکے پیشاب کرتے تھے اس گواہی میں عبداللہ بن عمر آگے آگے ہے

۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب فتح الباری شرح بخاری ص ۱۲۶ ج ۱
۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب نیل الاوطار ص ۹۵ ج ۱
۳۔ اہل سنت کی معتبر کتاب رحمۃ الامۃ فی اختلاف الائمہ ص ۱۵
۴۔ اہل سنت کی معتبر کتاب کشف الغمہ ص ۲۴
۵۔ اہل سنت کی معتبر کتاب فقہ علی مذاہب الاربعہ ص ۳۵ ج ۱

عن جابر قال رأیته قبل موته بعام یبول مستقبل القبلة
جابر صحابی روایت کرتے ہیں کہ میں نے نبی کریم کو آنجناب کی وفات سے ایک سال پہلے دیکھا تھا کہ حضور خانہ کعبہ کی طرف منہ کرکے پیشاب فرما رہے تھے۔

بی بی عائشہ بھی خانہ کعبہ کی طرف منہ کرکے پیشاب کرتی تھی

فتح الباری ص ۲۴۶ وقال قوم بالجواز مطلقا وهو قول عائشة وعروة وربيعة وداود واعتلوا بأن الاحاديث تعارضت فليرجع الى اصل الاباحة قبلہ کی طرف منہ کرکے پیشاب کرنے کو ایک قوم نے جائز قرار دیا ہے اور ان میں بی بی عائشہ کا پہلا نمبر ہے اور دلیل یہی ہے کہ تعارض ادلہ کے بعد اصل اباحت ہے۔ بالکل محدث کو ان حوالہ جات کے پڑھنے کے بعد شرم سے ڈوب کر مر جانا چاہیے تو فقیر ہے ہے کہ نماز ادا کرتے تھے [illegible] گئے۔

فقہ دیوبند میں ہے کہ کھڑے ہوکر پیشاب کرنا سنت نبی ہے

۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب صحیح بخاری ص ۵۱ کتاب الوضو

۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب فتح الباری ص ۳۲۸ ج ۱ کتاب الوضو

صحیح بخاری کی عبارت] باب البول قائما و قاعدا عن حذیفہ قال اتی النبی سباطۃ قوم فبال قائما

جناب حذیفہ راوی ہے کہ نبی کریم ایک قوم کے کوڑے پر آئے اور کھڑے ہوکر پیشاب کیا۔

نوٹ اور فتح الباری ص ۳۲۸ ج ۱ میں لکھا ہے کہ ایک دن نبی کریم نے صحابہ کرام کے سامنے بیٹھ کر پیشاب فرمایا تو اصحاب کہنے لگے۔

انظروا الیہ یبول کما تبول المرأۃ کہ دیکھو نبی ہو کر اس طرح پیشاب فرما رہا ہے کہ جس طرح عورت پیشاب کرتی ہے۔

حضرت عمر بن خطاب بھی کھڑے ہوکر پیشاب کرتے تھے

اہل سنت کی معتبر کتاب کشف الغمہ ص ۳۲ ج ۱ باب الاستنجاء

وکان عمر بن خطاب یقول البول قائما احصن للدبر

جناب عمر صاحب فرماتے تھے کہ کھڑے ہوکر پیشاب کرنا یہ دبر کو یعنی گانڈ کی زیادہ حفاظت کرتا ہے۔ مبارک۔

نوٹ: ہمارے مخاطب بالخصوص نے بھی کیا اس بات پر روشنی ڈالی تھی یا ہے کہ سنت نبی پر زیادہ چلنے والی تو حضرت عائشہ تھی کیا وہ بھی کھڑے ہوکر پیشاب فرماتی تھی۔ شرم شرم شرم

غوث پاک کے مرید محدث محمد علی توجہ فرمادیں

کہاوت مشہور ہے کہ لا تطرحوا الدرر فی افواہ الکلاب کہ کتوں کے منہ
میں موتی مت ڈالیں جس نے تمہیں علم پڑھایا ہے اس نے کتے کے آگے
گوہر ڈالا ہے۔ تم نے اپنی زندگی کو ایک حد فقہ آل محمد پر تنقید کر کے ضائع
کیا۔ تم یہ دعویٰ بھی کرتے ہو کہ ائمہ اہل بیت ہمارے بھی امام ہیں
تمہیں کیا ہو گیا رہبری والی بالی کو واسطہ ہے تمہارا اگر جس فقہ کے تم پیروکار ہو
اس فقہ کی کتابوں میں ائمہ اہل بیت کے کتنے فرمان لکھے ہیں حق تعالیٰ
نے تمہارے ملعون علماء کو یہ توفیق ہی نہیں دی کہ وہ خاندان نبوت
کے کسی امام کا فرمان اپنی کسی کتاب میں درج کریں اور تم ملعون علماء
کے پیچھے تم لگے ہوئے ہو وہ اس طرح کہ ابوجہل سمجھے کہ انہوں نے یہ روایت
پیش کی ہے کہ نبی پاک اور بی بی عائشہ خانہ کعبہ کی طرف منہ کر کے پیشاب
فرماتے تھے۔ اور اس رپورٹ کے ساتھ ساتھ انہوں نے
اس مسئلہ میں بھانت بھانت کے فتوے بھی لکھے ہیں جس کا نتیجہ یہ ہے
کہ یہی ملعون علماء نے دین اسلام کا قیمہ بنا کر رکھ دیا ہے
اگر شیعہ لوگ وقت غسل میت کا منہ قبلہ کی طرف کر دیں
تو کچھ اعتراض ہے اور تمہاری بی بی عائشہ قبلہ کی طرف منہ
کر کے پیشاب کرے تو آپ خوش ہیں اب تم اپنے غوث
پاک کو بلا دو وہ اگر تمہاری غلیظ اور گندی فقہ کی مناسبت سے بشری
کرے۔ م: پیچھے واٹولے بالا۔ اور قیمہ نے وا منہ کالا۔
گھر میں نہیں دانے اور اماں گئی بھنانے

فقہ دیوبند میں نجاست کو دور کرنے کا ایک کیمیائی طریقہ کہ اس کو چاٹ لے تو پاک ہے

۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب فتاوی قاضی خان ص۱۲ کتاب الطہارۃ

۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب فتاوی عالمگیریہ۔

۳۔ اہل سنت کی معتبر کتاب المحیط منقول از نزہۃ الخواطر ص۱۴۷ ج۹

فتاوی قاضی خان اذا اصاب النجاسۃ بعض اعضائہ

کی عبارت (لحس) بلسانہ حتی ذہب اثرہ تطہر

ترجمہ:

اگر انسان کے کسی عضو بدن پر (خواہ عضو تناسل ہو یا فرج، پر یا دبر پہ) نجاست لگ جائے اور آدمی اس نجاست کو (خواہ پاخانہ ہو یا منی اور خون ہو) اپنی زبان سے چاٹ لے اس طرح کہ نجاست کا چاٹ چاٹ کر نشان ہی ختم کر دے تو وہ جگہ پاک ہے

(المحیط کی عبارت) ولو لحس الثوب بلسانہ حتی

ذہب الاثر۔ فقد طہر۔

کہ اگر آدمی نجس کپڑے کو زبان مبارک سے چاٹ لے اس طرح کہ نجاست کا نشان مٹ جائے تو وہ کپڑا پاک ہے۔

نوٹ:

ارباب انصاف دیکھا آپ نے دیوبند والوں کی زبان ہے یا کہ ڈرائی کلین کی مشین ہے کہ پاخانہ۔ منی۔ خون سب کو پاک کرتی ہے

اعتراض ۹

مسئلہ تھوک سے استنجاء پر میر صاحب کا نواصب سے ایک فیصلہ کن مناظرہ

ہمارے ایک دوست میر صاحب سے ہماری ایک دن اختلافی مسائل پر بات چیت ہوئی میں نے اُن سے کہا کہ جناب میر صاحب آپ کی کتاب فروع کافی، کتاب الطہارۃ میں ایک حدیث ہے جسے نواصب پیش کر کے شیعوں پر کیچڑ اچھالتے ہیں کہ ان کے مذہب میں تھوک سے استنجاء جائز ہے۔ میر صاحب نے فرمایا کہ اس حدیث کے مضمون میں میرا نواصب سے مناظرہ ہو چکا ہے میں نے کہا کہ اختصار کے ساتھ فرمائیں کہ آپ نے کتنے جواب دیئے۔ فرمایا

پہلا جواب:

روایت کا آغاز یوں ہوتا ہے کہ عن حنان بن سدیر قال سمعت رجلاً سئال ابا عبد اللہ۔

کہ حنان بن سدیر کہتا ہے کہ میں نے خود امام سے نہیں سنا بلکہ ایک مرد سے سنا ہے وہ کہتا ہے کہ امام نے فرمایا، السائل چونکہ ناصبی تھا اس لئے ابن سدیر نے نفرت کی وجہ سے اس کے نام کا ذکر نہیں کیا اور ہمارے اماموں کی شان یہ ہے کہ اگر توراۃ والے آئیں تو ان کو توراۃ سے جواب دے سکتے ہیں۔ اور اگر انجیل یا زبور والا آئے تو اس کو انجیل یا زبور سے جواب دے سکتے ہیں۔ جس مذہب والا آئے اس کو اس کے مذہب کے مطابق جواب دے سکتے ہیں چونکہ سائل ناصبی تھا اور ناصبیہ ولید بندیہ میں یہ حکم ہے کہ اگر کسی شخص پر نجاست لگ جائے تو [illegible]

اس نجس مقام کو زبان سے چاٹ لے تو وہ جگہ پاک ہے۔ اب
مقام پیشاب تک۔ تو ناجی کا منہ نہیں پہنچ سکتا تھا اس لئے امام
نے فرمایا جس کا مطلب یہ ہے کہ چونکہ مقام پیشاب تک تمہارا
تو پہنچ نہیں سکتا اور تمہارے مذہب میں نجاست چاٹنے سے مقام
پاک بھی ہو جاتا ہے پس تم جب چاٹ نہیں سکتے تو مقام مخصوص میں
تھوک لگا لو جب وسوسہ پڑے تو یہ سمجھ لینا کہ پیشاب کا قطرہ نہیں ہے
بلکہ یہی تھوک ہے میں نے کہا میر صاحب کیا کہنا آپ نے کیا فاصلہ تیر چلایا

دوسرا جواب:

میر صاحب نے فرمایا۔ پھر میں نے کہا کہ اگر کسی دیوبندی کو یہ یاد
نہیں ہے کہ وہ رجلاً ناجیی دیوبندی تھا کہ جس نے سوال کیا تھا تو پھر اس
جواب یہ ہے کہ جس حدیث کا ایک راوی بھی مجہول ہو جائے تو وہ حدیث
نہ صحیح ہے نہ ہی حسن ہے اور نہ ہی وہ موثق ہے۔ بلکہ وہ حدیث ضعیف
ہوتی ہے۔ پس ابن سدیر نے جس مرد سے سنا ہے اس کا نام ظاہر نہیں
کیا لہذا وہ مرد مجہول ہو گیا اور اس کی حدیث ضعیف ہو گی اور ضعیف
حدیث اگر صحیح کے معارض نہ بھی ہو تو بھی کسی مسئلہ کی دلیل نہیں ہو سکتی اور
فقہ کا اجماعی مسئلہ ہے کہ مقام پیشاب بغیر پانی کے پاک نہیں ہو سکتا
میں نے کہا میر صاحب آپ کے اس جواب سے تو معلوم ہوتا ہے کہ جواب
دینے والے لکھے آدمی ہیں۔

تیسرا جواب

حدیث میں یہ الفاظ بھی ہے کہ اذا بلت وتمسحت کہ جب تو پیشاب کرے
اور مقام پیشاب کو پانی سے دھولے تمسح کا لغت میں معنی ہے پانی سے دھونا

پس اس کے بعد وسوسہ کو دور کرنے کی خاطر تو مقام مخصوص پر تھوک لگانے میں کیا حرج ہے

چوتھا جواب :

میر صاحب نے فرمایا کہ میں نے چیلنج کر دیا کہ تمام دنیا کے نواصب مل کر شیعہ کتب سے یہ الفاظ دکھائیں کہ تھوک سے استنجاء جائز ہے لفظ استنجاء کا حدیث کے الفاظ میں ہونا ضروری ہے دکھائیں کہاں لکھا ہے میں نے کہا میر صاحب یہ تو آپ نے مناظرہ چال چلی ہے

پانچواں جواب

میر صاحب نے فرمایا کہ اہل سنت کی فتح الباری، شرح بخاری میں لکھا ہے کہ بی بی عائشہ فرماتی ہیں کہ میرے کپڑے کو جب خون حیض لگتا تھا تو میں اس پر تھوک دیتی تھی اور پھر اس کو رگڑ دیتی تھی۔ بھائی حضرت عائشہ کی تھوک میں کونسا تیزابی مادہ تھا کہ وہ خون کو پاک کر لیتا تھا اگر بی بی عائشہ تھوک سے خون حیض کی نجاست پاک کر سکتی ہے تو اس کی اولاد تھوک سے مقام پیشاب بھی پاک کر سکتی ہے۔

چھٹا جواب :

میر صاحب نے فرمایا کہ فقہ حنفیہ کا یہ مایہ ناز مسئلہ ہے کہ مطہرات میں سے ایک تھوک بھی ہے، توالہ جات تھوک کے حساب سے موجود ہیں کہ ہر قسم کی نجاست چاٹ لینے سے پاک ہو جاتی ہیں بی بی عائشہ خون حیض کا تھوک سے پاک کرتی تھی۔ لہٰذا اہل سنت کے جاہل ملاں مسئلہ تو کر لیتے ہیں مگر جب ہم جوابی کاروائی کرتے ہیں تو وہ پھر چیخ و پکار کرتے ہیں اگر ہم یہ کہہ دیں کہ حضرت عائشہ جب تھوک سے خون حیض پاک کر تی تھی

معلوم وہ کہاں کہاں تھوک لگاتی ہوں گی۔

جناب عائشہ کا تھوک سے خون حیض کو پاک کرنا

۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب بخاری شریف صفحہ ۴۵/۱ باب غسل دم المحیض

۲۔ اہل سنت کی معتبر فتح الباری، شرح بخاری صفحہ ۳۱۳/۱

۳۔ اہل سنت کی معتبر کتاب سنن ابی داؤد صفحہ ۴۸/۱ کتاب الطہارۃ

۴۔ اہل سنت کی معتبر کتاب عمدۃ القاری شرح بخاری صفحہ ۱۰۹/۱

۵۔ اہل سنت کی معتبر کتاب الدر المختار صفحہ ۳۰ باب الانجاس

۶۔ اہل سنت کی معتبر کتاب رد المختار شامی صفحہ ۳۰۹/۱

۷۔ اہل سنت کی معتبر کتاب اوجز المسالک شرح موطا صفحہ ۳۳۹/۱

۸۔ اہل سنت کی معتبر کتاب موطا کی شرح زرقانی صفحہ ۱۳۱/۱

۹۔ اہل سنت کی معتبر کتاب نیل الاوطار صفحہ ۵۲/۱

۱۰۔ اہل سنت کی معتبر کتاب میزان الکبریٰ صفحہ ۱۰۴

بخاری شریف کی عبارت } قالت عائشہ ما کان لاحدانا الا ثوب واحد تحیض فیہ فاذا اصابہ شئی من دم حیض قالت بریقھا فقصعتہ بظفرھا

ترجمہ: جناب عائشہ نے کہا کہ ہمارے پاس کبھی صرف ایک کپڑا ہوتا تھا اور جب اس کو خون حیض لگ جاتا تو میں اس کو تھوک سے تر کر لیتی اور ناخن سے رگڑ دیتی تھی۔

نوٹ: امیر باپ کی رئیس بیٹی حضرت عائشہ کی طہارت آپ نے

ملاحظہ فرمائی ہے اس حدیث سے امام اعظم نے دلیل بنائی ہے کہ تھوک بھی نجس شئے کو پاک کرتی ہے۔ پس اگر عائشہ کی تھوک خون حیض کو پاک کر سکتی ہے تو عام سنی تھوک سے مقام پیشاب کو بھی پاک کر سکتا ہے

عمدۃ القاری کی عبارت { ومما یستنبط منہ جواز ازالۃ النجاسۃ بغیر الماء فان۔

ترجمہ: مذکورہ حدیث سے جو احکام نکالے جاتے ہیں ان میں یہ حکم بھی ہے کہ پانی کے بغیر بھی نجاست کا دور کرنا جائز ہے کیونکہ خون نجس ہے۔

نیل الاوطار کی عبارت { عن ابی حنیفۃ وابی یوسف یجوز تطہیر النجاسۃ بکل مائع طاہر واحتجوا بقول عائشۃ

ترجمہ: امام اعظم اور قاضی ابو یوسف کے نزدیک ہر قسم کے پاک پانی سے نجاست دور کرنا جائز ہے اور انھوں نے حضرت عائشہؓ کے مذکورہ فرمان سے دلیل فرمائی ہے۔

الدر المختار کی عبارت { یجوز رفع النجاسۃ بماء وبکل مائع طاہر قالع للنجاسۃ کما ورد حتی الریق فتطہر اصبع وثدی بلحس ثلاثا۔

ترجمہ: پانی اور اس کی مثل بہنے والی چیز جو نجاست کو دور کرتی ہے۔ اس کے ساتھ نجاست کا دور کرنا جائز ہے اور آب گلاب اور حتی کہ تھوک کے ساتھ بھی اگر انگلی یا پستان کو تین بار چاٹ لیں تو پاک ہے

میزان الکبری کی عبارت { عن عائشۃ انہا کانت اذا اصاب ثوبہا دم حیض بصقت علیہ ثم فرکتہ بعود حتی تنزل عینہ۔

ترجمہ: جناب عائشہؓ فرماتی ہیں کہ جب ان کے کپڑے کو خون حیض لگ جاتا تھا تو وہ اس پر تھوک دیتی تھی اور رگڑی سے اس کو رگڑ دیتی تھی۔ نوٹ: مولوی محمد علی کی بیوی بھی اسی طرح حیض پاک کرتی ہوگی۔

نوٹ:

ارباب انصاف اپنے دیوبندی مذہب کی غلاظت اور گندگی ملاحظہ فرمائی ہے۔ خون حیض جیسی گندی اور پلید شے کو ان کی خواتین تھوک کر یا چاٹ کر پاک کر لیتی ہیں اور اسی مسئلہ سے آپ ان کی نفاست اور لطافت طبع ملاحظہ کریں اور اس قسم کی بے حیائی و اسلام مسکر اس بے غیرت مذہب والے حضرت عائشہؓ کی زبان مبارک سے بیان کر کے لطف اندوز ہوتے ہیں۔

حضرت عائشہؓ تو ادب کی جگہ ہے ہم کچھ نہیں کہتے البتہ باطل نواز جھنگوی اور اس کے ہم خیال لوگوں کو دعوت فکر دیتے ہیں کہ تمہاری بیویاں حیض والی ماں کی یا بیٹی سے کر بیٹھی ہوں اور سپاہ صحابہ کے تمام ارکان و ممبران باری باری آئیں تھوکتے یا چاٹتے جائیں تو وہ آپ کے امام اعظم صاحب کی برکت سے پاک ہو جائیں گی۔ لعنت ہے ایسے مذہب پر جس نے اسلام جیسے پاکیزہ مذہب کو برباد کر کے رکھ دیا اور بے غیرت ایسے ہیں کہ نعرے لگاتے ہیں کہ شیعہ کافر ہیں۔ ہم کہتے ہیں بے حیا کافر ہو جو نبی کریمؐ کی محبوبہ بیوی کے حیض کی باتیں بخاری شریف سے بیان کرتے ہو۔ اس میں شک نہیں کہ حضرت عائشہؓ نبی کریمؐ کی زیب خانہ اور زینت کاشانہ تھی مگر یہ باتیں بی بی عائشہؓ کی زبانی بخاری شریف میں کہ وہ تھوک سے حیض پاک کرتی تھی حیض کی حالت میں نبی کریمؐ سے مباشرت کرتی تھی یہ حضرت کی خود اہل سنت نے توہین کی ہے۔

اعتراض ۱۵

بیت الخلاء سے نعمت خدا کی قدر اور اسکو بے ادبی سے بچانے کی خاطر امام پاک کا روٹی کے ٹکڑے کو اٹھا لینا اور اسکے خلاف پاخانہ خود کھانے کی

کتاب من لا یحضرہ الفقیہ کی عبارۃ: امام پاک بیت الخلاء میں گئے وہاں روٹی کا ٹکڑا پڑا تھا نعمت خدا کی قدر کی خاطر، امام پاک نے اسکو اٹھا کر اپنے غلام کو دیا۔ غلام نے اسکو پاک کر کے کھا لیا امام پاک نے فرمایا تو جنت کا حقدار ہے۔

نوٹ ارباب انصاف اس روایت پر اہل سنت مولانا خوب تنقید فرماتے ہیں حالانکہ اس میں کوئی چیز قابل اعتراض نہیں ہے۔ روٹی نعمت خدا ہے اگر بیت الخلاء میں پڑی ہو تو اسکا اٹھانا ضروری ہے اور اگر وہ نجس ہو گئی ہو تو اسکو پاک کرنا اور پھر اگر وہ کھانے کے قابل ہو گئی ہو تو اسکو کھا لینا اس میں کیا حرج ہے۔ اور سنی احباب کو ہمارا چیلنج ہے کہ وہ اپنی فقہ کی چار دنا پٹاریاں کھول کر بتائیں کہ اس مسئلہ میں ان کا امام اعظم وغیرہ کیا فرماتا ہے۔ اگر تسلی نہیں ہوئی تو اور سنیں

سنی فقہ میں منی اور پاخانہ کھانا اور ہر قسم کی نجاست چاٹنا جائز ہے

ارباب انصاف کہاوت مشہور ہے اہل سنگ کہ ایک مسجد خراب کرنا کہ جب کسی کتے کی موت آتی ہے وہ مسجد میں جا کر سوتا ہے اسی طرح جب کسی ملاں کی موت آتی ہے تو وہ شیعہ مذہب اور خاندان نبوت کو برا کہتا ہے۔ پیشاب پینے کے اور منی اور پاخانہ کھانے کے کتاب

اہل سنت حیوۃ الحیوان سے کچھ نقائص گزر چکے ہیں اور اب کچھ اور
سنیں ملاحظہ ہو۔ مرد اور عورت دو تولے کی منی پاک ہے ثبوت دیکھیے
عرف الجادی ص ۱۰ ملاحظہ کریں اور جبکہ منی پاک ہے تو آیا اسکا
کھانا بھی جائز ہے یا ناجائز اس میں دو قول ہیں یعنی کہ بعض سنی
ملاں منی کھانا جائز سمجھتے ہیں ثبوت کے لئے فقہ محمدیہ ص ۱۳۰ مصنف
ابو الحسن ملاحظہ فرما دیکھیں۔

سنی اندھے حافظ کا عورت کی شرمگاہ میں روٹی لگا کر کھانا

ثبوت بکتاب اہل سنت افاضات یومیہ ص ۱۳۱ جلد ۴ بحوالہ اکابرین کے مجرب
بارے ص ۵ از قلم شاہد رضوی ناشر خدام رضا ساہیوال مکتب
کچھ لوگوں نے حافظ جی کو نکاح کی رغبت دی کہ حافظ جی نکاح کر لو بڑا
مزہ ہے حافظ جی نے نکاح کر لیا اور رات بھر روٹی لگا لگا کر کھائی مزا
کیا خاک آتا صبح کو لوگوں پر خفا ہوتے ہوئے آئے کہ تم کہتے
تھے کہ بڑا مزا ہے ہم نے روٹی لگا کر کھائی ہے تو نمکین معلوم
ہوئی نمکین سی گردی۔ بہشتی زیور ص ۱۳ جلد ۹ کتاب اہل سنت میں لکھا
ہے کہ ہاتھ میں کوئی نجس چیز لگی تھی اسکو زبان سے کسی نے تین دفعہ
چاٹ لیا تو پاک ہے مبارک کب وقت ہے۔ اقا جامدا جلال البعیر
حیاۃ الحیوان جب اونٹ کی موت آتی ہے تو وہ
گندے کے اور گرد چکر لگاتا ہے اور جب کسی سنی ملاں کی موت
آتی ہے تو وہ شیعہ مذہب پر تنقید کرتا ہے۔ گل ہوئے گلشن تمہارے جتنے بھی
دشمن سے لگے تاثیر تمہارے سینے لگے بے شعور سے رو گئے

مسئلہ مذی اور دھلوی دجال عبدالعزیز کو لگام

شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی ناصبی نے اپنے تحفہ اثنا عشریہ صفحہ میں شیعہ خیرالبریہ پر اپنے گمان باطل میں اس طرح کیچڑ اچھالنے کی ناکام کوشش کی ہے کہ شیعہ مذہب میں مذی پاک ہے اور اس سے وضو باطل نہیں ہوتا نیز ان کے مذہب میں مذی پاک ہے حالانکہ گاڑھا پیشاب ہے۔ اب اس کا جواب ملاحظہ ہو۔

سنی مذہب میں مذی پاک ہے اور اس کے نکلنے سے وضو نہیں ٹوٹتا

۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب رحمۃ الامۃ فی اختلاف الائمہ صفحہ ۱۲ ج الحدث
۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب متفق و مفترق دستے فی فقہ الائمۃ الاربعہ مولف شیبانی
۳۔ اہل سنت کی معتبر کتاب الھدایہ صفحہ ۲۴
۴۔ اہل سنت کی معتبر کتاب موطاء امام مالک صفحہ ۲۶
۵۔ اہل سنت کی معتبر کتاب اوجز المسالک شرح موطا صفحہ ۲۶۷
۶۔ اہل سنت کی معتبر کتاب موطاء کی شرح زرقانی۔
۷۔ اہل سنت کی معتبر کتاب استذکار شرح موطا تصنیف ابن عبدالبر۔
۸۔ اہل سنت کی معتبر کتاب مسوی من احادیث الموطا مصنف شاہ ولی اللہ

رحمۃ الامۃ کی عبارت } والمذی ینقض ایضاً عند مالک والنبی ناقض عند الثلاثۃ والاصح من مذہب الشافعی انہ لا ینقض۔

ترجمہ: اہل سنت بلکہ امام مالک کے نزدیک مذی سے وضو نہیں ٹوٹتا البتہ باقی تینوں کے نزدیک ٹوٹ جاتا ہے جیسے طرح کہ امام شافعی کے نزدیک منی نکلنے سے وضو نہیں ٹوٹتا۔

نوٹ: ارباب انصاف مذی ایک رطوبت ہے جو کہ عام طور پر عورتوں سے جنسی مذاق کے وقت مقام پیشاب سے نکلتی ہے۔ شیعہ مذہب میں اس کا ناقض وضو ہونا ثابت نہیں ہے اور اس میں سنیوں کے امام مالک کا بھی شیعوں سے اتفاق ہے۔ اگر مذی کو ناقض وضو نہ سمجھنا کوئی بری بات ہے تو یہ برائی اہل سنت کے مذہب میں موجود ہے موطا امام مالک اہل علم کے پاس موجود ہے۔ ہر شخص اس کو خود دیکھ لے اس میں پورا ایک باب ہے کہ الرخصۃ فی ترک الوضوء من المذی کہ مذی سے وضو نہیں ٹوٹتا۔ آگے اس کی تشریح میں لکھا ہے کہ امام اہل سنت سعید بن مسیب سے کسی نے پوچھا کہ حالت نماز میں میری مذی نکل آتی ہے کیا کروں امام صاحب نے فرمایا کہ اگر میری مذی رانوں تک بہہ جائے تو میں نماز نہیں چھوڑوں۔

ارباب انصاف دہلوی دجال کی یہ بے شرمی ہے کہ جو مسئلہ خود اہل سنت میں موجود ہے اس کو اعتراض بنا کر شیعوں پر لگاتا ہے اس قسم کی بے ایمانی کرنے سے سنی مذہب کی سچائی ثابت نہیں ہو سکتی۔ دجال مردہ آباد

دوسرا جواب: حوالہ جات اسی رسالہ میں مذکور ہیں کہ امام اہل سنت امام شافعی کے نزدیک آدمی کی منی پاک ہے لہذا شاہ عبد العزیز کے نیازمندوں کو دعوت فکر ہے کہ آپ کے امام منی کو پاک قرار دیا ہے اور آپ کے امام احمد نے مذی کو مثل منی پاک قرار دیا ہے کتاب متفرق و متفرق فی فقہ الائمۃ الاربعۃ تالیف یحیی بن سعید بغدادی حنبلی ملاحظہ کریں۔ اگر منی جیسی پلید

شئے کو تمہارے امام پاک قرار دیں اور وہ کافر نہیں ہوتے تو مذی کو پاک کہنے سے شیعوں کا بھی کچھ نہیں بگڑتا۔

تیسرا جواب: مولوی صاحب ذرا عینک اُتار کر ذرا اپنی فقہ کی کتاب ھدایہ کو غور سے پڑھیں اس میں لکھا ہے کہ ماالیس بحدث ای نفسہ لیس بنجس کہ جو چیز وضو کو نہیں توڑتی وہ نجس نہیں ہے پس چونکہ مذی اہل سنت کے امام مالک کے نزدیک وضو نہیں توڑتی اس لئے اُنکے نزدیک نجس بھی نہیں ہے

ع تیرے اگلے پچھلے عالم قائل اس کفر دے
اپنی قسمت سر شیعاں دے لاویں نال مکر دے

چوتھا جواب: دھلوی دجال نے یہ کہا ہے کہ مذی گاڑھا پیشاب ہے۔ ہم کہتے ہیں کہ یہ اس دجال کی بکواس ہے کیونکہ حکیم نفیس نے طب کی مشہور کتاب شرح اسباب میں فرمایا ہے مذی پیشاب نہیں ہے بلکہ وہ ایک رطوبت لیس دار ہے جو کہ پیشاب کی نالی میں سے آتی ہے تاکہ پیشاب کی تیزابیت سے نالی زخمی نہ ہو۔

نوٹ: اس مسئلہ کی تفصیلات کے لئے کتاب تنزیہۃ اثنا عشریہ در جواب تحفہ اثنا عشریہ جلد ۹ تالیف علامہ مرزا محمد کامل دھلوی (الملقب بہ شہید رابع)، ملاحظہ کریں۔ شہید مرحوم نے تنزیہۃ اثنا عشریہ کی ۱۲ جلدیں تحفہ کے جواب میں لکھ کر سنیت کے تابوت میں آخری میخ ٹھونک دی ہے۔

پانچواں جواب: بفرض محال اگر شیعوں کی کتب احادیث میں ایسی حدیثیں آئی ہیں کہ جن میں لکھا ہے کہ مذی ناقض وضو ہے یا مذی کے بعد مقام پیشاب کو دھوئیں تو یہ قول مفتی بہ نہیں ہے ان احادیث کو فقہاء شیعہ نے اُن کے ضعیف ہونے کے باعث ٹھکرا دیا ہے۔

اہل سنت کی فقہ میں روپیہ کی چوڑائی سے کم نجاست معاف ہے

۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب فتاویٰ قاضی خان ص۱۱

۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب رحمۃ الامۃ فی اختلاف الائمۃ ص۲ برحاشیہ میزان

وعند ابو حنیفۃ فی سائر النجاسات قدر الدرھم البغلی یجعل ما دونہ معفوا عنہ

ترجمہ: ابوحنیفہ امام اہل سنت کہتا ہے کہ روپیہ کی مقدار سے کم ہر قسم کی نجاست معاف ہے خواہ خون ہو یا پاخانہ وغیرہ اور یہ چیزیں خواہ بدن پر ہو یا لباس پر لگیں ہوں۔

سنی فقہ میں پھوڑہ اور زخموں کا خون معاف

۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب رحمۃ الامۃ فی اختلاف الائمۃ ص۱

ترجمہ: ملخص امام اہل سنت امام شافعی اور امام مالک کے نزدیک پھوڑوں کا خون معاف ہے۔

اہل سنت کے مذہب میں خون، پاخانہ پیشاب، شراب کی نجاست معاف ہے

اہل سنت کی معتبر کتاب فقہ نافع، منقول از تحفہ اثنا عشریہ ص۹

ومن اصابہ من النجاسۃ المغلظۃ کالدم والبول والغائط والخمر

مقدار الدرھم وما دونہ جازت الصلوۃ وکذا بعد محل الاستنجاء الخ

ترجمہ: اگر کسی کے بدن یا لباس پر غلیظ نجاست مقدار درہم سے کم لگی ہے

اور نجاست خواہ خون ہو یا پیشاب و پاخانہ ہو۔ یا شراب ہو تو اس شخص کی نجاست کے ساتھ نماز صحیح ہے۔

نوٹ: کتاب اہل سنت مسوی شرح موطا۔ منقول از نزہتہ اثنا عشریہ میں لکھا ہے کہ حضرت عمرؓ نے جب ان کو ابو لؤلؤ نے چھرا مارا تھا آخری نماز نجس حالت میں خون آلودہ کپڑوں میں پڑھی تھی۔

فقہ دیوبند میں کتے کی کھال پر یا اس کو پہن کر نماز پڑھنا بڑا ثواب ہے

۱- اہل سنت کی معتبر کتاب فتاویٰ قاضی خان صفحہ ۱ کتاب الصلوٰۃ
۲- اہل سنت کی معتبر کتاب تحفہ اثنا عشریہ صفحہ ۹۲ باب ۲ کید ۱۰۳
۳- اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ ابن خلکان صفحہ ۱۱۳ ذکر محمود غزنوی۔

فتاویٰ قاضی خان کی عبارت { انما صلی علی جلد الکلب قد ذبح جازت صلوته

ترجمہ: جس کتے کو تکبیر پڑھ کر ذبح کیا جائے اور اس کی کھال پر نماز پڑھی جائے تو نماز صحیح ہے۔

نوٹ: اس کے بعد یہ بھی لکھا ہے کہ اگر کتے کے بالوں سے ازار بند اور نالہ بنا کر نماز پڑھے تو نماز صحیح ہے۔

بعض اہل سنت کے نزدیک شراب پاک ہے

رحمۃ الامۃ اور میزان الکبریٰ دونوں کتب اہل سنت میں لکھا ہے کہ امام اہل سنت حضرت داؤد نے فرمایا ہے کہ شراب پاک ہے فتاویٰ قاضی خان

مذہب اہل سنت میں بچھڑے کے پیشاب سے قرآن کا دھونا جائز ہے

۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب الرحمۃ فی الطب صفحہ ۱۵۲ باب ۵۵
تکتب ہذہ الآیات علی اناء نقی بزعفران و تمحیٰ ببول عجل القمم و تشرب علی الریق ینفع باذن اللہ وھذہ ما تکتب قولہ تعالیٰ اومن کان میتا فاحیینا اخیر تک۔

ترجمہ :۔ امام اہل سنت جلال الدین سیوطی فرماتے ہیں کہ اگر بچہ ماں کے رحم میں سو جائے تو ان آیات کو ایک صاف برتن میں زعفران کے ساتھ لکھا جائے اور بچھڑے القمم زیر بچھڑے کے پیشاب سے ان آیات کو دھو کر عورت نہار منہ پئے تو بچہ جاگ جائے گا آیت یہ ہے اومن کان میتا الخ۔

مذہب اہل سنت میں قرآنی آیات کو عورت کے دھوکر فرج پر ڈالنا جائز ہے

۱۔ اہل سنت کی معتبر الرحمۃ فی الطب والحکمۃ صفحہ ۱۵۶ باب ۵۵
لعسر النفاس۔ تکتب ھذہ الآیات فی صحیفۃ وتمحیٰ وتشرب النفساء منہ وتمسح بالباقی فرجہا فانہا تضع ان شاء اللہ وھذا ما تکتب بسم اللہ الرحمن الرحیم کانہم یوم یرون ما یوعدون اخیر آیات تک

ترجمہ :۔ جس عورت کو بچہ کی ولادت میں تکلیف ہو قرآن آیات کو برتن میں لکھا جائے اور پھر دھویا جائے اور وہ عورت اس پانی کو پیئے اور کچھ مقدار اس پانی سے لے کر فرج کو دھوئے بچہ فوراً پیدا ہو جائے گا۔

نوٹ :۔ ارباب انصاف جان لیں کہ عثمانیوں کے مذہب میں قرآن پاک کو پیشاب سے لکھنا جائز اور قرآنی آیات کے پانی کو فرج پر ڈالنا جائز ہے وہ بھی شیعوں پر اعتراض کرتے ہیں

اعتراض نمبر ۵۳

شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی کا ایک اور غلط اعتراض

شاہ صاحب نے تحفہ باب ۲۳۹ میں لکھا ہے کہ شیعہ مذہب والے مرغیوں کی بیٹ کو پاک جانتے ہیں۔ مرغیوں میں کیا خوبی ہے کہ انکی بیٹ پاک ہے

جواب : اہل سنت کے مذہب میں بھی مرغیوں کی بیٹ پاک ہے

۱- اہل سنت کی معتبر کتاب : الفقہ علی مذاہب الاربعہ ص ۱۲
۲- اہل سنت کی معتبر کتاب رحمۃ الامۃ فی اختلاف الائمہ ص ۵
۳- اہل سنت کی معتبر کتاب میزان الکبری ص ۱۰۴

الفقہ الاربعہ { المالکیہ قالوا بطہارۃ فضلۃ ما یحل اکل
کی عبارت { لحمہ الحنابلہ قالوا بطہارۃ فضلات ترضیۃ

ترجمہ : امام مالک اور امام احمد اور ان کے پیرو کار فرماتے ہیں کہ ہر وہ حیوان جس کا گوشت کھانا حلال ہے اس کا پیشاب و پاخانہ پاک ہے

نوٹ : شاہ عبدالعزیز کے یہ دونوں جھوٹے امام اہل سنت، امام مالک اور امام احمد کا فتویٰ ہے کہ ہر حلال جانور کا بول و براز پاک ہے پس اگر یہ فتویٰ شیعوں نے بھی دیا ہے تو دہلوی دجال کو کیا تکلیف ہوئی اگر یہ فتویٰ بالفرض محال غلط ہے تو یہ غلطی خود اہل سنت کے گھر میں موجود ہے۔

اس مسئلہ کی تفصیلات کے لئے نوٹ۔ اثنا عشریہ در جواب تحفہ اثنا عشریہ کی طرف رجوع کیا جائے اس کے بعد دہلوی دجال سفید جھوٹ بول کر اپنے دھوکے کا مسئلہ چھیڑ کر مذہب اہل سنت سے اپنی جہالت کا ثبوت دیا ہے

ترجمان فقہ تبوا میر مولوی محمد علی توجہ فرماویں

آپ کی حضرت صاحب نے اپنی کتاب فقہ جعفریہ ص۱۴۰ میں شیعوں پر اعتراض کیا ہے کہ انکی فقہ میں پرندوں کی بیٹ پاک ہے اور حلال جانوروں کا گوبر اور پیشاب پاک ہے۔

جواب: ارباب انصاف ہر شخص کو مرنا ہے اور خدا کے سامنے جواب دینا ہے اس نام کے شیعہ حدیث کو رکیک کرتے ہمارے خلاف کتاب لکھ کر ہمیں فقہ تبوا میر یعنی فقہ دیوبندیہ و حنفیہ پر کچھ لکھنے کا موقع دیا ہم تمام اہل انصاف کو دیانت و انصاف کا واسطہ دے کر پوچھتے کہ شیعوں کی فقہ میں تو صرف گوبر اور پیشاب کو پاک سمجھا گیا ہے مگر فقہ دیوبندیہ و حنفیہ پیشاب پینے کے اور پاخانہ کھانے کے فضائل لکھے ہیں، اور آلہ تناسل کی تو ان کی فقہ میں بہت بڑی نعمت ہے۔

فقہ اہل سنت میں حلال حیوانوں کا گوبر و پیشاب پاک ہے

کتاب اہل سنت رحمۃ الامۃ صفحہ ۱ اور کتاب اہل سنت میزان الکبریٰ میں لکھا ہے کہ قال مالک و احمد بطہارتہما من ماکول اللحم کہ اہل سنت دو امام مالک و احمد فرماتے ہیں کہ حلال حیوانوں کے گوبر اور پیشاب پاک ہیں۔

نوٹ: جب یہ خبریں فقہ اہل سنت کی پاک ہیں تو انکی امت مولوی محمد علی کا شیعوں پر اعتراض کرنا بے حیائی اور بے غیرتی ہے خدا کی شان ہے کہ پیشاب پینے والے اور پاخانہ کھانے والے اور گدھے کا آلہ تناسل چبانے والے بھی ہمارے لئے مالک کے مفتی بنے ہوئے ہیں۔

ہو جائے گی نیز کتاب مذکور میں لکھا ہے کہ اگر انسانی منی کو خشک کر کے اس میں
شراب اور برگ کر کے ملا دیا جائے اور ما لکے چہرہ پھوڑے پر لگا دیا جائے
تو شفا ہوگی نیز کتاب مذکور میں ذکر انسان میں لکھا ہے کہ اگر نطفہ انسانی کو برص
اور چھائیوں کے داغوں پر لگایا جائے تو شفا ہوگی۔

خواتین دیوبند کے خون پردہ بکارت کی کرامات اور پستانوں کا علاج

ا۔ اہل سنت کی معتبر کتاب حیوۃ الحیوان صفحہ ۲ مفتی کمال الدین محمد بن موسیٰ
دم البکارۃ حین افتضاضہا اذا طلی بہ الثدی لا یکبر شاعر اہل سنت
فرماتے ہیں کہ جب کسی دیوبند کی عورت کا پردہ بکارت چیرا جائے اور خون نکلے
تو اگر وہ خون وہ عورت فوراً اپنے پستانوں پر مل دے تو زندگی بھر اسکے
پستان بڑے نہ ہونگے خواہ مرد اسکو کتنا ہی کھینچے۔

فقہ دیوبند میں انسانی پاخانہ کھانے کا جواز اور اسکی کرامات

کتاب اہل سنت حیوۃ الحیوان صفحہ ۶ ذکر انسان مفتی کمال الدین
واذا اخذ نجو من انسان قد محمصۃ و دیف بخل خمر و سقی لصاحب
القولنج و عسر البول نفعہما۔
ترجمہ:۔ جب کسی انسان کے پاخانہ کو چنے کے دانے کے برابر لیا
جائے اور اسکو شراب سے جو سرکہ تیار کیا گیا ہو اس میں ملا کر مریض قولنج کو
یا اس مریض کو جسکو پیشاب تکلیف سے آتا ہو پلا دیا جائے تو امام اعظم
صاحب کی برکت سے پاخانہ دونوں مریضوں کو نفع دے گا۔
نوٹ:۔ فقہ دیوبند نے جس نے پیشاب و پاخانہ بھی حلال کر دیا۔

فقہ امام اعظم میں آلہ تناسل کھانے کا جواز اور لومڑ اور گدھے اور بیل اور بجو کے آلہ تناسل کے فضائل اور کرامات

۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب الرحمۃ فی الطب ص ۱۱۱ باب ۱۲۵

فعلاجه بذكر الثعلب ويذكر حمار الوحشي يا كبا المربوط بالعقا قريب المذكور سبعة ايام يبرا باذن الله الخ

ترجمہ:۔ امام اہل سنت حجۃ الاسلام مفتی فقہ عائشہ حضرت جلال الدین سیوطی فرماتے ہیں کہ اگر کسی شخص پر جادو کر دیا گیا ہے اور اسکا آلہ تناسل اپنی بیوی سے جماع کے قابل نہیں ہوا تو مذکورہ بوٹیوں کے ہمراہ لومڑ اور گدھے کا آلہ تناسل ملا کر سات دن تک کھائے خدا تعالیٰ کے اذن سے اس دیوبندی کو شفا ملے گی۔ دمیری صاحب نے لکھا ہے کہ گدھے اور ایسے آلہ تناسل کے چند کرشمے [illegible] گدھا یا گھوڑا یا ستون سے مربوط جنگل چرنے والا اور گدھے کو جب ذبح کیا جائے تو اسکی روح نکلنے سے اور ٹھنڈا ہونے سے پہلے اسکا آلہ تناسل نکالا جائے۔ حیوۃ الحیوان ص ۲۵۹ ذکر ثعلب میں لکھا ہے کہ اگر لومڑ کے خصیہ کو خشک کر کے پیس لیا جائے اور ایک درہم کی مقدار کسی دیوبندی کو پلا دیا جائے تو جماع کرنے کی طاقت کو بہت فائدہ پہنچے گا نیز حیوۃ الحیوان ص ۱۵۹ میں لکھا ہے کہ جب بیل گائے پر چڑھ کر اترے اور پیشاب کرے تو مقام پیشاب کی گیلی مٹی کو جو دیوبندی آلہ تناسل پر ملے گا اسکا کھڑا ہو جائے گا نیز حیوۃ الحیوان ذکر حمار میں لکھا ہے کہ گدھی کے دودھ کا [illegible] اور [illegible] میں لکھا ہے کہ بجو کا آلہ تناسل کھانا قوت مردانہ کو زیادہ کرتا ہے۔ اور حیوانات کے خصیے نر کی شہوت [illegible]

فرقہ دیوبندیہ کتے کے آلۂ تناسل کی خصوصی برکات اور کرامات

۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب الرحمۃ ص ۱۳۰ باب ۱۲۹ مصنف شیخ الحدیث
سیوطی اقتصار مدنظر ہے دیانت داری سے صرف ترجمہ پیش خدمت ہے مفسر
قرآن شیخ الحدیث امام اہل سنت علامہ جلال الدین سیوطی فرماتے ہیں کہ جب
کتا کتیا پر چڑھے اور اتر جائے تو آپ جلدی سے اسکی دم جڑ سے کاٹ
لیں اور چالیس دن تک اسکو زمین کے اندر دفن رکھیں جب نکالیں گے تو صرف
ہڈیاں ہوں گی اسکو پیس کر [illegible] کر لیں اسکے بعد ہڈیاں کو جو شخص کمر
پر باندھ کر کسی دیوبندن عورت سے ہمبستری کرے گا تو اسکو انزال نہ ہوگا
ولو اقام من المغرب الی الصباح وهو من المجربات العجائب باذن
اللہ تعالیٰ اگرچہ وہ اس دیوبندن سے مغرب سے کر صبح تک ہمبستری
کرتا رہے اور یہ نسخہ علماء اہل سنت کے مجربات میں سے ہے اذن خدا سے

چمگادڑ کے خون کی اہل سنت کے لئے مخصوصی برکات

۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب الرحمۃ ص ۱۳۱ باب ۱۲۹ امام سیوطی
من طلی قدمیه بدم خفاش ورأی العجب من الانتعاظ وهذا من المجربات
دیوبندی اپنے قدموں کو چمگادڑ کے خون سے طلا کرے گا تو اسکا آلۂ تناسل
اب اٹھے گا اور یہ نسخہ بھی علماء دیوبند کا آزمودہ ہے۔

نوٹ: یہ نسخہ دیوبند کو حق تعالیٰ جزائے خیر دے خلق خدا کی بھلائی
کے لئے انہوں نے بڑی محنت فرمائی ہے خصوصاً آلۂ تناسل کو مضبوط کرنے
کے لئے اور اہل سنت کے لئے انکی خدمات قابل تعریف ہیں۔

دیوبندی کی اپنے مریدوں کو آلہ تناسل مضبوط کرنے کے بارے خصوصی ہدایات

زنجبیل کے آلہ تناسل کی اہل سنت کے لیے خصوصی برکات

۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب الرحمۃ فی الطب صفحہ ۱۲۸ باب ۹۴ میں علامہ سیوطی قال تقدم ذکر فعل الترتیب ترقہ وتدقہ مثل الکحل فاذا اردت الجماع فخذ منہ شیاء واجعلہ فی الخل والعقہ فانہ ینعظ انعاظا شدیدا

ترجمہ: امام اہل سنت علامہ سیوطی فرماتے ہیں کہ زنجبیل کو آلہ تناسل سے کر اسکو شہد میں جلا کر سرکہ کی مانند اسکو باریک پیس لیں اور جب ہمبستری کرنا ہو تو اس سفوف کو شہد میں ملا کر چاٹ لیں آپکا آلہ خوب کھڑا ہو جائے گا۔

قنفذ (بجاہ) کے آلہ تناسل کی اہل سنت کے لیے خصوصی کرامات

۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب الرحمۃ فی الطب صفحہ ۱۲۸ باب ۱۳۹ میں علامہ سیوطی قال قنفذ ذکر قنفذ وتشویہ وتاکلہ فانہ غایۃ باتفاق الاطباء

ترجمہ: بجاہ کے آلہ تناسل کو بھون کر اہل سنت کھائیں، یہ آلہ کو بڑا کرتا ہے

کتے کے آلہ تناسل کی اہل سنت کے لئے فیوضات

۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب الرحمۃ فی الطب صفحہ ۱۲۹ باب ۱۳۶

من اخذ ذکر کلب وشدہ علی فخذہ قوی علی الجماع ولم ینم ذکرہ مادام معلقا علیہ۔ ترجمہ: جو اہل سنت شیخ الحدیث کتے کے آلہ تناسل کو اپنی ران کے ساتھ باندھے تو اسکا آلہ سخت ہو کر کھڑا رہے گا جب تک کہ آلہ کو باندھ رکھے گا۔

دھو کر اپنے مرد کو پلائے جو بھی اپنے پاؤں دھو کر دوسرے کو پلائے گا تو وہ
اسکے ساتھ بہت محبت رکھے گا نوٹ معاویہ کے والدین اس نسخے پر عمل پیرا تھے

فقہ دیوبند کی ہدایت کہ اللہ کے علاوہ کتے کے آلۂ تناسل اور اسکے قلب سے مدد حاصل کریں مرد کو بے غیرت کرنے کے لئے یہ مجرب نسخہ ہے

۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب الرحمۃ فی الطب صفحہ ۱۶۵ باب ۱۶۸
تأخذ قلب كلب وتجففه وتطعمه للرجل فانه لا يغير على زوجته ويموت قلبه وهذا مجرب و صحیح لا شك فيه اگر کوئی دیوبندی عورت کتے کے دل کو لے کر خشک کرے اور کسی طریقے سے وہ دل اپنے شوہر کو کھلائے تو اسکا شوہر اپنی عورت کے بارے بے غیرت ہو جائے گا اسکا دل مردہ ہو جائیگا یہ نسخہ بقول امام اہل سنت امام سیوطی کے تجربہ شدہ ہے۔

فقہ دیوبند میں عورت کی غیرت سوکن پر ختم کرنے کی ہدایات

۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب الرحمۃ فی الطب صفحہ ۱۶۵ باب ۱۶۸ سیوطی
ترجمہ: خرگوش کا دماغ شراب میں ملا کر بے خبری میں عورت کو پلائیں (۲) بھیڑیا کا پتا شہد میں ملا کر بے خبری میں عورت کو پلائیں (۳) سرطان بحری کی گرد گھوڑے کی عورت کو پلائیں اسکی سوکن پر غیرت ختم ہو جائے گی۔

فقہ دیوبند کا فرمان اللہ کے علاوہ اونٹ کے پیشاب سے مدد حاصل کریں

الرحمۃ فی الطب صفحہ ۱۵۵ باب ۷۵ میں لکھا ہے کہ اگر کسی دیوبندن کی بچہ کی ولادت کے بعد

میں مشائخ اسلام نے کیسی کیسی ہدایات جاری فرمائی ہیں۔

دیوبند کے شریعت بل میں آلۂ تناسل موٹا کرنے اور اسکو لمبا کرنے کے بابت مشائخ کی ہدایات تاکہ کنیزان ہند بنت عقبہ خوش رہیں

۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب الرحمۃ ۱۳۳ باب ۱۲۲ از امام سیوطی

(۱) اگر کوئی دیوبندی زبد البحر یعنی سمندر جھاگ لے کر خشک کرے پھر اسکو رگڑ کر پانی میں ملا کر آلۂ تناسل کو طلا کرے تو غوث پاک کی برکت سے موٹا ہو جائے گا مجرب مجرب۔ مشائخ کا آزمودہ اور تجربہ کیا ہوا ہے۔

دیوبند کی شریعت میں بخار والی عورت سے جماع میں زیادہ لذت ہے

۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب الرحمۃ ۱۳۵ باب ۱۲۲ مؤلف سیوطی

ترجمہ: مشائخ عظام کے تجربہ سے یہ بات ثابت ہے کہ جس عورت کو بخار ہو اسکے ساتھ ہمبستری کرنے میں زیادہ لذت ہے خاص طور پر بخار کی ابتداء میں۔

نوٹ: ایک خیال رکھیں کہ بیمار عورت سے ہمبستری سنت عثمان غنی ہے اور عورت کی موت بھی واقع ہو سکتی ہے جس طرح کہ عثمان نے ایسا ہی بیوی کے ساتھ کیا تھا اور وہ مر گئی تھی تفصیل کے لئے ہماری کتاب قول مقبول دیکھیں ارباب انصاف کہاوت مشہور ہے کہ سکھنا وڈیا جو تیوں کھتے کھتے یا شیعہ مولوی مجلس دینے تو ہنگ چلا جتی نہیں بیٹھے وسیلہ اور دھال کے مذہب کا آپ کے سامنے ہے۔

دیوبند کے شریعت نامے میں شرمگاہ کے پانی کو خشک کرنے کی ہدایات

۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب الرحمۃ ص ۱۳۵ باب ۱۳۳ مؤلف سیوطی

(۱) اذا اخذت وسخ صوف الغنم وتحملت به المراۃ تنشف رحمہا

بھیڑ کی پشم کی میل جمع کر کے عورت فرج میں رکھے تو فرج خشک ہو جائے گی

دیوبندی شریعت کی شرمگاہ کی بدبو دور کرنے کی ہدایات

۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب الرحمۃ ص ۱۳۵ باب ۱۳۳ مؤلف سیوطی

(۱) یدق السنبل الخ سنبل کو باریک پیس کر گلاب کے پانی میں معجون بنائے اور اسکو جو دیوبندن فرج میں رکھے گی اس فرج میں گرمی بھی پیدا ہوگی اور اسکی بدبو بھی دور ہو جائے گی اور اس میں خوشبو آئے گی۔

دیوبند کے شریعت نامے میں کھلی اور ڈھیلی شرمگاہ کو گرم اور تنگ کرنے کی ہدایات تاکہ شوہر کو جلیبی کی لذت آئے

۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب الرحمۃ ص ۱۳۵ باب ۱۳۴ مؤلف سیوطی

تحمل الشب الخ پھٹکڑی کو پانی میں گھول کر اس پانی سے جو دیوبندن استنجا کرے گی اسکی فرج تنگ ہو جائے گی۔ (۲) سرمہ اور پھٹکڑی کو باریک پیس کر جو دیوبندن فرج میں رکھے گی فرج تنگ ہو جائے گی۔

نوٹ: صاحبان انصاف اگر جاننا چاہیں کہ انگریزی والے کی تحقیقات ماہر ذہن ہیں تو فرج کو تنگ اور گرم کرنے کی دیوبند کی تحقیقات بھی ملاحظہ کریں

بہ خصوصاً جعفری کے نمازی اپنے مشکل کشا اور حاجت روا سے پکارنا
اثر جعفری یہ ہے پیغمبر وگر انکے ہاں حلال جانوروں کو پیشاب اور گوبر پاک ہے
جناب کا یہ اعتراض ہے نہ بعد از انزال کے حیثیت رکھتا ہے اور
جناب نے جو شیعہ مذہب کو گالیاں دی ہیں اور غوغا کیا ہے اس کا
جواب یہ ہے۔

ولقد امر علی اللئیم یسبنی فمضیت ثمۃ قلت لا یعنینی۔

جب کمینے لوگوں کے پاس سے ہمارا گزر ہوتا ہے اور وہ ہمیں گالیاں دیتے ہیں تو ہم گزر جاتے ہیں اور یہ کہتے ہیں کہ وہ کسی اور کو دے رہے ہیں۔۔

چرا کارے کند عاقل کہ باز آید پشیمانی

عقلمند کو وہ کام نہیں کرنا چاہیئے کہ جس کے بعد وہ شرمسار ہو ہماری کتاب کے علمی مطالب اور حوالہ جات کو توڑ موڑ کر سنی مولانا صاحبان اپنے عوام کو سنا کر خوب بغلیں بجائیں گے کہ دیکھو ہمارے مذہب اور صحابہ کی توہین ہو گئی ہے اور ہمارا جواب یہ ہے سنی علماء صاحبان کو چاہیئے اور اپنے نادان ملاں کو بھی سمجھائیں کہ وہ شیعوں کے خلاف چھیڑ چھاڑ نہ کریں اور شیعوں کو موقع نہ دیں کہ وہ فقہ حنفیہ میں جو گند بھرا ہے اس سے انکے عوام کو آگاہ کریں۔

اگر تسلی نہیں ہوئی تو اور سنیں

کہاوت مشہور ہے کہ خرس در کوہ بو علی سینا ۔ کہ ریچھ پہاڑ میں بو علی سینا ہے آپ بھی بریلوی مذہب میں مفتی اور مناظر اعظم بن بیٹھے ہیں اور بقول شاعر ۔

تیرے نشتر کی زد شریان قیس، تو اس تک ہے تم نے اپنی تحقیق کے تیر دل کو نشانہ صرف فقہ جعفریہ کو بنا رکھا ہے آپ بتائیں کہ مالکی اور شافعی اور حنبلی مذہب والوں کو کیا آپ نے ہرن ادے رکھے ہے آپ نے جتنے اعتراضات فقہ جعفریہ پر کیے ہیں وہ تمہاری چاروں فقہ پہ وارد ہوتے ہیں ۔ تمہاری ان چاروں فقہ میں پاخانہ کھانا جائز شراب پینا جائز منی کھانا حلال اور حیوانات کے ڈیٹے خمیر پور ہے اور آل رسول جناب کی مرغوب غذا ہیں ۔ کتی گھوڑی کا دودھ بھی انکی فقہ میں پینا جائز ہے ۔ ہر قسم کی نجاسات کو چاٹ کر پاک کرنا بھی درست ہے کتا کافر اور خنزیر بھی انکی فقہ میں پاک ہے جب مردم شماری کرنا ہو تو تم فخر سے مالکی شافعی اور حنبلی مذہب والوں کو اپنے ساتھ ملاتے ہو ۔ اور جب شیعہ لوگ فقہی مسائل میں انکو ڈنڈا پڑھائیں تو آپ فورا کہہ دیتے ہیں کہ ہم تو حنفی بریلوی ہیں ہمارا انسے کوئی تعلق نہیں ہے ۔ اگر انسے آپکا کوئی تعلق نہیں ہے ۔

اور انہوں نے آپکے امام اعظم صاحب کے فتاوی کی دھجی لعنت کر کے نعمان کو جھوٹا ثابت کیا ہے بلکہ انہوں نے تمہارے خلاف یہ فتوی بھی دیا ہے کہ جو حنبلی نہ ہو گا وہ کافر ہو گا اور مذمت نعمان میں انہوں نے کئی رسالے بھی لکھے ہیں ۔

تو کیا وجہ ہے کہ آپ جس طرح یہاں کے سنی بن کر شیعوں کی فقہ کے خلاف زہر اگلتے ہو اسی طرح تم انکی فقہ کے خلاف بھی اسبات کیوں نہیں کرتے۔ کیا وہ تمہارے بہنوئی لگتے ہیں اگر ایک مسئلہ کرنا ہے شیعہ برے ہو گئے ہیں تو پھر وہی مسئلہ جب اہل سنت کی فقہ میں بھی موجود ہے تو اہل سنت بھی تو برے ہو گئے اگر شیعہ کافر ہیں تو اہل سنت بھی کائنات کے بدترین کافر ہیں

اجڑی میت امام کا بستر، اجڑے بنا پھیرو لا محل

بریلوی مذہب میں مولوی محمد علی لاہوری بلال گنجی محقق اور مناظر کی عبارت مشہور ہے کہ نیم حکیم اور خطرہ جان اور نیم ملاں اور خطرہ ایمان غوث پاک کو مرید تمام اہل سنت کے لیے رسوائی کا سبب بنا ہے فقہ جعفریہ کے خلاف کتاب لکھ کر اس نے اپیل کے مطابق شیعوں کو دعوت دی ہے کہ اب انہیں موقع ہے کہ اہل سنت کی ایسی کی تیسی کر دو اس کی کتاب کے بعد ہم نے جو فقہ اہل سنت کی دھجیاں بکھیری ہیں صدیوں تک یہ لوگ اس کو پڑھ پڑھ کر کڑھتے رہیں گے اور اگر قبروں سے انکے قیمتی بھی اٹھ کر آ جائیں تو بھی وہ ہمارے کیئے ہوئے گناہوں کو بھی نہیں بخشے شوک سے استنجا اور پر اہل سنت کو اعتراض ہے تو جب وہ ہر اگلے کھجورے اور الٹی سیل کھاتے ہیں وہ کس طرح انکے حلق سے نیچے اترتا ہے اور منی حیض اور پاخانہ کو وہ اٹے چاٹ کر کس طرح پاک کرتے ہیں

دیوبند کے شریعت بل میں گھی زیادہ پیدا کرنے کی ہدایات

۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب الرحمہ ص ۱۲۴ باب ۶۲ مؤلف امام سیوطی

تأخذ السمن المذاب والشمع المقصور النسب والمر اجزاء معتدلا ویة
ودیع جزء من الزعفران واخلطهم واعصدهم علی النار حتی یختلط
جمیعا فاذا نضج قدر الحمصة فی الشکوة تعلیق کاحسن الماذن اللہ

ترجمہ:۔ گھی اور شمع پگھلا ہوا سفید مر سب ہم وزن ہیں اور ان ادویہ کی چوتھائی
زعفران لے کر ان میں ملا کر انکو آگ پر خوب پکائیں پھر چنے کے برابر اس دوا
کو لے کر دودھ والے مشکیزہ یا مٹکے میں ڈال کر دودھ بلوئیں اللہ پاک کی برکت سے
مکھن زیادہ ہوگا۔

عورتوں کو آپس میں لڑائیں اور مکھن زیادہ بنائیں

ترجمہ:۔ جب گائے بھینس پھر جائے تو اسکا پہلا دودھ (اللباء) ۱۰ دانہ وزن
لیں اور اسکے برابر خبیث خالص ۱۰ دانہ النجم جو ایک بوٹی ہے اسکے پتے مثل انجرہ کے
ہیں وہ بھی اسکے برابر لیں اور بقلۃ العالمین جو ایک بوٹی وہ بھی بقدر ضرورت لے
کر اور سب کو کوٹ کر دھوپ میں خشک کریں پھر مذکورہ ادویہ کو ملا کر ہانڈی میں ڈال کر آگ
پر خوب پکائیں اتنا پکائیں کہ وہ دوا پتھر کی طرح سخت ہو جائے پھر اس دوا سے کچھ
مقدار لے کر دودھ والے مشکیزہ یا مٹکے میں ڈالیں اللہ پاک کے امر سے مکھن بہت
زیادہ آئے گا۔

مکھن زیادہ پیدا کرنے کا تجربہ جسکو معاویہ کی ماں ہندہ استعمال کرتی تھی

ا۔ اہل سنت کی معتبر کتاب الرحمۃ صفحہ ۱۲۹ باب ۲۳ مؤلف سیوطی

ترجمہ: انگوٹھا ورا رکاسے درد تختی ال جاتی ہے اور زبان پاک اور بدن پاک سے روبقبلہ بیٹھ کر یہ تعویز لکھیں۔

جلبان الحجن من ارض الجن ولا تؤذی الجیر ان اجیبوا الجن الوقوش ومنهم ومنهم اللهم یا سمیع یا مغیث یا مجیب دیا من اخرج النبات دیا مقلب البرکات فی قدرہ الابیات انزل البرکۃ فی شکوۃ بنت فلانۃ (مثلاً ھند بنت عتبۃ) ببرکۃ آدم وحوا علیہا السلام وبرکۃ المحمد علیہ السلام واجعل النیل ذبدا یا بیا دھن الذہب ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم پھر ایک تختی کا دودھ والے مٹکے میں ڈال جس میں دودھ گرم کرتے ہیں اور ایک تختی دودھ بونے والے مٹکے میں ڈالیں۔

دیوبند کے شریعت لیبارٹری کا دودھ زیادہ کرنے کی ایجاد

ا۔ اہل سنت کی معتبر کتاب الرحمۃ صفحہ ۱۳۰ باب ۲۳ مؤلف سیوطی

ترجمہ: پیر کے دن گائے بھینس کے پاؤں یعنی سموں پر چاندی کے قلم سے طلوع شمس کے بعد اگر اس تعویز کو لکھا جائے تو اللہ پاک کی برکت سے دودھ زیادہ ہوگا۔ تعویز یہ ہے دوص د مخلم وشی

دیوبند کے شریعت لیب میں حلال و حرام کے سمجھانے خلق خدا کی بھلائی پر زیادہ زور دیا ہے

پیشاب و پاخانہ اور منی اور گتا اور خنزیر ان کی شرعی پوزیشن کچھ بھی ہو اگر خلق خدا کی ضرورت انکے بغیر پوری نہیں ہوتی تو وہ مراح ...

شاہ عبدالعزیز کا ایک اور غلط اعتراض

بیان شاہ دہلوی صاحب نے تحفہ صفحہ ۲۲۹ باب ۹ میں لکھا ہے کہ شیعہ غسل جنابت کے بعد وضو کو حرام جانتے ہیں اور یہ بات سنت پیغمبر کے خلاف ہے

نبی کریم بھی غسل جنابت کے بعد وضو نہیں فرماتے تھے

۱- اہل سنت کی معتبر کتاب فتح الباری شرح بخاری صفحہ ۳۰۲ باب

۲- اہل سنت کی معتبر کتاب سنن نسائی صفحہ ۱۳۰ جلد ۱ باب ترک الوضوء من بعد الغسل

۳- اہل سنت کی معتبر کتاب ترمذی شریف صفحہ ۳۶ جلد ۱

۴- اہل سنت کی معتبر کتاب سنن ابن ماجہ صفحہ ۴۳ جلد ۱

سنن ابن ماجہ کی عبارت: عن عائشہ قالت کان رسول اللہ لا یتوضأ بعد الغسل من الجنابۃ

ترجمہ: حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ غسل جنابت کے بعد نبی کریم وضو نہیں فرماتے تھے۔

ترمذی شریف کی عبارت: بعد حدیث عائشہ قال ابوعیسیٰ ھذا قول غیر واحد من اصحاب والتابعین ان لا یتوضأ بعد الغسل

ترجمہ: مذکورہ حدیث عائشہ کے بعد ابو عیسیٰ ترمذی کہتا ہے کہ غسل جنابت کے بعد وضو کرنا یہی قول اصحاب اور تابعین کا ہے۔

نوٹ: ارباب انصاف دیکھا آپ نے کہ یہ عبدالعزیز محدث اہل سنت کے مذہب سے بھی جاہل تھا جب اہل سنت کا اجماع ہے کہ غسل جنابت کے بعد وضو نہیں ہے تو اگر یہ بات شیعہ بھی کہتے ہیں تو اس میں حرج ہی کیا

ہے۔ شیعہ فقہاء نے تمام احادیث کو دیکھ کر یہ فیصلہ کیا ہے کہ غسل کے بعد وضو نہیں ہے۔ اس مسئلہ میں شیعہ نبی کریم کے موافق اور سنی مخالف ہیں۔

غسل جنابت کے حکم میں اہل سنت نے صحابہ کی نافرمانی کی ہے

۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب فتاویٰ قاضی خان صفحہ ۲۱ م قاضی حسن بن منصور
۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب کنز الدقائق صفحہ ۱ م عبداللہ احمد النسفی
۳۔ اہل سنت کی معتبر کتاب الدر المختار صفحہ ۳۱ م علاؤ الدین الحصکفی
۴۔ اہل سنت کی معتبر کتاب کنز الدقائق صفحہ ۳۱ م مولانا الدیغی
۵۔ اہل سنت کی معتبر کتاب شرح وقایہ صفحہ ۳۲ کتاب الطہارۃ
۶۔ اہل سنت کی معتبر کتاب فتح القدیر ہدایہ صفحہ ۵۵
۷۔ اہل سنت کی معتبر کتاب بہشتی زیور صفحہ ۶۱ م اشرف تھانوی
۸۔ اہل سنت کی معتبر کتاب کشف الغمہ صفحہ ۵۶ م عبدالوہاب شعرانی
۹۔ اہل سنت کی معتبر کتاب الرحمۃ فی اختلاف الائمۃ صفحہ ۱۸
۱۰۔ اہل سنت کی معتبر کتاب میزان الکبریٰ صفحہ ۱۳۰
۱۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب بخاری شریف صفحہ ۶۳ باب الغسل
۱۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب فتح الباری شرح بخاری صفحہ ۳۹۶ پارہ ۲۹

بہشتی زیور میں مسئلہ ۱: سوتے جاگتے میں جب جوانی کے جوش کے ساتھ منی نکل آئے تو غسل واجب ہو جاتا ہے ۔۲

جب مرد کے پیشاب کے مقام کی سپاری اندر چلی جاوے تو بھی غسل واجب ہو جاتا ہے چاہے منی نکلے یا نہ نکلے۔

نوٹ: ایک سے سات تک تمام مذکور کتب میں صحابہ کرام کی نافرمانی کی گئی ہے اور غسل کا سبب دو چیزوں کو بتایا گیا ہے۔
(۱) منی کا نکلنا (۲) پیاری کا داخل ہونا۔

صحابہ کا فتویٰ کہ صرف پیاری داخل کرنے سے غسل واجب نہیں ہے۔

رحمۃ الامۃ اور میزان کی عبارت } وحکی عن داؤد وهو قول جماعۃ من الصحابۃ ان الغسل لا یجب الا بالانزال

ترجمہ: امام اہل سنت حضرت داؤد اور صحابہ کرام کا فرمان یہ ہے کہ خواہ سارا یا آدھا داخل کرے غسل واجب نہیں ہوتا جب تک منی خارج نہ ہو۔

نوٹ: مذکور مسئلہ میں صحابہ کرام یا اہل سنت غلطی پر ہیں یہ ایک الگ بحث ہے ہم صرف اس مسئلہ کی تفصیلات پیش کر کے فیصلہ علماء کرام پر چھوڑتے ہیں

بی بی عائشہ اور حضرت عثمان کی غسل جنابت کے بارے میں خصوصی رپورٹ

کشف الغمہ کی عبارت } اختصار کی خاطر ترجمہ ملاحظہ ہو ایک مرتبہ مہاجرین اور انصار میں غسل جنابت کی بابت جھگڑا ہو گیا انصار فرماتے تھے کہ غسل جنابت تب واجب ہوتا ہے جب منی خارج ہو اور مہاجرین فرماتے تھے کہ صرف دخول کافی ہے۔ ابو موسیٰ اشعری نے کہا کہ لڑو مت میں ابھی اس جھگڑے کے مٹانے کا بندوبست کرتا ہوں کچھ دیر

حضرت عائشہ کے پاس آیا کیونکہ اس قسم کے مسائل میں وہ بہت تجربہ رکھتی تھیں ابو موسیٰ اشعری نے شرماتے شرماتے آخر پوچھ ہی لیا کہ غسل جنابت کس طرح واجب ہوتا ہے۔ عائشہ نے کہا علی الخبیر سقطت کہ اب تو تجربہ کار کے پاس پہنچا ہے۔ فرمایا کہ نبی کریم جب ان کی رانوں کے درمیان تشریف فرما ہوتے تھے اور دونوں مقام ختنہ آپس میں شرف ملاقات حاصل کرتے تھے تو غسل واجب ہو جاتا تھا۔ ایک روایت میں اس طرح ہے۔ کہ ابو موسیٰ نے حضرت عائشہ سے کہا کہ مرد عورت کو دخول کرتا ہے اور کچھ دیر لطف حاصل کر کے سست ہو جاتا ہے اور اس کی منی خارج نہیں ہوتی کیا اس صورت میں غسل واجب ہو جاتا ہے حضرت عائشہ نے کہا اذا جاوز الختان ، الختان وجب الغسل کہ جب مرد کا مقام ختنہ عورت کے مقام ختنہ سے آگے بڑھ جائے تو غسل واجب ہو جاتا ہے۔

ایک روایت میں اس طرح ہے کہ کسی مرد نے نبی کریم سے پوچھا کہ یا رسول اللہ مرد عورت کو دخول کرتا ہے اور کچھ لذت کے بعد سست ہو جاتا ہے اور اس کی منی خارج نہیں ہوتی۔ کیا ان پر غسل واجب ہے راوی کہتا ہے کہ عائشہ بالسنہ کہ اس وقت حضرت عائشہ بھی بیٹھی ہوئی تھیں۔

نبی کریم نے فرمایا کہ انی لا فعل ذالک انا وھذہ ثم نغتسل کہ میں اور عائشہ اسی طرح کرتے ہیں اور پھر ہم غسل کرتے ہیں۔

نوٹ :

ارباب انصاف دیکھا آپ نے صحابہ کرام کی شرم و حیا کہ اس قسم

یہ مسئلہ کو وہ نبی کریم کی بوڑھی بیویوں کو چھوڑ کر حضور پاک کی جوان بیوی سے سے پوچھتے تھے۔ اور جن صحابہ کرام کو نبی کریم نہا نہ سکے ان بچاروں نے دین اسلام کو خاک سمجھا ہوگا۔

حد ہوگئی ہے بے حیائی کی کہ غسل جنابت کی تحقیقات میں حضرت عائشہ کی خدمات حاصل کی جاتی تھیں۔ اہل سنت عوام کو چاہیئے کہ وہ اپنے مولویوں کی بیویوں کے پاس جا کر غسل جنابت کے مسائل سمجھیں اور ان کی بیویوں کو چاہیئے کہ سنت حضرت عائشہ پر عمل کریں اور مقام خفیہ کی تفصیلات عوام کو سمجھا کر ثواب دارین حاصل کریں۔

نیز مذکورہ روایت میں نبی کریم کا عائشہ کی طرف اشارہ کر کے فرمانا کہ میں اور حضرت عائشہ اسی طرح کرتے ہیں۔ سنی ملاں بھی سنت رسول پر عمل کریں اور یہ مسئلہ بیوی کو پاس بٹھا کر عوام کو سمجھائیں۔

گستاخ صحابہ اور امہات المومنین خود سنی ہیں

ارباب انصاف ہمارے اہل سنت دوستوں نے بچارے صحابہ اور نبی پاک کی بیویوں کے بارے گستاخی کرنے کی تمام حدیں توڑ دی ہیں۔ اور پھر اپنی اس بے حیائی کو چھپانے کی خاطر شیعہ صاحبان پر تہمت لگانا شروع کر دیا ہے اور تحفظ ناموس صحابہ اور امہات المومنین کی ٹھیکے داری شروع کر دی ہے شیعہ لوگ صرف وہی بات کرتے ہیں جسکو اہل سنت علماء نے ذکر کیا ہوا اور اگر انکی بات نقل کرنے سے کوئی گستاخ صحابہ اور کافر بن سکتا ہے تو علماء اہل سنت خود کائنات کے بدترین اور غلیظ ترین کافر ہیں

غسل جنابت کے بارے عائشہ کے بعد عثمان کی ریسرچ ملاحظہ ہو

بخاری شریف کی عبادت | انہ سئل عثمان بن عفان فقال ارایت اذا جامع الرجل امرأتہ فلم یمن قال عثمان یتوضأ کما یتوضأ للصلوٰۃ ویغسل ذکرہ قال عثمان سمعتہ من رسول اللہ ۔

ترجمہ ۔ زید بن خالد نے عثمان سے پوچھا کہ جب مرد عورت کے ساتھ جماع کرے اور منی بھی نہ نکلے تو کیا غسل واجب ہے۔ عثمان نے جواب دیا کہ وہ اپنے آلہ کو دھوئے اور حسب دستور نماز کے لئے وضو کرے اور پھر عثمان نے کہا کہ میں نے اس مسئلہ کو نبی کریم سے سنا ہے۔

نوٹ ! اس روایت کے آخر میں یہ بھی لکھا ہے عثمان کہتا ہے کہ میں نے یہ مسئلہ زبیر بن عوام اور طلحہ بن عبید اللہ اور ابی کعب سے دریافت کیا انہوں نے بھی یہی طرح جواب دیا ، نیز اس روایت کی مثل ایک اور روایت بھی اس کے بعد بخاری میں موجود ہے ، ارباب انصاف اہل سنت سے صحابہ کرام دین کو زیادہ سمجھتے تھے جب صحابہ کرام کا فتویٰ ہے کہ داخل اور خارج کرنے سے بغیر منی نکلے غسل واجب نہیں ہے تو اہل سنت دوستوں کو مزے اڑانا چاہئے اور صحابہ کرام کی مخالفت کر کے کافر ہونے سے بچنا چاہئے ، صحابہ کی مخالفت کر کے قیامت کے دن یہ لوگ صحابہ کو کیا منہ دکھائیں گے ۔

غسل جنابت کے ساتھ دو کھول گئے ختنہ کا مسئلہ حل ہو گیا

فتح القدیر کی عبارت | قولہ والتقاء الختانین ۔ الختانان موضع القطع من الذکر والفرج وھو سنۃ للرجل مکرمۃ لہا اذ جماع المختونۃ الذ

ترجمہ:- شرح ہدایہ فتح القدیر ملا جز الفقیر میں لکھا ہے کہ الختانان اس مقام کو کہتے ہیں کہ مرد کے ذکر اور عورت کی فرج سے جس میں تھوڑا سا کاٹا جاتا ہے اور اس چیز کو ختنہ کہا جاتا ہے۔ اور یہ ختنہ مرد کے لئے سنت ہے اور عورت کے لئے مستحب ہے اور عزت ہے کیونکہ ختنہ شدہ عورت سے جماع کرنے میں لذت زیادہ ہے (نوٹ) ارباب انصاف ہمارے اہل سنت احباب کو اپنے علماء کی تحقیقات اور مایہ ناز تجربات سے فائدہ اٹھانا چاہیے اور آج ہی سے بسم اللہ کرکے اپنی لڑکیوں کے ختنے کرنے شروع کردیں۔ روح نعمان بن ثابت بھی خوش ہوگی اور رشتے بھی معقول ملیں گے۔

فقہ نعمان کا ایک اور مایہ ناز مسئلہ ملاحظہ ہو

اہل سنت کی معتبر کتاب فتح القدیر ملا جز الفقیر ص ۵۹

شرح ہدایہ فتح القدیر میں لکھا ہے کہ اگر کوئی نعمانی مرد مردہ عورت سے جبری کرے یا لڑکی سے برائی کرے اور اس کی منی خارج نہ ہو تو اس مرد پر غسل واجب نہیں ہے۔

(نوٹ) ہے نا فقہ نعمان جس میں مردہ چھوڑ لے غسل واجب نہیں ہے۔ فتاوی قاضی خان ص ۱۲ اور ردالمحتار لابن عابدین باب الغسل میں لکھا ہے کہ اگر نعمانی عورت کو جن چھو جائے تو عورت پر غسل واجب نہیں ہے نعمانی عورتوں کو بہت سہولت ہے اگر ان کو مرد چھو دیں اور منی نہ نکلے تو ان پر غسل نہیں ہے۔ اگر ان سے جن یہ کام کریں تو بھی ان پر غسل نہیں ہے۔

نوٹ: جو سنی ملاں فقہ جعفریہ کے خلاف زیادہ بھونکتے ہیں ان کو دعوت فکر ہے کہ وہ اپنی فقہ اور اسلام کی منافیاں پیش کریں۔

فقہ اہل سنت میں پاخانہ کرتے ہوئے قرآن پاک کی تلاوت جائز اور مولوی محمد علی کو لگام

۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب صحیح بخاری ص ۴۳ ج ۱

۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب فتح الباری ص ۳۸۹ ج ۱

صحیح بخاری کی عبارت: باب قراءة القرآن بعد الحدث وغيره وقال منصور عن ابراهيم لا بأس بالقراءة في الحمام

(۱) اہل سنت ابراہیم نخعی فرماتے ہیں کہ حمام میں قرآن پڑھنے سے کوئی حرج نہیں ہے۔

فتح الباری کی عبارت: وسوى الحليمي بينه وبين القراءة حالة قضاء الحاجة

اور امام اہل سنت حلیمی نے فرمایا ہے کہ پاخانہ کی حالت اور حمام برابر ہیں دونوں میں قرآن پڑھنا جائز ہے۔

نوٹ: صاحب النعمان فقہ اہل سنت وہ غلط فقہ ہے کہ جس میں قرآن پاک کو پیشاب اور خون سے لکھنا جائز ہے۔ اور ہمیں بہت افسوس ہے کہ گیارہویں والی کا پیا شیعوں کے خلاف جھوٹی تو زبان چلاتا ہے مگر بے چارہ کو فقہ اہل سنت کی کوئی خبر نہیں ہے۔ اس لئے حضرت پیر سے ہم درخواست کرنا چاہتے ہیں کہ آپ اس گندے مذہب کے پیروکار جس میں پاخانہ کرتے ہوئے قرآن پڑھنے کی اجازت ہے۔ پس شیعوں کو تم ایک طرف کرو تم جو اسلام کے ماننے ہو، اپنے غلیظ اور گندے مذہب کی صفائی پیش کرو۔

فقہ دیوبندیہ، جنب شخص قرآن پاک پڑھ سکتا ہے

۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب کشف الغمہ ص۶۰ احکام الجنب

۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب رحمۃ الامۃ فی اختلاف الائمہ ص۱۸

۳۔ اہل سنت کی معتبر کتاب میزان الکبریٰ ص۱۳۰ ذکر جنب

رحمۃ الامۃ کی عبارت: واجاز ابوحنیفۃ قرائۃ بعض آیۃ واجاز مالک قرائۃ آیۃ او آیتین وحکی عن داؤد انہ یجوز للجنب قرائۃ القرآن کلہ کیف شاء

ترجمہ:۔ امام اہل سنت امام اعظم نے جائز قرار دیا ہے کہ جنب شخص قرآن کی کچھ آیت پڑھ سکتا ہے اور امام اہل سنت امام مالک نے ایک دو آیات قرآن کو پڑھنا جنب شخص کے لئے جائز قرار دیا ہے اور امام اہل سنت حضرت داؤد نے فرمایا ہے کہ جنب شخص تمام قرآن کو جس طرح چاہے پڑھ سکتا ہے

(نوٹ) کتاب اہل سنت کشف الغمہ احکام جنب میں لکھا ہے ابن عباس نے بھی جنب شخص کے لئے قرآن پڑھنے کی اجازت دی ہے اور اب الفاظ دیوبندی مذہب وہ مذہب ہے کہ اس کے فتاوی قاضی خان میں لکھا ہے کہ خون اور پیشاب سے قرآن لکھنا جائز ہے۔ اور منی تو ان کے مذہب میں پاک ہے جب پاک ہے تو بات ختم۔ کتاب اہل سنت کشف الغمہ ص۶۱ میں لکھا ہے کہ ایک مرتبہ حضرت امیر عمر نے لوگوں کو نماز صبح حالت جنابت میں پڑھائی تھی پھر کپڑوں میں منی دیکھ کر فرمانے لگے کہ جب سے ہم خلیفہ ہوئے ہیں ہمیں احتلام زیادہ ہوتا ہے اور احتلام کی زیادتی شیطانی خیالات کی وجہ سے ہی ہوتی

گویا عوامی تو یہاں میں یوں سمجھیں کہ جیسے محمد کو خلیفہ ہونے کے بعد شیطان
زیادہ پڑتا تھا۔

فقہ دیوبندیہ بغیر غسل جنابت کیے مسجد کی جانا بلکہ نماز پڑھانے

کی خاطر مصلی عبادت پر پہنچ جانا جائز ہے

۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب بخاری شریف ص ۵۹ کتاب الغسل اقیمت
الصلوۃ و عدلت الصفوف قیاما فخرج رسول اللہ الینا فلما قام فی مصلاہ
ذکر انہ جنب فقال لنا مکانکم الخ

ترجمہ: بخاری کا اپ صحابی ابو ہریرہ بیان کرتا ہے کہ ایک مرتبہ
نماز کی صفیں نماز کی خاطر تیار ہو گئی اور نبی کریم ہماری طرف گھر سے نکلے اور
جب مصلا پر پہنچ گئے تو یاد آیا کہ آنجناب جنب ہیں پھر فرمایا کہ تم اسی جگہ انتظار
کرو حضور گھر گئے اور غسل فرمایا پھر باہر آئے اور بالوں سے پانی کے قطرے ٹپک
رہے تھے پھر نماز پڑھائی۔

(نوٹ) ارباب انصاف اس روایت کی ابو ہریرہ صحابی نبی کریم کی توہین کرنے
کا فر ہو گیا ہے کیونکہ اس نے کہا ہے کہ نبی کریم غسل جنابت کرنا بھول گئے تھے
اور اس سے لازم آتا ہے کہ جو بندہ غسل جنابت جیسا خاص کام بھول
سکتا ہے وہ دین کے اور احکام بھی بھول سکتا ہے اور اگر نبی دین
کے کاموں میں بھول سکتا ہے تو اس کا کوئی قول اور عمل قابل اعتماد
نہیں رہتا کیونکہ ہر قول و عمل کے بارے احتمال ہو گا کہ
شاید یہ بھول گیا ہو۔

غسل کی مزید تفصیلات کے لئے ہمارا رسالہ فقہ حنفیہ در جواب فقہ جعفریہ ملاحظہ کریں اس میں بخاری شریف کے حوالہ جات کے ساتھ لکھا ہے کہ انبیاء بنی اسرائیل ننگے ہو کر غسل کرتے تھے۔

غسل جنابت حضرت عائشہ نبی کریم کے ساتھ ایک برتن میں کرتی تھی

اہل سنت کی معتبر کتاب بخاری شریف ص ۵۵ کتاب الغسل عن عائشۃ قالت کنت اغتسل انا والنبی من اناء واحد۔

ترجمہ: حضرت عائشہ فرماتی ہے کہ میں اور نبی پاک ایک برتن میں غسل کرتے تھے۔

(نوٹ) حضرت عائشہ نے یہ روایت عروہ صحابی کو دی ہے اور ہمارا مقصد اس روایت سے یہ ہے کہ حضرت عائشہ کو کیا ضرورت اور مجبوری تھی کہ وہ اپنی خلوت کی باتیں مردوں کو بتاتی تھی شرفاء گھرانوں کی بیٹیاں ایسی باتیں نہیں کرتی جیسی ہم ع و یہ فرشتے

فقہ دیوبند میں بغیر غسل کے کئی عورتوں سے جماع جائز ہے

اہل سنت کی معتبر کتاب بخاری شریف ص ۴۰ کتاب الغسل۔

ترجمہ: انس ابن مالک فرماتے ہیں کہ نبی کریم دن اور رات کی صرف ایک گھنٹہ میں اپنی گیارہ بیویوں سے ہمبستری فرما لیتے تھے کسی نے پوچھا کہ کیا حضور پاک میں اتنی قوت بادھی انس نے کہا...

سے کے برابر قوت باہ تھی۔

(نوٹ) ارباب انصاف آپ نے دیکھا کہ انس بن مالک کتنے بلند پایہ صحابی ہے کہ نبی کریم کی حرم سرا کے مخصوص راز بھی یہ بتا سکتے تھے اور انکی اپنی تحقیقات کی وجہ سے ہندو مذہب والوں نے مسلمانوں کے خلاف کتاب رنگیلا رسول لکھی تھی اس روایت پر کوئی تبصرہ کرے تو کیا کرے کہ ایک گھنٹہ میں گیارہ عورتوں سے کس طرح نکاح ہو سکتا ہے آیا انکو ایک کمرہ میں جمع کر کے ایسا کیا جائے یا کوئی یا کوئی اور طریقہ اپنایا جائے۔

دیوبندی اسلام کے دعوے داروں کو دعوت انصاف

ہم نے نہایت دیانت داری سے فقہ دیوبند کا مطالعہ کیا ہے غسل جنابت اور احکام حیض و نفاس کو غور سے پڑھا ہے اہل دیوبند کے اماموں نے حضرت عائشہ اور نبی کریم کے بارے حالات جنابت اور حیض کی جو رپورٹیں چھاپی ہیں ان سے ظاہر ہوتا ہے کہ اہل دیوبند گستاخ نبی اور گستاخ عائشہ ہیں۔ کوئی بھی حلالی بیٹا اپنے ماں باپ کی خلوت کی باتیں لوگوں کے سامنے بیان نہیں کرتا جو ذلیل طال شیعیان حیدر کرار کو کافر کہتے ہیں ہم ان اولاد حلالہ پر واضح کرنا چاہتے ہیں کہ میرے مولا علی کے شیعہ کو قرینی یا امام حسین مظلوم کے عزادار کا قرینہ نہیں یہ ان کا قرین تو وہ حلال کا فر ہے جو بخاری جیسی رسوائے زمانہ کتاب کو قرآن پاک کے بعد اصح الکتب کا درجہ دیتے ہیں حالانکہ یہ وہ بدترین کتاب ہے جس میں لکھا ہے کہ عائشہ نے مردوں کو غسل کر کے دکھایا ہے سو بار لعنت ایسے ملاؤں کی ماں پر کہ جس نے اس اولاد حلال کو جنا اور پھر زہر چھوڑا اور زہر یلا بنا اور زمین جاکر انکو زمین میں پھینک آئی۔

اہل دیوبند کی بی بی عائشہ پر تہمت کی بی بی جی نے نیم برہنہ ہو کر مردوں کو غسل جنابت سکھایا۔

۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب بخاری شریف ص ۵۵ کتاب الغسل

۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب فتح الباری ص ۳۶۵ باب الغسل بالصاع

بخاری شریف کی عبارت: | دخلت انا واخو عائشۃ علی عائشۃ فسألہا اخوہا عن غسل النبی فدعت باناء نحو من صاع فاغتسلت و افاضت علی راسہا وبیننا وبینہا حجاب۔

ترجمہ: عمرو بن سعد قال امام حسین کو پوتا ابو بکر بن حفص بیان کرتا ہے کہ اس نے ابو سلمہ سے سنا وہ کہہ رہا تھا کہ میں اور کوئی بھائی عائشہ کو عائشہ کے پاس آئے پس عائشہ کے بھائی نے ان سے نبی کریم کے غسل کے بارے سوال کیا عائشہ نے ایک برتن جس میں ایک صاع تقریباً تین سیر پانی آ سکتا تھا منگوایا پھر اس پانی سے غسل کر کے ہمیں دکھایا اور پانی سر پر ڈالا اور ہمارے اور اسکے درمیان پردہ تھا۔ نوٹ / ارباب انصاف اس روایت میں غور اہل سنت نے شرم و حیاء کی تمام حدیں توڑ دیں۔ اور اس روایت نے گواہی دی کہ صحابہ کرام میں ایسے بے حیا لوگ تھے کہ وہ نبی کی بوڑھی بیویوں کو جو قرآن جناب کی محبوبہ اور جوان بیوی سے غسل جنابت کا طریقہ پوچھتے تھے اگر اس شریعت کی ٹھیکیدار بیوی کے علاوہ نبی کریم کے جاننے والا طریقہ پوچھ لیتا تو پھر کیا وہ لیٹ جاتی اور نقشہ دکھا کر عملی دنیا میں اپنا نام روشن کرتی لاحول ولا قوۃ الا باللہ احمد بن علی بن حجر عسقلانی نے بخاری شریف کی شرح فتح الباری میں اس جملہ کی تشریح میں کہ

ہمارے اور عائشہ کے درمیان پردہ تھا ، یہ فرمایا ہے کہ تھا حضرت عائشہ نے
پڑھایا کہ وقت غسل عائشہ نے بدن کا نچلا حصہ چھپایا ہوا تھا مگر شارح بخاری نے
نچلے حصے کی حد بندی نہیں فرمائی کہ ناف سے نیچے یا چھاتی سے نیچے ۔ لعنت خدا
کی بخاری لکھنے والے پر اور اس کی شرح کرنے والے پر کہ ان دونوں کو نبی کریم
کی عزت کا کوئی خیال نہ تھا ۔ حضرت عائشہ تو جیسی تھی اسی روایت سے اور دوسری
روایات سے ظاہر ہے کہ وہ کیسی تھی ۔ مگر ان دونوں کو تو کچھ خیال کرنا چاہئے
تھا ۔ ارباب انصاف اگر یہ روایت درست ہے تو پھر حضرت عائشہ
کی ذہنیت معلوم ہو گئی کہ وہ کس مزاج کی خاتون تھی جب نبی کریم نے لوگوں
کو نیم برہنہ ہو کر غسل کا طریقہ نہیں سمجھایا تو حضرت عائشہ نبی پاک کے بعد کوئی
پیغمبر تو نہیں تھی کہ وہ نیم برہنہ ہو کر لوگوں کو غسل جنابت سکھاتی ۔

مروان کی روحانی اولاد کو دعوت انصاف

وہ مُلا جو سنگھائے بنو امیہ ہیں اور شیعیان حیدر کرار کے مذہب کے بارے
یوں شور کرتے ہیں کہ شیعوں نے لکھا ہے کہ جب امام مہدی آئیں گے تو
برہنہ آئیں گے ، اس کا پہلا جواب امام مہدی جب آئیں گے تو علانیہ آئے گا
دوسرا جواب کھلا کھلا آئے گا نہ کہ ننگا ہو کر آئے گا اور اگر ننگا ہو کر آئے گا امام
مہدی کا مرد ہے عورت نہیں ہے جس طرح بھی آئے گا وہ بعد کی بات ہے دیکھ
لینا جس طرح بھی آئے گا اور حضرت عائشہ عورت ہے اور نیم برہنہ ہو کر مردوں کو
غسل کر کے دکھا رہی ہے ۔ اہل سنت بھائی جواب دیں کہ ان کا نیم برہنہ غسل
کرنے سے عائشہ نے سسرال کی شان بڑھائی ہے یا میکے گھرانے کی عزت
بڑھائی ہے ۔ یا دونوں کی عزت اتار کر اسے ابتر بنا دیا ہے ۔

حالت حیض میں بی بی عائشہ کے خصوصی پروگرام

۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب بخاری شریف ص ۴۴ کتاب الحیض

۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب ختم الباری شرح بخاری ص ۴۴/۱

۳۔ اہل سنت کی معتبر کتاب کشف الغمہ ص ۶۵ م عبدالوہاب شعرانی

پہلا پروگرام

بخاری شریف میں لکھا ہے کہ حضرت عائشہ فرماتی ہیں فیباشرنی رسول اللہ وانا حائض کہ میں جب حالت حیض میں ہوتی تھی تو رسول پاکؐ میرے ساتھ مباشرت فرماتے تھے۔

حضرت عائشہ نے رسول پاکؐ پر مخالفت قرآن کی تہمت لگائی

بیانِ قرآن پاک پارہ نمبر ۲ سورہ بقرہ آیت ۲۲۲ میں اللہ پاک نے فرمایا ہے فاعتزلوا النساء فی المحیض "کہ جب عورتیں حالت حیض میں ہوں تو تم اُن سے دوری اختیار کرو اور ان کے قریب نہ جاؤ ان کے پاک ہونے تک"۔ مطلب یہ ہے کہ ان سے ملاپ اور جماع نہ کرو۔ حضرت عائشہ کہتی ہے کہ میری حالت حیض میں میرے ساتھ نبی کریمؐ مباشرت کرتے تھے اور مباشرت کا معنی بھی جماع کرنا ہے۔ کما فی قولہ تعالیٰ فالئن باشروھن ؟ آغاز اسلام میں مسلمانوں پر ماہ رمضان میں رات کے وقت جماع کرنا منع تھا۔ حضرت ابیہ عمیہ رات کے وقت جماع کر لیتے تھے اُس کے بعد پھر حکم ہوا کہ اللہ پاک تمہاری خیانت کو جانتا ہے۔ اور اب تمہیں اجازت دیتا ہے کہ تم رات کے وقت عورتوں سے جماع اور مباشرت کرو۔ بحکم قرآن مباشرت کا معنی ملاپ اور جماع ہے۔ پس عائشہ کا یہ کہنا کہ نبی پاکؐ حیض میں میرے ساتھ مباشرت کرتے تھے گویا بی بی نے مخالفت قرآن کی نبی پاک

پر تہمت لگائی ہے۔

(نوٹ) بیچارہ جابر صحابی مذکورہ، عترت کی طرف متوجہ ہوا تھا لہذا اس نے اپنی طرف سے حضرت عائشہ کی زبانی رپورٹ اس طرح دی ہے کشف الغمہ ۶۵ میں لکھا ہے جابر فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہ نے فرمایا کہ میرے ساتھ حالت حیض میں نبی کریم میرے ساتھ اس طرح مباشرت فرماتے تھے کہ مجھے حکم دیتے تھے کہ میں ایک بڑی چادر باندھ لوں پھر [illegible] میرے چادر باندھ لینے کے بعد آنجناب میری چھاتی اور پستانوں کو پکڑتے تھے۔ اور بعض دفعہ اس طرح مباشرت فرماتے تھے کہ یلقی علی فرجہا خرقۃ قطن غیر شدھا علی وسطہا کہ ایک رومال چھوٹا کپڑا اس کی فرج پر ڈال دیتے تھے اور پھر جو مرضی آتی تھی کرتے تھے، علماء دیوبند اپنی ماؤں کے بھی اسی قسم کے حالات سنا کر

عالم اسلام کو دعوت فکر

ارباب انصاف جب شیعہ لوگ خاندان نبوت کی مظلومیت بیان کرنے کی خاطر ان کے پر درد مصائب بیان کرتے ہوئے اس پاکیزہ خاندان کی کسی مقدس خاتون کا نام درود و سلام کے ساتھ لیتے ہیں تو سگ بچے بنو مروان سب مل کر شور کرنا شروع کر دیتے ہیں کہ یہ شیعہ گستاخ ہیں پاک بی بیوں کا نام عام لوگوں میں لیتے ہیں، ہم شیعہ لوگ ان بنو امیہ کے کتوں پر واضح کرنا چاہتے ہیں کہ شیعہ تو آداب کے ساتھ صرف نام لیتے ہیں۔ اگر صرف نام لینے سے وہ گستاخ ہو گئے ہیں تو تم خود اس قدر بے غیرت ہو کہ نبی کریمؐ کی محبوبہ بیوی کے ایسے حالات حیض میں نبی کریم کے جماع کا طریقہ مسجدوں اور مدرسوں میں بیٹھ کر مزے لے لے کر پڑھتے، اور پڑھاتے ہو، چھاتی اور پستان پکڑنے اور فرج پر کپڑا

ڈالنے پر جو ذکر کرتے ہو تم صرف گستاخ نبی نہیں ہو بلکہ تم کائنات کے بدترین کافر ہو۔ اور بے غیرتی و بے حیائی اور بے شرمی کے کپتان ہو۔

حضرت عائشہ کی حیض کی حالت میں اسکی گود میں سر رکھ کر نبی پاک کا قرآن پڑھنا

اہل سنت کی معتبر کتاب صحیح بخاری ص ۹۳ کتاب الحیض کان یتکی فی حجری وانا حائض ثم یقرأ القرآن

ترجمہ: حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ نبی پاک میری رانوں میں آرام فرماتے تھے اور قرآن پاک پڑھتے تھے اور میں حالت حیض میں ہوتی تھی۔

دلوٹ: ارباب انصاف دیکھا آپ نے قوم معاویہ کی بے حیائی کو کہ کس طرح نبی پاک کی توہین کرتے ہیں۔ نبی پاک کے بدن مبارک کا احترام قرآن پاک کے احترام کی طرح ہے جس طرح نجس رحل میں قرآن پاک رکھنا بے ادبی ہے اسی طرح نجس رانوں میں نبی پاک کے سر کو رکھنا بے ادبی ہے سنیوں نے حضرت عائشہ کی شان دکھانے کی خاطر مذکورہ حدیث بنا کر نبی کریم کی توہین کی ہے۔

حیض کی حالت میں حضرت عائشہ کا نبی پاک کے سر کو دھونا

اہل سنت کی معتبر کتاب صحیح بخاری ص ۶۳ کتاب الحیض

عن عائشہ کانت ترجل رأسہ الیٰ وھو معتکف فاغسلہ وانا حائض

ترجمہ: حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ نبی کریم مسجد میں اعتکاف بیٹھتے تھے اور میں حالت حیض میں ہوتی تھی حضور پاک مسجد میں بیٹھ کر اپنا سر

نکالتے تھے اور میں اسکو دھوتی تھی ، نیز بخاری کی اسی حدیث میں یہ بھی لکھا ہے

کہ پھر میں حضور کے بالوں میں کنگھی بھی کرتی ۔

نوٹ ؛ ارباب انصاف غور کا مقام ہے کہ کیا حضرت عائشہ یہ وہ کرتی تھی یا یہ

کام بر قعہ پہن کر کرتی تھی ۔ یا نبی کریم کو کوئی دوسری پاکیزہ بیوی نہیں ملتی تھی

یا دوسری ازواج خدمت نہیں کرتی تھیں ، تعجب کا مقام ہے کہ حیض کی

حالت میں یہ کام نبی کریم حضرت عائشہ سے لیتے تھے ۔

حضرت عائشہ سے دن کے وقت بھی نبی کریم ہمبستری کرتے تھے

اہل سنت کی معتبر کتاب صحیح بخاری صفحہ ۲۵ کتاب الصوم

باب متی یقضی رمضان عن عائشہ تقول کان یکون علی الصوم من

رمضان فما استطیع ان اقضی الا فی شعبان قال یحیی الشغل من النبی

او بالنبی ۔

ترجمہ ، حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ میرے ذمہ رمضان شریف کے قضا روزے

ہوتے تھے اور میں صرف ان کو شعبان میں رکھ سکتی تھی ۔ امام اہل سنت حضرت

یحیی فرماتے ہیں کہ اسکی وجہ یہ تھی کہ وہ دن میں نبی کریم کے ساتھ مشغول رہتی

تھی ۔ نوٹ ؛ ارباب انصاف مقام غور ہے کہ تو حضرت عائشہ کے بال بچے تھے

اور نہ ہی وہ دن کو کھانے نبی کریم کے لئے پکاتی تھی ، اور یہ بھی بخاری میں

لکھا ہے کہ نبی کریم روزے کی حالت میں عائشہ کو چومتے تھے ۔ معلوم ہوا کہ بوسہ

لینے سے بھی روزہ باطل نہیں ہوتا ۔ آخر وہ کون سا کام ہے جو عائشہ

کو قضا روزے رکھنے سے روکتا تھا ۔ وہ صرف ہمبستری ہے معلوم

ہوا کہ نبی کریم دن کے وقت بھی عائشہ سے ہمبستری کرتے تھے ۔

بال کھینچے شیخ الحدیث کی پدگوئی پر تحقیق اور علمی خیانت

مولوی محمد سعد کی شیخ الحدیث اپنی کتاب فقہ جعفریہ ص ۱۷۹ ج ۱ میں لکھتے ہیں
کہ شیعوں کے مذہب کیا وضو اس وقت ٹوٹتا ہے جب ان کا ریح خارج ہونے سے آواز
پیدا ہو یا اس کی بو آئے یعنی جب ہوئے۔ اس کے علاوہ وہ یہ لکھتے ہیں کہ شیطان آدمی کی دبر
میں پھونکیں مارتا ہے۔ پھر اس مولانا نے شیعوں کے خلاف دل کھول کر بدزبانی
کی ہے اور اب اسکا جواب ملاحظہ ہو۔

شیخ الحدیث کی اندھی کھوپڑی میں شیطان پھونکیں مارتا ہے

اہل دیوبند کی مایہ ناز کتاب کشف الغمہ عن جمیع الامۃ ص ۴۸ ج ۱ باب نواقض
وضوء وفی روایۃ ان الشیطان یأتی أحدکم وھو فی صلوتہ فیأ
خذ بشعرۃ من دبرہ فیمدھا وفی روایۃ ینفخ فی دبرہ فیری انہ
أحدث فلا ینصرف حتی یسمع صوتا او یجد ریحا۔

ترجمہ: حدیث شریف میں آیا ہے کہ شیطان اہل سنت میں سے کسی کے پاس
جب وہ نماز میں ہوں آتا ہے اور اس کی مقعد مبارک سے بال پکڑ کر کھینچتا ہے اور
ایک روایت میں ہے کہ ان اہل سنت کی مقعد میں پھونکیں مارتا ہے اور وہ یہ سمجھتے
ہیں کہ ہماری ہوا خارج ہوئی ہے پس وہ نماز کو نہ توڑیں جب تک انکے پاد کا دھماکہ
نہ ہو یا اس کی بدبو نہ آئے۔

نوٹ: مولانا محمد علی جیسا کہ شیخ الحدیث کو ہم دیانت دار اور انصاف کا واسطہ دے
کر سوال کرتے ہیں کہ حضرت صاحب جس مسئلہ کی آپ نے شیعوں کو طعنہ دیا ہے وہ مسئلہ
تو آپ کی فقہ والوں کی بھی موجود ہے اور ثبوت حاضر ہے پس تم میں اگر غیرت ہو تو کسی

نماز میں جو بدن کو ڈھانپنا فرض ہے وہ صرف قبل اور دبر ہے یعنی مقام پیشاب اور پاخانہ ہے۔

نوٹ :۔ میزان الکبریٰ میں بھی اہل سنت کے امام مالک کا مذکورہ فتویٰ موجود ہے مذہب اہل سنت ایک دیگ کی مثال ہے اور امام مالک بھی اسکا ایک چمچہ ہے پس جب تمہارے اپنے مذہب میں حالت نماز میں صرف قبل و دبر کا پردہ ہے تو شیعوں پر طعن کرنا تمہاری بے حیائی ہے۔

بال کھنچی محدث کا نورہ لگانے والی روایات پر اعتراض اور اسکا دندان شکن جواب

شیخ الحدیث محمد علی نے اپنی فقہ جعفریہ صفحہ ۱۹ میں ان روایات کو جمع کیا ہے کہ جنکے مضمون میں ہے کہ شیعوں کے امام نے حمام میں نورہ، بال اڑانے والی دوا لگا کر پھر دھوتی اتار دی شیخ صاحب نے ان روایات کو لکھنے کے بعد پھر شیعوں کے خلاف غوغا کرنا شروع کر دی۔

پہلا جواب :۔ ان روایات کو ہم نے بھی پڑھا ہے مگر دیانت کا تقاضہ ہے کہ ان میں کوئی بات قابل اعتراض نہیں ہے کیونکہ نورہ لگانے کا مقام حمام میں الگ ہوتا ہے اور وہاں کوئی دیکھنے والا نہیں ہوتا اگر وہاں کوئی بوجہ ضرورت اور مجبوری نورہ لگانے کی خاطر برہنہ ہو جائے تو کیا حرج ہے اور بالفرض اگر کسی نے دیکھا ہے کہ نورہ لگا ہوا ہے مقام شرم پر تو دیکھنے والے کا قصور ہے اور اگر نورہ چونکہ لیپ کے پردہ ہوتے ہیں کوئی اعتراض ہے تو اسکا جواب بھی آسان ہے کہ شیعوں کا امام تو مخصوص ہے اگر مقام شرم پر نورہ کے لیپ کو پردہ بنا لیا تو کیا حرج ہے جبکہ شریعت اسلامی میں بہت آسانیاں ہیں کتاب اہل سنت صحیح بخاری میں کتاب الغسل میں لکھا ہے کہ ام المومنین حضرت عائشہ نے مردوں کو غسل کا طریقہ تعلیم کرنے کی خاطر خود غسل کر کے دکھایا

اور پانی اپنے بدن پر ڈالا ارباب انصاف جب عورت کپڑوں سمیت غسل کرے گی تو اسکے بدن کا پردہ وہ گیلے کپڑے ہونگے اور گیلے کپڑے بدن کے ساتھ چمٹ جانے سے بدن کے ڈیزائن میں حسن زیادہ پیدا ہوگا اور اسکی رانیں اور پستان اور سرین زیادہ جاذب نظر ہو جائیں گی لہذا جس طرح گیلا کپڑا حضرت عائشہ کی چھاتی اور دوسرے بدن کے لئے پردہ ہونے کے لئے کافی ہو گیا اسی طرح چہرہ کا لیپ بھی پردہ کے لئے کافی ہے اور جس طرح گیلے کپڑے کا پردہ بی بی عائشہ کے شرم و حیا کا کچھ بھی نہ بگاڑ سکا اسی طرح چہرے کے لیپ کا پردہ کسی مرد کے شرم کا کیا بگاڑ سکتا ہے۔ دوسرا جواب

دیوبند کے امام بخاری کے نزدیک ننگا ہو کر غسل کرنا سنت انبیاء ہے

۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب صحیح بخاری صفحہ کتاب الغسل

۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب فتح الباری شرح بخاری ۔۔۔ باب الغسل

۳۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر کبیر ۔۔۔ آیت کیف یکونوا ۔۔۔

بخاری شریف کی عبارت	باب من اغتسل عریانا عن النبی قال کانت بنو اسرائیل یغتسلون عراۃ ینظر بعضھم الی بعض

وکان موسی یغتسل وحدہ الخ نبی کریم فرماتے ہیں کہ حضرت موسی کی امت بنو اسرائیل ننگے ہو کر غسل فرماتے تھے اور ایک دوسرے کو دیکھتے تھے اور حضرت موسی اکیلے غسل فرماتے تھے بنو اسرائیل نے آپس میں کہا کہ موسی اکیلے اس لئے غسل فرماتے ہیں کہ انکے خصیوں میں فتق کی بیماری ہے۔ ایک دن حضرت موسی غسل فرما رہے تھے کہ انکے کپڑے جو پتھر پر رکھے تھے اٹھا کر پتھر لے بھاگا حضرت موسی اس پتھر کے پیچھے بھاگے تو بنو اسرائیل نے انکو ننگا دیکھا اور

نوٹ :- ارباب انصاف مرد و عورت سے جماع کرنا اور بغیر منی نکلے غسل کا واجب نہ ہونا سمجھ سکتے ہیں۔ خاص سبب یہ تھا اور شان کا تحفظ مقصود ہے اور کم سن عورت کو دخول کرنا اور غسل کا معاف ہونا اسکی وجہ یہ ہے کہ دیوبندی دارالعلوم قرآن خانہ مساجد میں کم سن بچیوں کو قرآن بھی پڑھاتے ہیں اور انکی بکارت بھی زائل کرتے رہتے ہیں اور ہر وقت صبح شام نہانے میں تکلیف زیادہ ہے اس لئے نمک حلال کی کرم نوازی سے غسل معاف ہوگیا اور حیوان سے دخول کے بعد غسل اس لئے معاف ہے کہ ایسے کاموں کو کوئی برائی نہیں ہے۔

عورت کی قبل اور دبر میں دخول کرنے سے اور نیز مردہ عورت یا گدھی سے دخول کرنے سے جب منی نکلے اور مشت زنی سے خواہ منی نکل آئے روزہ باطل نہیں ہوتا اور غسل بھی واجب نہیں ہے

۱۔ اہل دیوبند کی مایہ ناز کتاب فتاوی قاضی خان ص ۹۸ کتاب الصوم الفصل الثانی میں۔

۲۔ اہل دیوبند کی مایہ ناز کتاب کشف الغمہ ص ۵۲ مؤلف عبدالوہاب الشعرانی

۳۔ اہل دیوبند کی مایہ ناز کتاب الروضۃ الندیہ شرح الدرالبہیہ ص ۱۵۱ باب الغسل

فتاوی قاضیخان کی عبارت | وکذا لا یفسد الصوم اذا جامع بہیمۃ ولم ینزل او میتۃ ولم ینزل او ناکح یدہ او جامع فیما دون

الفرج ولم ینزل او ادخل اصبعہ فی دبرہ الخ

ترجمہ:۔ اگر کوئی دیوبندی مسلمان کسی گدھی یا کتیا یا کسی بھی حیوان سے بدفعلی کرے نیز
اگر وہ کسی مردہ دیوبندن سے بدفعلی کرے یا وہ مشت زنی کرے یا دیوبندی
صاحب عورت کی فرج کے علاوہ مثلاً دبر میں دخول کرے اور اس کی منی نہیں نکلی
تو اس کا روزہ باطل نہیں ہے اور گانڈ میں انگلی مارنے سے بھی روزہ باطل
نہیں ہے اور روزہ کے علاوہ مشت زنی گناہ نہیں ہے۔

نوٹ:۔ کشف الغمہ سے مفتی عثمان کا فتویٰ گزر چکا ہے کہ عورت کو قبل یا دبر سے
دخول کیا جائے اور منی خارج نہیں ہوئی ہے تو غسل واجب نہیں ہے۔

دیکھیں فقہ عثمان اور نعمان۔ بلال گنجے توجہ فرما دیں

مولانا محمد علی نے اپنی فقہ جعفریہ ص ۲۰۳ ج ۱ میں مذکورہ مسئلہ فقہی پر شیعوں
کے خلاف بہت ہذیانی فرمائی اور خیانت و بددیانتی کے تمام ریکارڈ توڑ دیے
ہیں ہم اس بریلوی محدث کو دیانت و انصاف کا واسطہ دے کر پوچھتے ہیں کہ تم شیعوں
کو تو ایک طرف رکھو کیونکہ بقول تمہارے ان کی فقہ تو اسلامی نہیں ہے اور تم جو
اسلام کے سوہنے ماسٹر بنے پھرتے ہو اور تمہاری فقہ کے ہر ہر مسئلہ
پر اسلام کی مہر لگی ہوئی ہے بتاؤ مردہ اور گدھی اور کتیا کو جماع کرنے سے تمہارا
روزہ باطل نہیں ہوتا سبحان اللہ پاکیزہ اسلام تمہارے صحابہ نے سکھایا ہے
اور ایسی گالیوں کا جواب یہ ہے کہ۔

ولقد امر علی اللئیم یسبنی فمضیت ثمۃ قلت لا یعنینی

ترجمہ:۔ جب کمینہ آدمی کے پاس سے میں گزرتا ہوں اور وہ مجھے گالیاں
دیتا ہے تو میں درگزر کرتا ہوں کہ وہ کسی اور کو جھڑک رہا ہے گالیاں
دینا کسی کو ہم جیسے شریف آدمی کا کام نہیں ہے۔

فقہ دیوبند: اپنے آپکو ہلاک کرنا حلال ہے اور یہ سنت عائشہ ہے

۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب صحیح بخاری ص ۲۲ کتاب الاحکام

باب القرعة بين النساء فلما نزلوا جعلت تجعل رجليها بين الاذخر

وتقول يا رب سلط علی عقرباً او حية تلدغنی

ترجمہ: ایک سفر کی حضرت عائشہ دنیا کی زندگی سے تنگ آ گئی۔ رات کے وقت جب قافلہ قیام کے لئے اترا تو عائشہ نے اپنے پاؤں ایک قسم کی گھاس اذخر میں رکھ دیے اور کہنے لگی اے خدا کوئی بچھو یا سانپ مجھ پر مسلط فرما جو مجھے ڈس لے

نوٹ: ارباب انصاف یہ عمل بی بی صاحب کا اقدام خودکشی ہے اور یہ فعل حرام ہے۔ سانپ کے ڈسنے سے موت بھی واقع ہو سکتی ہے اگر خواتین کے لیے خودکشی حلال ہو گئی کیونکہ یہ سنت عائشہ ہے۔ اگر عائشہ کے کسی حسرت مذکور سانپ سے ڈسوانا نصیب نہ ہو تو وہ کچھ کھا لے۔ کاش اس دن کوئی سانپ بی بی عائشہ کو ڈس لیتا تو جنگ جمل نہ ہوتی۔ اور بی بی کو عثمان کے کفر کا فتویٰ دے کر اسکو ہلاک کروانے کی توفیق نہ ہوتی۔ ارباب انصاف خودکشی حرام موت ہے اور حرام موت کا نتیجہ دوزخ ہے۔ اور کوئی بھی صاحب ایمان ایسی موت کی تمنا نہیں کرے گا۔ جسکا انجام دوزخ ہو۔ اور اگر بی بی صاحبہ صحبت رسول اللہ سے اتنی تنگ آ چکی تھی تو کاش کسی پرانے کنویں میں ڈول کے بجائے چھلانگ لگا دیتی۔ دونوں مرادیں پوری ہو جاتیں۔ سانپ کا ڈسنا بھی۔ اور موت بھی۔

اگر ہمارے تبصرے سے بی بی صاحبہ کی شان کو کوئی جملہ دست ہے تو اسکا سبب مولوی محمد علی ہے اہلسنت اسکا نوٹس لیں۔

فقہ دیوبندیہ میں روح کی آسانی کے ساتھ نکلنے کے لیے چند ہدایات

شوہر مرنے لگے تو بیوی کی تھوک یا کھنگار اس کے منہ میں ڈالیں

۱- اہل سنت کی معتبر کتاب صحیح بخاری ص ۸۱ جز ۴ کتاب الجہاد باب ماجاء فی بیوت ازواج النبی قالت عائشة توفی النبی ﷺ فی بیتی وجمع الله بین ریقی و ریقه بسواک

ترجمہ، حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ نبی کریم نے میرے گھر میں وفات پائی اور آنجناب کے وقت موت اللہ پاک نے انکے منہ کا لعاب دہن اور میری تھوک کو جمع اور اکٹھا کر دیا تھا میں نے اپنے منہ میں مسواک چبا کر انکو دیا تھا۔

نوٹ ارباب انصاف کیا وقت موت بھی مسواک یاد ہوتا ہے یا اسکی ضرورت ہے۔ طب کے اصول ہی کیا یہ درست ہے کہ کسی آلہ سے مسواک کوٹ کر اور نرم کر کے دوسرے شخص کو دیا جائے ارباب انصاف بقول بیر صاحب کے کہ نبی صاحب کو نزع کے وقت لعاب دہن اور اپنی تھوک کو اللہ نے وقت اخیر جمع کر دیا تھا اس میں دیوبندی عورتوں کے لئے ہدایت ہے کہ اگر انکے شوہر کی جان آسانی سے نہیں نکل رہی تو وہ اپنی تھوک کو اپنے شوہر کے منہ میں ڈالیں، اور اگر کسی دیوبندی کی دو بیویاں ہوں تو وہ دونوں باری باری انکے منہ میں تھوکیں۔ انشاء اللہ روح کے نکلنے کی دیر نہیں لگے گی۔ صدیقی خاندان کا خصوصی تجربہ ہے۔

یہ مسواک والی روایت بالکل جھوٹی ہے کیا کوئی عقلمند باور کرتا ہے کہ نبی کریم کی موت کے وقت آنجناب کی بیٹی اور دیگر بنو ہاشم معصومین کو چھوڑ گئے ہوں اور جناب کو عائشہ کے سپرد کر دیا ہو

مرنے والے دیوبندی کے گلے میں عیسائیوں کی صلیب ڈالیں

اہل سنت کی معتبر کتاب المحاضرات صــ الجد العشرین

فقال الطبیب روی عن امیر المومنین ان معاویۃ لا یموت حتی یعلق فی عنقہ صلیبا والتعویذ الذی کان علیہ مصلب فعلمت انہ یموت الخ

ترجمہ: معاویہ بیمار ہوا تو ایک نصرانی آیا اور اس نے کہا کہ ہمارے پاس ایک تعویذ ہے جو بیمار اسکو اپنے گلے میں ڈالے گا وہ اپنی بیماری سے ٹھیک ہو جائے گا۔ معاویہ نے وہ تعویذ لیا اور گلے میں ڈال لیا پھر طبیب آیا اور معاویہ کو دیکھ کر باہر آیا اور بتایا کہ اب معاویہ مر جائے گا۔ پھر اسی رات معاویہ مر گیا۔ اگر ابن حکیم سے جب پوچھا گیا تو اس نے کہا کہ امیر المومنین علی ابن ابی طالب سے روایت آئی ہے کہ معاویہ اس وقت تک نہیں مرے گا جب تک وہ اپنے گلے میں صلیب نہیں ڈالے گا اور اب جو تعویذ معاویہ نے گلے میں ڈالا ہوا ہے وہ ایسا ہے کہ اس پر عیسائیوں کی صلیب کا نشان بنا ہوا ہے پس میں سمجھ گیا کہ اب معاویہ مر جائے گا۔

نوٹ: المحاضرات راغب اصفہانی طبع جدید سے یہ حوالہ نواصب نے نکال کر قوم دیوبند کو آل ابوسفیان کے ایک خاندانی مجرب نسخہ سے محروم کر دیا ہے۔ اور ہم نے یہ حوالہ رشید النعمانی صفحہ ۲۴۱ سے نقل کیا ہے کتاب موصوف مفتی محمد قلی نے تحفہ کے

باب المطاعن کا جواب لکھ کر میت کے تابوت میں اخری میخ ٹھوک دی ہے

مرنے والے دیوبندی کے منہ میں شراب ڈالیں

اہل سنت کی معتبر کتاب ریاض النضرہ ج ۲ ص ۱۸۲/۲۴۶ فصل ۱۱

فقال الطبیب ای شراب احب الیک فقال النبیذ فسقی النبیذ

ترجمہ: جب امیر عمر کا وقت اخیر آیا تو طبیب نے عمر بن خطاب سے پوچھا کہ آپکو کون سا شراب پسند ہے عمر نے کہا کہ نبیذ پس انکو جان نکلنے کے وقت شراب پلایا گیا۔

نوٹ: ارباب انصاف یہ ہے فقہ دیوبند کہ جنہے جان آسانی سے نکلنے کی خاطر اپنے ہیرو کو روان کو تعلیم و ہدایات جاری کی ہے کہ مرنے والے کے منہ میں شراب ڈالیں یہ عمار و فقہ فاتحاندان کے مجربات میں سے ایک نادر نسخہ ہے۔

نمبر ۲ مرنے والے کے حلقے میں صلیب ڈالیں یہ آل ابو سفیان نے کو اپنے مریدوں کے لئے تحفہ ہے

نمبر ۳ مرنے والے شوہر کے منہ میں بیوی کی تھوک ڈالیں یہ صدیقی خاندان کی تحقیق ہے ارباب انصاف ہمارے شیعہ مذہب میں ہم پر تقیہ کی ایک سخت پابندی ہے اسی لیے ہم بعض چیزوں کا انکشاف نہیں کرتے ..... اور ہم اپنے فاضل معاصر مولوی محمد علی سے معذرت کے ساتھ گذارش کرتے ہیں جیسے فقہ حنفیہ کے آپ مقلد مندرجہ اس میں تو بیوی کی نزع کی حالت میں اسکے ساتھ جماع کرنا سنت عثمانی غنی ہے: فقہ حنفیہ ہے ہے

فقہ دیوبندی وقت موت کی چند نشانیاں

دشمنان علیؑ کے حلق میں جنگ جمل پھنس جائے گی

اہل سنت کی معتبر کتاب النصائح الکافیہ صفحہ ۲۸ ذکر بغاوت معاویہ

وفی ربیع الابرار للزمخشری فاجزعت عائشة حین حضرت فقیل لها فقالت اعترض فی حلقی یوم الجمل ۔

ترجمہ: وقت موت حضرت عائشہ بہت گھبرائی تھی اور جب ان سے پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ حضرت علیؑ کے خلاف میں نے جو بغاوت کی تھی اور انکے خلاف میں نے جو جنگ کی تھی وہ اب میرے حلق میں پھنس گئی ۔

دشمن علیؑ وقت موت آرزو کرے گا کہ کاش میں کسی حیوان کا پاخانہ ہوتا

اہل سنت کی معتبر کتاب نور الابصار صفحہ ۶۶ ذکر عمر

وکان عمر یقول لیتنی کنت کبشا لاهلی سمنونی ثم ذبحونی فاکلونی واخرجونی عذرة ولم اکن بشرا

ترجمہ: حضرت عمر فرماتے تھے کہ کاش میں مینڈھا ہوتا اور میرے مالک مجھے موٹا کرتے اور پھر مجھے ذبح کر کے کھاتے اور پھر مجھے پاخانہ کی صورت میں نکالتے اور کاش کہ میں بشر نہ ہوتا ۔

نوٹ: محمد علی ناصبی بڑا خوش ہو کر یہ کہے اپنے پیشوا جنکی خاطر تم الشیعہ کی فقہ پر غور کرتے ہو، عمر بھی [illegible] کی اور [illegible] کی ۔
[illegible] گتھے [illegible]

فقہ دیوبند کی موت کی تحقیق کا انوکھا طریقہ کہ میت کی دبر میں انگلیں ڈالیں اگر گرم ہے تو زندہ اگر سرد ہے تو مردہ

اہل سنت کی معتبر کتاب مقامات بدیع الزمان ص۱۰۶ مقامہ نمبر ۸ موصل ابو الفضل احمد بن الحسین بن یحیٰی بن سعید الہمدانی۔

قال ابو الفتح ان الرجل اذا مات بردت استه وهذا الرجل قد لمسته فعلمت انه حی فجعل ادخل اصبعه فی دبره وقالوا الامر علی ما ذکر۔

ترجمہ: مفتی اعظم علامہ اہل سنت ابو الفتح فرماتے ہیں کہ میت ایک کو دیکھنے کا موقع ملا اور میں نے کہا کہ یہ مردہ نہیں ہے بلکہ زندہ ہے لوگوں نے پوچھا کہ کس طرح علم ہوا کہنے لگے کہ جب آدمی مرجاتا ہے تو اسکی دبر ٹھنڈی ہو جاتی ہے کہا تے اس میت کو اسی قانون کی روشنی میں مس کیا ہے پس وہ زندہ ہے اس وقت جتنے لوگ موجود تھے سب نے اس میت کی گانڈ میں انگلی رکھی اور فیصلہ دیا کہ یہ مردہ نہیں بلکہ زندہ ہے۔

نوٹ ارباب انصاف مولوی محمد علی لاہوری خوش قسمت ہوگا اگر اسکے مرنے کے بعد اسکی موت کی فوراً تحقیق ہو جائے ورنہ بلال گنج کے جتنے ختنے ہیں وہ سب اس علامہ کی موت کی تحقیق کی خاطر باری باری انگلی مبارک دبر میں ڈالے کر ہی فیصلہ کریں گے کہ موصوف زندہ ہے یا مردہ فقہ حنفیہ نے تحقیق نہ تم صبحا بھیں دیتے نہ ہم فریاد یوں کرتے

فقہ سپاہ صحابہ میں میت کے پاؤں قبلہ کی طرف کئے جائیں

۱- اہل سنت کی معتبر کتاب الغنیہ صفحہ ۳۶۱ امام عبد القادر جیلانی

۲- اہل سنت کی معتبر کتاب رحمۃ الامۃ فی اختلاف الائمۃ صفحہ ۸۱

۳- اہل سنت کی معتبر کتاب میزان الکبریٰ صفحہ ۲۱۸ کتاب الجنائز

الغنیہ کی عبارت } فاذا خرجت روحہ وجہہا الی القبلۃ علی ظہر طولا بحیث اذا قعد کان وجہہ الی القبلۃ

ترجمہ: گیارھویں شریف والے فرماتے ہیں کہ جب میت کی روح نکل جائے تو پشت کے بل اس کو اس طرح لٹا دیا جائے کہ جب وہ بیٹھے تو اس کا منہ خانہ کعبہ کی طرف ہو۔

رحمۃ الامۃ کی عبارت } واتفقوا علی انہ اذا تیقن الموت وجہ المیت للقبلۃ کہ جب موت کا یقین ہو جائے تو میت کو اس کا منہ خانہ کعبہ کی طرف کر کے لٹا یا جائے۔

الہدایہ کی عبارت } میت باب الجنائز اذا احتضر الرجل وجہ الی القبلۃ والمختار فی بلادنا استلقاء

ترجمہ جب کوئی مرد مرنے لگے تو اس کا منہ خانہ کعبہ کی طرف کیا جائے صاحب ہدایہ فرماتے ہیں کہ ہمارے علاقہ میں اس کا منہ قبلہ کی طرف اس طرح کرتے ہیں کہ اس کو پشت کے بل لٹا دیتے ہیں۔

نوٹ: مذکورہ کتابیں گواہ ہیں کہ اہل سنت کے مذہب میں میت کے پاؤں قبلہ کی طرف کئے جائیں تاکہ اس کا منہ قبلہ کی طرف ہو جائے۔

یہ بھا نحو لے فی ہوں کون مجبور ..... ؟

وقت موت سنی میت کے پاؤں قبلہ کی طرف اور مولوی محمد علی کو دعوت فکر

ارباب انصاف ہر شخص کو مرنا ہے اور خدا کو جواب دینا ہے ہمیں افسوس
ہے کہ بریلویوں کے ابو جہیر مولوی محمد علی نے شیعوں پر اس مسئلہ میں بہت
تنقید فرمائی ہے کہ فقہ جعفریہ میں وقت موت میت کے پاؤں قبلہ کی طرف
کیے جاتے ہیں اس ذریت مروان اور ابو حنیفہ مجوسی الاصل کے پیروکار پر ہم
یہ واضح کرنا چاہتے ہیں کہ ہم نے اہل سنت کی بار خود کتب الوسے یہ ثابت
کر دیا ہے کہ اہل سنت کی فقہ کی کتب میں لکھا ہے کہ وقت موت میت کو اس
طرح لٹایا جائے کہ اگر وہ اٹھ بیٹھے تو اس کا منہ قبلہ کی طرف ہو اور یہ اس وقت
ہو سکتا ہے کہ جب اس طرح لٹایا جائے کہ اس کے پاؤں قبلہ کی طرف ہوں
اور جب تمہارے ابوبکر عمر اور عثمان مرے تھے تو یقیناً سنیوں نے ان کے پاؤں
قبلہ کی طرف کیے ہونگے اور یہی حشر عائشہ کا بھی ہوا ہو گا اور یہ خود
ہم نے تمہارے فورش پاک کی کتاب فقہ سے دکھایا ہے اور اب تمہاری اس
کتاب سے پیش کیا ہے کہ جس کو تم مثل قرآن سمجھتے ہو فتح القدیر شرح ہدایہ
کے اول صفحہ پر کشف الظنون کے حوالہ سے ہدایہ کی تعریف کرتے
ہوئے لکھا ہے ان الہدایہ کالقرآن قد نسخت الغرض سنیوں کی کتاب ہدایہ
مثل قرآن ہے اور اسکی مثل شریعت میں دوسری کتاب نہیں لکھی گئی مذکورہ فتویٰ
تم احناف کے قرآن میں گویا لکھا ہے نیز یہ مسئلہ اہل سنت کی کتاب بہشتی زیور ص ۵۰۹
میں یوں لکھا ہے جب آدمی مرنے لگے تو اس کو چت لٹا دو اور اس کے پیر قبلہ کی طرف
کر دو یہ طول عمل کے انعامات کے بہت قائل ہیں جب کہ اب بھی ہمارے غوث پاک کو قبر سے اٹھا
کر لائے اور اس مسئلہ کی صفائی پیش کرے ۔ لیکن [illegible]

دیوبندی عورتیں حافظ اور قاری قرآن بچے پیدا کرنے کی خاطر مردہ جس رات گھر میں رکھا ہوا اپنے مرد سے جماع کرتی ہیں

ثبوت ملاحظہ ہو

۱- اہل سنت کی معتبر کتاب صحیح بخاری شریف صفحہ ۱۸۳/۲ کتاب الجنائز

۲- اہل سنت کی معتبر کتاب الاصابہ فی تمییز الصحابہ صفحہ ۴۴۱/۲

الاصابہ کی عبارۃ] ام سلیم بنت ملحان حضرت انس بن مالک صحابی کی ماں نے بیوہ ہونے کے بعد ابو طلحہ نامی کافر کو مسلمان بنا لیا۔ اور شادی کر لی پھر اس شوہر سے ایک بچہ ہوا جو مر گیا جب ابو طلحہ گھر آیا تو ام سلیم نے بچہ کی موت کو ابو طلحہ سے پوشیدہ رکھا شوہر نے کھانا کھایا اور لیٹ گیا۔ ام سلیم نے ہار سنگھار کیا اور شوہر کے ساتھ لیٹ گئی اور جماع کیا۔ اور بچہ کی موت کی خبر انکو صبح کے وقت دی اس رات والے جماع کی برکت سے خدا نے انکو ایک بیٹا دیا پھر اس بیٹے کی اولاد سے ۹ - ۱۰ قاری قرآن پیدا ہوئے۔

تو ہم مولانا محمد علی گوہر اور انجمن دعوت انصاف رہبر ہیں اور قاری قرآن بچے پیدا کرنے کے اس عظیم نسخہ کی مبارک باد پیش کرتے ہیں آج معلوم ہوا کہ سنی مذہب میں جتنے قرآن پاک کے قاری ہیں انکی ماؤں نے انکے باپ کے ساتھ اس رات جماع کیا تھا کہ جس رات انکے گھر میں کوئی مردہ رکھا تھا۔ اعلیٰ حضرت انکے سرپرستوں نے صلاح دی تھی کہ شیعوں کی فقہ کے خلاف کتاب لکھیں اگر کچھ ہے تو ٹھنڈے دل سے شیعوں کی مجبوریں

حافظ صاحب آپ خود بھی حافظ ہیں عاقل کو اشارہ کافی ہے

دیوبندی فقہ میں بیوی کی موت کے بعد اسکے ساتھ ہمبستری کرنا سنت عثمان ہے اور مولوی محمد علی کو دعوت انصاف !

ثبوت ملاحظہ ہو!

۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب صحیح بخاری ص ۱۷۱ ج ۱ کتاب الجنائز۔

۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب عمدۃ القاری شرح بخاری ص ۸۵ ج ۴

۳۔ اہل سنت کی معتبر کتاب فتح الباری شرح بخاری ص الجنائز

۴۔ اہل سنت کی معتبر کتاب نیل الاوطار ص ۸۸ ج ۴ کتاب الجنائز

۵۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ صغیر للامام بخاری ص ۱۳۰ ذرقیم

صحیح بخاری کی عبارت] ترجمہ انس روایت کرتا ہے کہ ہم نبی کریم کی بیٹی کے دفن کے وقت حاضر تھے اور رسول خدا قبر پر خود حاضر تھے اور میں نے دیکھا کہ نبی پاک کی آنکھیں آنسو بہا رہی تھیں اور آنجناب نے فرمایا کہ کیا تم میں کوئی ایسا مرد نہیں ہے جس نے آج رات اپنی بیوی کے ساتھ ہمبستری نہ کی ہو۔ ابو طلحہ صحابی نے کہا کہ میں نے نہیں کی۔ نبی پاک نے فرمایا تو قبر میں اترا اور وہ قبر میں اترا۔

نوٹ۔ بلال گنجی صاحب توجہ فرمادیں فقہ جعفریہ اور شیعہ احکام میت کے بارے کیا کہتے ہیں آپ اس بات کو چھوڑ دیں کیونکہ شیعہ لوگ تو بقول تمہارے حرامی اولادیں کے کافر ہیں پس کفر کی فقہ پر تبصرہ کرنے سے آپکو کیا وصول ہوگا اور تم مسلمان کہ جنہوں نے اسلام کو بہنے دی ہوئی ہے ذرا اپنی فقہ اور حدیث کی صفائی۔

نیز اپنی خلافت اور امامت اور صحابیت اور ولایت کی صفائی

پیش کریں کہ جس عثمان کو تم نے بے کثرت شرم و حیا بنایا ہوا ہے اور خلافت کو تاج بھی اسکے سر رکھا ہوا ہے اس نے اپنی بیوی کی موت کے بعد اسکے مردہ کے ساتھ جماع کیا ہے۔ اور جب عثمان نے یہ کام کیا تو تم عثمان کے پیروکار بھی علیکم بسنتی و سنت خلفاء والی حدیث پر یقیناً عمل کرتے ہوئے اپنی مردہ بیویوں کے ساتھ جب اعر کرکے اسکا ثواب وہ عثمان کو پہنچاتے ہونگے۔

ابن حجر عسقلانی صاحب فتح الباری کی اس مسئلہ میں عوعو اور اسکا دندان شکن جواب

ابن حجر عسقلانی فتح الباری میں لکھتا ہے کہ روایت میں ایسی بات نہیں ملی کہ عثمان نے بیوی کی موت کے بعد یا وقت موت اسکے ساتھ ہمبستری کی ہے والسلم عند اللہ۔

جواب۔ صحیح بخاری کی روایت سے ثابت ہوتا کہ عثمان نے بیوی کی کی موت کے بعد یا وقت موت یہ فعل کیا ہے۔

تقریب استدلال۔ بخاری کے اندر یہ حدیث موجود ہے کہ دختر ابوجہل سے حضرت علیؑ نے شادی کا ارادہ فرمایا تھا مگر نبی کریم ناراض ہوئے تھے اور فرمایا تھا کہ وہ لڑکی میری بیٹی کے ساتھ جمع نہیں ہو سکتی۔

نوٹ ارباب انصاف یہ حدیث اگرچہ شیعوں کے عقیدہ میں حدیث نہیں ہے یہ امام بخاری کی آل نبی کے بارے بکواس ہے مگر چونکہ سنی عقیدہ میں بخاری کی ہر حدیث صحیح ہے اس لئے ہم اس کو صحیح سمجھتا

ہے کہ تم اس روایت کو سنیوں کے منہ پر ماری اور انکو متوجہ کریں کہ جب علیؑ کے گھر دختر نبی ہو تو وہ دوسری شادی نہیں کر سکتے تو پھر عثمان کے گھر جب اہل سنت کے عقیدہ کے دختر نبی تھی تو وہ بھی دوسری شادی نہیں کر سکتے تھے۔ پس ثابت ہوا کہ عثمان کی دختر نبی کے علاوہ اور کوئی بیوی نہ تھی اور اگر تھی تو ہم قوم معاویہ خلیفے کو کو چیلنج کرتے ہیں کہ وہ ثابت کریں اپنی کسی معتبر کتاب سے کہ اس وقت فلانی عورت جسکا یہ نام ہے فلاں کی بیٹی ہے اور وہ اسی وقت عثمان کی بیوی تھی۔ مگر یہ ثابت ہی نہیں ہے۔

خلاصہ کہ اس وقت عثمان کی اور کوئی بیوی نہ تھی!

اب انصاف کتب اہل سنت سے جب اس وقت عثمان کی کسی دوسری بیوی اور کنیز کی موجودگی ثابت ہی نہیں ہے تو نتیجہ نکلا کہ یا تو عثمان نے اس رات کسی اور عورت کے ساتھ زنا کیا ہے۔ اور یہ پھر سونے پر سہاگہ ہو گیا کہ پیکر شرم و حیا نے یہ کیا کیا۔ خلیفہ صاحب نے اپنے منہ پر کوئلے کی سیاہی مل لی ہے اور اگر کسی اور عورت کے ساتھ اس نے یہ فعل نہیں کیا تو پھر عثمان نے اسی بیوی دختر رسولؐ کے ساتھ یہ فعل کیا ہے اب یہ بات قابل غور بن گئی کہ عثمان نے یہ فعل یا تو اس بیوی کے ساتھ وقت موت سے پہلے کیا ہے یا وقت موت کیا ہے یا موت کے بعد کیا ہے۔ اگر موت سے پہلے کیا ہے تو پھر نبی پاک عثمان پر ناراض کیوں ہوئے ہیں کتاب اہل سنت عمدۃ القاری ج ۸ ص ۶۱ میں ہے علامہ

محمود عینی حنفی اس حدیث کی شرح یہ لکھتے ہیں کہ ۔

فاراد ان لا یقف احد فی قبرها معاتبة علیه

کہ نبی کریم نے صحابہ سے یہ سوال یہ کہ تم کیا ہے کہ جس مرد نے آج رات بیوی کے ساتھ جماع نہیں کیا اس لئے فرمایا تھا کہ آنجناب نے ارادہ فرمایا تھا کہ عثمان قبر میں نہ اترے اور یہ عتاب نبوی عثمان پر ناراضگی کی وجہ سے تھا ۔ خلاصۃ الکلام کہ نبی کریم کا عثمان پر وقت دفن ناراض ہونا اور اسکو اسکی بیوی کی قبر میں اترنے نہ دینا اس بات کا ثبوت ہے کہ عثمان نے اس بیوی کے ساتھ یہ فعل اس کے وقت موت سے پہلے نہیں کیا تھا ۔

عثمان نے بیوی کے ساتھ جماع یا وقت موت یا اسکے بعد کیا ہے

اہل انصاف نبی کریم کی ناراضگی سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ عثمان نے اپنی بیوی سے جماع وقت موت کیا ہے یا موت کے بعد اور غسل اور کفن و دفن سے پہلے کیا ہے اب ہم مولوی محمد علی کو دعوت انصاف دیتے ہیں کہ عثمان آپکا خلیفہ راشد ہے پیکر شرم و حیا ہے اسکا اپنی بیوی سے اس وقت یہ فعل کرنا حلال تھا یا حرام تھا اگر حرام فعل کیا ہے تو آپکو مبارک ہو کہ یہ تھے آپکے خلیفہ اور اگر حلال فعل کیا ہے تو تمہارے لئے اپنے خلیفہ کی سنت ہے آپکو اور اگر حلال ہے تم اپنی بیویوں کو وقت موت لذت جماع چکھا دیا کرو تا کہ وہ قبروں میں تم جیسے علماء کے احسانات کو فراموش نہ کریں یہ ہے تمہاری فقہ ، فقہ دیوبندی کی اور بریلوی کی بنی ہے

ع خلافت ہو تو ایسی ہو صحابی ہو تو ایسا ہو

معنی قارف کی تحقیق اور شیخ الحدیث کو دعوت فکر

ارباب انصاف ہر شخص کو مرتا ہے اور خدا کو جواب دینا ہے اگر سنیوں کو امام بخاری مردہ بیوی سے جماع کرنے کی روایت نہ دیتا تو ہم بھی امیر عثمان کے اس عظیم کارنامہ کا ذکر نہ کرتے شیخ الحدیث صاحب کہتے ہیں کہ قارف کے معنی پر غور و فکر کریں تو فیصل الباری میں اور تاریخ صغیر بخاری کی اس روایت کو ملاحظہ کریں انہوں نے کیا لکھا ہے۔

قال لا ید خل القبر رجل قارف اھلہ اللیلۃ

قبر میں وہ مرد داخل نہ ہو جس نے آج رات بیوی سے ہمبستری کی ہو قارف کا مفعول اہلہ ہے اور فتح الباری میں جو عثمان کے بارے لکھا ہے کہ اس نے فعل جماع موت کے بعد یا وقت موت نہیں کیا اس سے یہ ثابت ہوا کہ قارف کا معنی جماع کرنا ہی ہے۔

مولوی محمد علی۔ پٹے نہیں دھیلے تے کردی اے میلا میلا

اگلی حضرت افسوس ہے کہ تم بھی شیعوں کے خلاف تحقیق کرنے بیٹھے ہو تم شیعوں پر تنقید کرتے ہو مگر چونکہ تم بریلوی خیال کے ہو اور شیعوں کے امام کو تم بھی اپنا پیشوا مانتے ہو۔ گویا شیعوں کے امام تو آپ کا لگا۔ کیا درست ہے اور تم جن لوگوں کو خلفاء رسول مانتے ہو ان میں امیر عثمان بھی ہے پس ہم کہتے ہیں کہ تم کس مذہب کی وکالت کرتے ہو جن کا مذہب جن کے امام مردہ بیوی سے جماع کرتے تھے۔

بلا ذرا اپنے غوث پاک کو کہ وہ شیعوں سے تمہاری جان چھوڑا گئے۔

یا غوث الاعظم شیئاً للہ کا ۲۰ مرتبہ ورد کریں

میت کے لیے سفید کفن کے بارے نادان ملاؤں کی غوغو

ارباب انصاف ہر شخص کو مرنا ہے اور خدا کو جواب دینا ہے البتہ یہ ناصبی
ملاں جنہوں نے اسلام کو جیں ورے رکھی ہے انہیں تو موت اور خدا بالکل
یاد ہی نہیں ہے ان بیچارے ملاں نے دین اسلام کا مطلب شیعوں کی مخالفت اور
دشمنی اور انکے خلاف جھوٹ بولنے کو ہی سمجھ لیا ہے۔ فقہ جعفریہ میں یہ مسئلہ
ہے کہ میت کو سفید کفن دینا زیادہ فضیلت رکھتا ہے نیز یہ
مسئلہ بھی شیعہ کتابوں میں آیا ہے کہ حضرت امام حسین علیہ السلام
کی شہادت کے بعد خواتین بنو ہاشم نے امام پاک کے سوگ میں
عرصہ دراز تک سیاہ لباس پہنے رکھا تھا اور امام زین العابدینؑ
نے سیاہ لباس کی سے ان خواتین کو منع نہیں فرمایا تھا۔ اور شیعہ
قوم محرم الحرام میں امام پاک کے سوگ میں چند دن سیاہ لباس بھی
پہنتی ہے۔ ہمارے معاصر مولوی محمود کو ملا گروہ کو دونوں مسئلوں
سے بہت تکلیف ہوتی ہے خاص طور پر محرم کے دنوں میں شیعوں کی
سیاہ پوشی سے۔ اس مسئلہ کی بابت ہم نے اپنی کتاب "ماتم
و صحابہ" کی تفصیل سے حوالہ جات جمع کر دیئے ہیں کہ سنیوں کے
کے امام سیدنا عمر بن خطاب نے سیاہ لباس پہنا ہے
نیز بزرگ خلفائے پر بھی انکی اولاد نے سیاہ لباس پہنا ہے نیز خود
امام اعظم کو موت کے بعد سیاہ کفن میں رکھا گیا ہے کتاب اہل
سنت نیل الاوطار صفحہ ۱۱۴ جلد ۲ میں لکھا ہے کہ والحدیث یدل علی انہ لا کراہة
فی لبس السواد حدیث کی دلالت کرتی ہے کہ سیاہ لباس پہننے میں کوئی کراہت نہیں ہے
والے کہنے سے گریز کرتے۔ تکلیف انکو صحابہ کی سیاہ ... ملا کو ...

مشائخ دیوبند اگر صبح تک مردہ حالت میں سوئیں تو شیطان انکے کان میں پیشاب کرتا ہے

اہل سنت کی معتبر کتاب بخاری شریف میں ج۱ ص۱۵۳ کتاب الصلوۃ
ایک شخص کا ذکر نبی کریمؐ کے پاس کیا گیا کہ وہ صبح تک سویا رہا اور نماز کے لئے
نہ اٹھا فقال رسول اللہ بال الشیطان فی اذنہ۔

نوٹ: شیخ الحدیث محمد علی کو دعوت فکر ہے کہ نیند بھی مثل موت ہے اور
جب آپ جیسے شیخ الحدیث صبح تک نہ اٹھیں تو شیطان مردود انکے کانوں
میں پیشاب کرتا ہے آپ بتائیں کہ شیطان نے کتنی مرتبہ آپکے اور
آپکی قوم کے کان مبارک میں پیشاب کیا ہے اور اس حدیث سے آپ فقہ
جعفریہ کے اس مسئلہ کو حل کرنے کی کوشش کریں کہ میت کو اگر اکیلا چھوڑا
جائے تو شیطان اسکے ساتھ لعب اور کھیل کرتا ہے مگر جس طرح وہ آپ سے زندوں
کے کان میں پیشاب کرتا ہے ایسی حرکت میت مردہ کے ساتھ نہیں کرتا۔

مولوی محمد علی کو شیعہ کی پہچان کی خاطر پریشانی اور اسکا حل

ارباب انصاف میدان جنگ میں بعض دفعہ اہل اسلام اور کفار کی لاشیں
اکٹھی ہی مل کر مشتبہ ہو جاتی ہیں اور مسلمانوں کو دفن کرنا ضروری ہے اس لئے اسلام
نے اجازت دی ہے کہ دفن کی مجبوری کے لئے آپ مردہ کے مقام شرم
کو دیکھیں اگر ختنہ ہوا ہے اور وہ مقام مخصوص چھوٹا ہے تو اسکو دفن کریں
اور اگر ختنہ نہیں ہوا اور وہ مقام بڑا ہے تو اس مردہ کو چھوڑ دیں مولوی
محمد علی نے اس حکم اسلامی کا مذاق اڑایا ہے ہم کہتے ہیں کہ وہ اپنی فقہ کی
بخاری کھول کر ہی فیصلہ کرے کہ اس مسئلہ میں امام اعظم کیا کہتے ہیں

میدان جہاد میں اگر میت کی پہچان کی خاطر اسکے مقام شرم کو دیکھا جائے تو ناجائز اور فقہ دیوبندیہ میں اگر امام مسجد کا آلہ تناسل دیکھا جائے تو جائز اور عبادت

اہل سنت کی معتبر کتاب الدر المختار ۔ کتاب الصلوۃ باب الامامہ حنفی مذہب میں یہ قانون ہے کہ جب دو امام ایک مسجد میں نماز جماعت کروانے کے لئے جمع ہوں تو زیادہ کس کو حق ہے اسکی پہچان کے چند طریقے ہیں اور آخری معتبر معیار یہ ہے ثم الاکبر راسا والاصغر عضوا کہ جس کی سر کا زیادہ خوبصورت ہو ۔ اگر ان سے کام نہ چلے تو پھر ایسے عضو تناسل کو دیکھیں جس کا سر بڑا ہو اور الہ تناسل چھوٹا ہو وہ نماز پڑھانے کا زیادہ حق رکھتا ہے ۔

مولوی محمد علی توجہ فرمائیں! آپنے زندگی بھر کتنے دیکھے ہیں!

ارباب انصاف اہل سنت کی معتبر کتاب رد المختار ۔ باب الامامہ ج ۱ وفی حاشیۃ ابی السعود ان المراد بالعضو الذکر

فقہ حنفی کے مایہ ناز عالم محمد امین الشہید با بن عابدین فرماتے ہیں کہ ابو سعود کے حاشیہ میں لکھا ہے کہ الدر المختار کی عبارت میں عضو سے مراد آلہ تناسل اور ذکر ہے اور امیر محمد نے جس طرح مغیرہ بن شعبہ کا آلہ تناسل دیکھ کر فرمایا تھا کہ مغیرہ تیرا تو بہت بڑا ہے اسی طرح مولوی محمد علی نے بھی اماموں کا آلہ دیکھ کر فتویٰ دیا جو کہ یہ بہت بڑا ہے جس پر امام صاحب ہٹ جائیں فقہ حنفیہ سب ہی تمہیں لسیے اور دانش مندی کی داد

فقہ دیوبند کی گواہی کہ نبی کریمؐ نماز جنازہ میں تکبیرات پانچ سے سات تک پڑھتے تھے

۱- اہل سنت کی معتبر کتاب فتح القدیر شرح ھدایہ ص ۴۶ ج ۲ کتاب الجنائز

۲- اہل سنت کی معتبر فتح الباری شرح بخاری ص ۲۰۲ ج ۳ کتاب الجنائز

۳- اہل سنت کی معتبر کتاب نووی شرح مسلم ص ۳۱۰ ج ۱

۴- اہل سنت کی معتبر کتاب سنن ابن ماجہ ص ۱۰۹ کتاب الجنائز

۵- اہل سنت کی معتبر کتاب صحیح مسلم کتاب الجنائز

۶- اہل سنت کی معتبر کتاب مشکوٰۃ شریف ص ۱۳۱ باب المشی بالجنائز

۷- اہل سنت کی معتبر کتاب سنن نسائی ص ۲۸۵ ج ۱ باعدد التکبیر علی الجنائز

۸- اہل سنت کی معتبر کتاب سنن ابی داؤد ص ۳۱ ج ۲ کتاب الجنائز

۹- اہل سنت کی معتبر کتاب نیل الاوطار ص ۳۵ ج ۴ باب عدد تکبیر جنازہ

صحیح مسلم کی عبارت: کان زید بن ارقم یکبر علی جنائزنا اربعا وانہ کبر علی جنازۃ خمسا فسئلتہ فقال کان رسول اللہ یکبرھا

ترجمہ: راوی کہتا ہے کہ زید بن ارقم صحابی ہمارے جنازوں پر چار تکبیریں پڑھتے تھے اور ایک جنازہ پر انھوں نے پانچ تکبیریں پڑھیں ہیں نے ان سے سوال کیا۔ انھوں نے فرمایا کہ نبی کریمؐ بھی جنازہ کی پانچ تکبیریں پڑھتے تھے

نوٹ: چونکہ امیر عمر نے لوگوں کو چار تکبیر پڑھنے پر مجبور کیا تھا اس لئے زید چار پڑھتے تھے اور سنت نبیؐ دکھتی نہیں ایک دن وہ بھی پڑھ لیں نبی کریمؐ تکبیروں کا ریا پانچ پڑھتے تھے اور امیر عمر کے روحانی فرزند ہم پڑھتے ہیں

حذیفہ صحابی کی گواہی کہ نبی کریمؐ ۵ تکبیر پڑھتے تھے

۱- اہل سنت کی معتبر کتاب سنن الدار قطنی ص ۱۹۱ الجنائز

۲- اہل سنت کی معتبر کتاب نیل الاوطار ص ۹۸/۳ الجنائز

۳- اہل سنت کی معتبر کتاب کنز العمال ص

۴- اہل سنت کی معتبر کتاب فتح القدیر شرح ہدایہ ص ۹۲

سنن دار قطنی کی عبارت: عن عیسیٰ مولی حذیفہ قال صلیت خلف حذیفة علی جنازة فکبر خمسا ثم التفت فقال ما وہمت ولا نسیت ولکن کبرت کما کبر خلیلی ابو القاسم

ترجمہ: عیسیٰ مولیٰ حذیفہ بیان کرتا ہے کہ میں نے حذیفہ یمانی کے پیچھے نماز پڑھی اور انھوں نے پانچ تکبیریں پڑھیں اور فرمایا کہ میں نے بھول کر نہیں پڑھیں بلکہ میں نے اسی طرح پانچ پڑھی ہیں جیسے نبی پاک پڑھتے تھے۔

فتح القدیر کی عبارت: کان رسول اللہ یکبر علی اہل بدر سبع تکبیرات وعلی بنی ہاشم خمس تکبیرات

ترجمہ: نبی کریمؐ بدری صحابہ پر سات تکبیرات اور بنی ہاشم پر ۵ تکبیرات پڑھتے تھے۔ نوٹ: سنت رسول اللہ ۵ تکبیریں نماز جنازہ ہے البتہ امیر عمر نے لوگوں کو ۴ پر مجبور کیا ہے ہم شیعہ لوگ سنت رسولؐ کو لیتے ہیں اور عمر کو چھوڑ دیتے ہیں۔

حضرت علیؑ بھی پانچ تکبیر نماز جنازہ پڑھتے تھے

۱- اہل سنت کی معتبر کتاب فتح الباری شرح بخاری ص ۲۰۲/۳

۲- اہل سنت کی معتبر کتاب زاد المعاد ص ۱۶۲/۱ لابن قیم

۳- اہل سنت کی معتبر کتاب نیل الاوطار ص ۹۶/۳ کتاب الجنائز

۴۴- اہل سنت کی معتبر کتاب سنن کی معتبر کتاب سنن الدار قطنی ص۱۹۱ سنن دار قطنی ان علیاً کبر علی اصحاب محمد ستا وعلی اصحاب خمسا کی عبادت لیا ترجمہ: امام علی بن ابی طالب نے بدری صحابہ پر ۶ اور عام اصحاب پر ۵ تکبیریں پڑھتے تھے

نوٹ: اسی لئے علی والے ۵ تکبیر نماز جنازہ اور عمر والے ۴ تکبیر پڑھتے ہیں

نبی پاک پر بنو ہاشم نے پانچ تکبیر جنازہ پڑھا تھا

اہل سنت کی معتبر کتاب کنز العمال ص۵۷ کتاب الشمائل فقال العباس یا علی انی سمعت رسول اللہ یقول تکون قبور الانبیاء فی مواضع نفیسھم قال ... وصلی علیہ العباس وعلی صفا واحدا وکبر علیہ العباس خمسا

ترجمہ: جناب عباس نے حضرت علیؑ سے کہا کہ میں نے نبی کریم سے سنا تھا کہ انبیاء کی قبریں ان کے بچھونے کی جگہ ہوتی ہیں اور پھر نبی کریمؐ پر جناب عباس اور حضرت علیؑ نے ایک صف میں نماز جنازہ پڑھی ہے اور جناب عباس نے نبی کریمؐ پر پانچ تکبیریں پڑھیں۔

نوٹ: ارباب انصاف خود نبی کریمؐ بھی بنو ہاشم پر نماز پانچ تکبیر سے پڑھتے تھے اور بنو ہاشم نے بھی نبی کریمؐ کا جنازہ ۵ تکبیریں پڑھا اور خود حضرت علی بھی اصحاب محمد پر ۵ تکبیر پڑھتے تھے۔ نامعلوم امیر عمر کو نبی کریمؐ اور بنی ہاشم کے ساتھ کیا ضد تھی کہ رسول اللہ کی مخالفت کرتے ہوئے لوگوں کو ۴ تکبیر جنازہ پڑھنے پر مجبور کیا، ہم شیعہ مذہب والے نبی کریمؐ کے پیروکار ہیں اور پانچ تکبیر جنازہ پڑھتے ہیں اور قوم معاویہ خیل امیر عمر کی مقلد ہے اور ۴

پڑھتے ہیں۔ سنت نبی پاک مبارک اور اس کو سنت عمر مبارک

چار تکبیر نماز جنازہ پر صحابہ کو مجبور کرنا امیر عمر کی بدعات سے ہے

۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب فتح القدیر شرح ھدایہ ص ۴۶
۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب فتح الباری ص ۱۵۷ باب جنازہ
۳۔ اہل سنت کی معتبر کتاب نیل الاوطار ص ۶۹ کتاب الجنائز
۴۔ اہل سنت کی معتبر کتاب کنز العمال ص ۹۳ باب الجنائز
۵۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ الخلفاء ص ۱۳۷ ذکر عمر

تاریخ الخلفاء کی عبارت } اول من جمع الناس فی صلوٰۃ الجنازۃ علی اربع تکبیرات عمر۔

ترجمہ: پہلا وہ شخص جس نے لوگوں کو چار تکبیر نماز جنازہ پڑھنے پر مجبور کیا ہے وہ امیر عمر ہے۔

فتح القدیر کی عبارت } عن ابی حنیفہ قال ان الناس کانو یصلون علی الجنائز خمسا و ستا و اربعا حتی قبض النبیؐ ۔ ثم کبروا کذالک فی ولایۃ ابی بکر ثم ولی عمر بن الخطاب ففعلوا ذالک فقال لھم عمر الخ

ترجمہ: امام اعظم ابو حنیفہ کی رپورٹ یہ ہے کہ لوگ جنازہ پر پانچ چھ اور چار تکبیریں پڑھتے تھے حتی کہ نبی کریم کی وفات ہو گئی پھر بھی ابوبکر کی حکومت کے زمانے میں وہ اسی طرح جنازہ پڑھتے تھے پھر امیر عمر کی حکومت میں بھی وہ اسی طرح جنازہ پڑھتے رہے پھر اچانک امیر عمر کو دورہ پڑا اور انھوں نے لوگوں کو ۴ تکبیر پڑھنے پر مجبور کر دیا۔ نوٹ: پس ثابت ہو گیا کہ چار تکبیر نماز جنازہ امیر عمر کی بدعات سے ہے۔

کہ امام اعظم کا فتویٰ ہے کہ پہلی تکبیر میں ہاتھ بلند کئے جائیں۔

نوٹ: ارباب انصاف امام اعظم اور امیر عمر میں کون صحیح کہتا ہے اور کون غلط کہتا ہے یہ فیصلہ ہم نے قوم معاویہ پر چھوڑ دیا ہے۔

فقہ اہل سنت میں بغیر وضو کے نماز جنازہ جائز ہے

اہل سنت کی معتبر کتاب میزان الکبریٰ صفحہ ۲۲۴ کتاب الجنائز

اہل سنت کی معتبر کتاب رحمۃ الامۃ فی اختلاف الائمۃ صفحہ ۸۶

میزان کی عبارت } مع قول الشعبی و محمد بن جریر الطبری انھا تجوز بغیر طہارت لانہا شفاعۃ فی المیت والشفاعۃ ویشیدفیہا الطہارۃ

ترجمہ: امام اہل سنت محمد بن جریر طبری اور حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ نماز جنازہ بغیر وضو کے پڑھنا جائز ہے کیونکہ یہ میت کے حق میں شفاعت ہے اور شفاعت میں طہارت شرط نہیں ہے البتہ طہارت مستحب ہے جیسا کہ دعا اور غیر جنب کے لئے تلاوت قرآن کے لئے طہارت مستحب ہے۔

فقہ اہل سنت میں منافق کا جنازہ جائز اور شہید کا ناجائز ہے

۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب رحمۃ الامۃ صفحہ ۸۴ برحاشیہ میزان

۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب میزان الکبریٰ صفحہ ۲۲۱ کتاب الجنائز

رحمۃ الامۃ } الشہید قال مالک والشافعی واحمد فی روایۃ لایصلی علیہ

کی عبارت } امام شافعی، امام مالک، امام احمد کا فتویٰ ہے کہ شہید کا جنازہ نہ پڑھا جائے۔ نوٹ بخاری شریف صفحہ ۴۷ کتاب الجنائز میں لکھا ہے کہ مدینہ کے مشہور منافق عبداللہ بن ابی کے جنازہ پر نبی کریمؐ نے شرکت فرمائی تھی اور حضرت عمر نے بھی ناک سے تیلی ... کی ... نبی کریمؐ ...

امام حسینؑ کا کسی منافق کے جنازہ میں شرکت کرنا اور اس پر بددعا کرنا ۔ اور مولوی محمد علی کے پیٹ میں مروڑ اٹھنا

ارباب انصاف فقہ حنفیہ کو بچانے کی خاطر بچارے سنی علماء فقہ جعفریہ پر ہمیشہ تنقید کر کے خاندان نبوت سے اپنی دشمنی کا ثبوت دیتے رہے اور کہتے رہے کہ باریش کب تھا یہ کہا ہے فقہ جعفریہ اور کب بچاری فقہ حنفیہ ۔ ان نواصب کو نا معلوم اس بات سے کیوں تکلیف ہوئی ہے کہ حضرت امام حسینؑ نے ایک منافق کا جنازہ پڑھا اور اس پر بددعا فرمائی اس بات کو ثابت کرنے کی خاطر بچارے مولوی محمد علی نے اپنے "اسرار عقائد" کی طرح کتنی اور اوراق سیاہ کیے ہیں ہم جوابا گزارش کرتے ہیں کہ بخاری شریف سے حوالہ گزر چکا ہے کہ ایک منافق کا جنازہ نبی کریم نے پڑھا تھا اور نبی کریم نے اس منافق کے لیے یقینا دعا خیر تو نہیں کی ہوگی کیونکہ منافقین دشمن خدا اور رسول ہیں اور دشمن اسلام ہیں اور دشمن اسلام منافق کے لیے نبی پاک دعا خیر نہیں فرما سکتے پس نبی کریم نے اس منافق پر بددعا فرمائی اور جس طرح نبی کریم نے منافق کا جنازہ پڑھا اور اس پر بددعا فرمائی اسی طرح امام حسینؑ نے ایک منافق کا جنازہ پڑھا اور اس پر بددعا فرمائی پس فقہ جعفریہ میں اگر منافق کے جنازہ پر دعا کی جاتی ہے تو کیا حرج ہے جبکہ فقہ حنفیہ کا یہ حال کہ ۔

شعر اور ترکش تے جیہڑے کپ واں ہے ۔

نوٹ: فقہ بنو امیہ میں اگر عثمان کی طرح بغیر جنازہ کے میت دفن کریں تو کوئی حرج نہیں ہے۔

میزان الکبریٰ کی عبارت: قال محمد ابن سیرین انہن ثلاث صح قول حذیفہ بن یمان انہن خمس وکان ابن مسعود یقول کبر رسول فی جنازۃ تسعا و سبعا و خمسا واربعا فکبروا ما کبر امامکم فما زاد علی اربع لم تبطل صلوٰتہ

ترجمہ: عبدالوہاب شعرانی کی رپورٹ یہ ہے کہ ابن سیرین کہتا ہے تکبیرات جنازہ تین ہیں۔ حذیفہ صحابی کہتا ہے کہ پانچ ہیں۔ ابن مسعود صحابی کہتا ہے کہ رسول خدا نے تکبیرات ۹ - ۷ - ۵ اور ۴ بھی پڑھی لہٰذا جتنی تکبیریں امام پڑھتا جائے اتنی تم بھی پڑھتے جاؤ اگر امام چار سے زیادہ تکبیریں پڑھیں تو نماز باطل نہیں ہے۔

تکبیرات جنازہ میں رفع یدین کے بارے میں امیر عمر اور امام اعظم کا جھگڑا

۱- اہل سنت کی معتبر کتاب کنز العمال صفحہ ۵۵ / ۴
۲- اہل سنت کی معتبر کتاب میزان الکبریٰ صفحہ ۲۲۴ / ۱ عبدالوہاب شافعی
۳- اہل سنت کی معتبر کتاب رحمۃ الامۃ صفحہ ۸۶

کنز العمال کی عبارت: عن عمر بن الخطاب انہ کان یرفع یدیہ مع کل تکبیرۃ فی الجنازۃ و العیدین

ترجمہ: امیر عمر نماز جنازہ اور نماز عیدین میں ہر تکبیر کے ساتھ ہاتھ بلند فرماتے تھے اور ابن عبدالرحمٰن دمشقی عثمانی لکھتے ہیں

فقہ دیوبند کی گواہی کہ اگر پانچ تکبیر نماز جنازہ پڑھا جائے تو جنازہ صحیح ہے باطل نہیں

۱- اہل سنت کی معتبر کتاب المرقات شرح مشکوۃ صفحہ ۲ باب المشی بالجنازہ

۲- اہل سنت کی معتبر کتاب میزان الکبریٰ صفحہ ۲۲۴/۱ کتاب الجنائز

۳- اہل سنت کی معتبر کتاب رحمۃ الامۃ اختلاف الائمہ صفحہ ۸۶

المرقات کی عبارت | لو کبر خمسا لا تبطل صلوتہ علی الاصح
ترجمہ: احناف کے ملا علی قاری نے رپورٹ دی ہے کہ اگر کوئی شخص نماز جنازہ میں پانچ تکبیریں پڑھے تو جنازہ صحیح ہے باطل نہیں ہے

میزان الکبریٰ کی عبارت | لو زاد علی اربع لم تبطل صلوتہ
ترجمہ۔ اگر چار تکبیر نماز جنازہ سے زیادہ تکبیریں پڑھیں تو نماز جنازہ باطل نہیں یعنی پانچ بھی پڑھیں تو صحیح ہے

فقہ دیوبند میں نماز جنازہ کے بارے میں بھانت بھانت کے فتوے

۱- اہل سنت کی معتبر کتاب فتح الباری شرح بخاری صفحہ ۲۰۲/۳

۲- اہل سنت کی معتبر کتاب میزان الکبریٰ صفحہ ۲۲۴/۱

۳- اہل سنت کی معتبر کتاب رحمۃ الامۃ فی اختلاف الائمۃ صفحہ ۸۶/۱

فتح الباری کی عبارت | قال صلیت خلف ابن عباس علی جنازۃ فکبر ثلثا
راوی کہتا ہے کہ میں نے ابن عباس کے پیچھے جنازہ پڑھا انھوں نے تین تکبیریں پڑھیں۔

جناب حمزہ شہید پر نبی کریم کا ستر تکبیر نماز جنازہ پڑھنا اس بات کا ٹھوس ثبوت ہے کہ جنازہ پانچ تکبیر ہے کیونکہ ستر پانچ پر تقسیم ہوتا ہے

اہل سنت کی معتبر کتاب اسد الغابہ ص ۵۳ ذکر حمزہ

صلی النبی علی حمزۃ سبعین تکبیرۃ

ترجمہ: نبی کریم نے حضرت حمزہ پر ستر تکبیر نماز جنازہ پڑھا تھا۔

نوٹ: ارباب انصاف جناب حمزہ کے بارے کتب اہل سنت میں سید الشہداء کا لقب بھی مذکور ہے اور نبی کریم نے اس سید الشہداء کا جنازہ ستر تکبیر پڑھا ہے اور ستر وہ عدد ہے جو چار پر تقسیم نہیں ہوتا بلکہ پانچ پر تقسیم ہوتا ہے گویا نبی کریم نے ایک مرتبہ تو جناب حمزہ کا الگ جنازہ پڑھا اور پھر ایک ایک شہید کو حمزہ کے ساتھ ملا کر جنازہ پڑھا دو حمزہ پر پانچ تکبیر پڑھا اور یہ تب صحیح ہے کہ نبی کریم نے ان شہداء پر شیعوں والا جنازہ پانچ تکبیر پڑھا ہے۔ اور سنیوں والا جنازہ چار تکبیر اگر پڑھا ہے تو حمزہ پر ستر تکبیر نہیں ہو سکتی کیونکہ ستر چار پر تقسیم نہیں ہوتا۔ اور قرآن پاک کی اس آیت میں کہ ان تستغفر لھم سبعین مرۃ کہ تو ان کے لئے ستر مرتبہ بھی استغفار کرے۔ اشارہ ہے کہ اگر جنازہ کئی مرتبہ پڑھا جائے اور ستر تکبیر ہو جائے اور دعا رحمت ستر مرتبہ ہو جائے اس ستر کے عدد میں اشارہ ہے کہ جنازہ پانچ تکبیر ہے۔

خلاصۃ الکلام انبیاء اور صلحاء اور شہداء کا جنازہ پانچ تکبیر پڑھا گیا ہے اسی لئے شیعہ فقہ میں بھی پانچ پڑھا جاتا ہے اور مخالف نے شیعوں کی ضد میں ہم کو اختیار کیا ہے اگر وہ بالکل ہی نہ پڑھیں تو ہمیں پرواہ نہیں

کتب اہل سنت سے پانچ تکبیر نماز جنازہ کا ثبوت

معاویہ خیل ملاؤں کے علمی غرور کو توڑ کر رکھ دیتا ہے

ارباب انصاف ہر شخص کو معلوم ہے اور خدا گواہ ہے اب دنیا ہے ۔ خواہ نبی ثابت
ہو کہ کفار و منافق اعداء اللہ مانند بالائے گئی کی محبت وغیرہ کے شیعوں کے خلاف یہ طعن بھی کرتے
ہیں کہ ہم سنی ہم چار تکبیر نماز جنازہ پڑھتے ہیں اور شیعہ پانچ تکبیر پڑھتے ہیں پانچ تکبیر کہاں سے نکالی ہے
ارباب انصاف ہم نے معقول کے حساب سے پانچ تکبیر کا ثبوت کتب اہل سنت سے
پیش کر کے ان مجاہد نے دوران و سنگھ بے صدیق اکبر کے علمی غرور کو ذلت کی مٹی میں
ملا دیا ہے اور جو امیر کے کہتے ہیں یہ فرقہ نہیں پیش کرتے ہیں کہ چونکہ نبی کریم نے آخری
جنازہ چار تکبیر پڑھایا ہے اس لئے ہمارے امیر عمر نے لوگوں کو چار تکبیر پڑھنے پر
مجبور کیا ہے اور ہم ان سنگھ بے خبر مروان کو یہ جواب دیتے ہیں کہ تمہارے
امیر عمر کو بخاری شریف کتاب العلم گواہ ہے کہ نبی کریم نے وقت آخر اپنے
گھر سے بے عزت کر کے نکال دیا تھا یاد ہو گا جب عمر نے قلم و دوات دینے
سے انکار کیا تھا اور نبی کریم کو یہ گالی دی تھی کہ معاذ اللہ نبی بک رہے ہیں
جب نبی کریم نے اپنے گھر سے نکال دیا تو جب فرض ہے کہ تم عمر کو دلوں
سے نکال دو تم نے نبی کریم کی مخالفت کرتے ہوئے اس راندہ درگاہ نبوت
کو گلے لگایا ہے ۔ پس تم نے نبی کریم کے آخری فیصلہ کی مخالفت کیوں کی ہے

ہمارا موقف یہ ہے کہ جب تمہاری اہلسنت کی کتابوں میں
۵ تکبیر نماز جنازہ کا جائز ہونا لکھا ہے تو پھر شیعوں پر تمہارے اعتراضات
کا کوئی موقع نہ رہا اور تم صرف شیعوں کی ضد میں ۵ تکبیر نہیں پڑھتے

تکبیراتِ جنازہ پر تبصرہ اور مولوی محمد علی ناصبی کو لگام

موصوف نے اپنی کتاب فقہ جعفریہ صفحہ ۳۴۳ میں اس امر کا انکار کیا ہے کہ حضور نے کسی منافق کا جنازہ پڑھا ہو گا حالانکہ یہ بات مشہور ہے کہ بچے کا بال بالا اور بچے بچے کو ازبر ہے امام بخاری نے اپنی صحیح صفحہ ۱۳۶ کتاب الجنائز میں ایک روایت لکھی ہے کہ نبی کریم نے مدینے کے مشہور منافق ابی ابن کعب کا جنازہ پڑھنے کا ارادہ فرمایا اور عمر بن خطاب نے نبی کریم کو روکنے کے لئے بڑی بے حیائی کا مظاہرہ کیا اور پھر عمر صاحب اپنی اس بے حیائی پر تعجب بھی کرتے تھے ظاہر نبی کریم نے اس منافق کا جنازہ پڑھایا ہے اور امام بخاری کی یہ روایت بلال حبشی ناصبی کے منہ پر ایک جوتا ہے اور ہم اس کے ساتھ دو نعلین پر دو منہ کرنا چاہتے ہیں تمہارے بڑوں کو ہمارے مولیٰ علی کا فدا اور آخائن سمجھتے تھے اور تم بھی ہماری نظروں میں جھوٹے مکار، دھوکے باز اور خیانت کار ہو۔ مولانا صاف جھوٹ بولنے سے تم شیعوں کو دبا نہیں سکتے۔ دراصل آپ کو تکلیف اس بات سے ہوئی ہے کہ شیعہ کتاب میں لکھا ہے کہ نبی کریم منافق کا جنازہ چار تکبیر پڑھتے تھے۔ اور جناب کو اسی تکلیف کا علاج یہ ہے کہ صبح و شام ۱۰۰ مرتبہ پڑھا کریں قل موتوا بغیظکم۔ اسی طرح جناب نے صفحہ ۴۴۳ میں یہ بھی لکھا ہے کہ شیعیت کی بنیاد عبداللہ ابن سبا یہودی نے رکھی ہے اور ہم اس کا جواب تم کو یہ دیتے ہیں کہ تمہاری سنیت اور حنفیت کی بنیاد نعمان بن ثابت مجوسی نے رکھی ہے۔

ہم کئی بار وضاحت کر چکے ہیں کہ ابن سبا یہودی پر ہم لعنت بھیجتے ہیں اور تم یزید ملعون کے نطفے ہو اگر نہیں ہو تو تم بھی یزید پر لعنت کرو تمہیں ابن سبا نظر آتا ہے اور زرقا اور ہندہ اور نابغہ نظر نہیں آتیں۔

فقہ دیوبند کی گواہی کہ دو تر لکڑیاں (جریدتین)

قبر میں میت کے ساتھ رکھی جائیں

۱- اہل سنت کی معتبر کتاب صحیح بخاری صفحہ ۹۵ ج ۲ کتاب الجنائز

۲- اہل سنت کی معتبر کتاب فتح الباری صفحہ ۲۲۳ ج ۳ باب الجرید علی القبر

صحیح بخاری کی عبارت } باب الجرید علی القبر. اوصی بریدہ الاسلمی ان یجعل فی قبرہ جریدتان۔

ترجمہ: قبر میں دو تر لکڑیاں رکھنے کا باب۔ صحابی رسول اللہ بریدہ اسلمی نے وصیت کی تھی کہ اس کی قبر میں دو تر لکڑیاں رکھی جائیں۔

نوٹ: علم نحو میں ثابت ہے کہ علیٰ کبھی فی کا معنی بھی دیتا ہے۔ پس بخاری میں علی القبر میں یہ علی بمعنی فی ہے اور صاحب فتح الباری نے بھی وضاحت کی ہے کہ حضرت بریدہ نے بھی جریدتین کو قبر کے اندر رکھنے کی وصیت فرمائی تھی۔ پھر بخاری نے بھی یہ حدیث بھی لکھی ہے کہ ایک میت کو عذاب قبر ہو رہا تھا نبی کریم نے دو تر لکڑی لے کر اس کو چیرا اور میت کی قبر میں گاڑنے کا حکم دیا اور فرمایا کہ اسی سے میت کو عذاب سے تخفیف ملے گی شیعہ حضرات اسی لئے دو تر لکڑیاں میت کے ساتھ ہی قبر میں رکھ دیتے ہیں اور معاویہ خیل شیعوں کی ضد میں حکم نبی اور سیرت صحابہ کو چھوڑ بیٹھے ہیں

ارباب انصاف شیعہ فقہ میں جتنے احکام میت ہیں وہ عین اسلام ہیں اور سیرت صحابہ کرام کے مطابق ہیں۔ نا معلوم اہل سنت کو شیعہ فقہ کا نام سن کر یہ اوجھ کا بخار کیوں ہو جاتا ہے؟

فقہ دیوبند میں ہے کہ میت کی قبر پہ تلقین پڑھی جائے
البتہ میت کو اس کی ماں کے نام سے پکارا جائے

١- اہل سنت کی معتبر کتاب نیل الاوطار ص۱۳۲ ج۳ باب الدعا بعد دفنہ

٢- اہل سنت کی معتبر کتاب کنز العمال ص۱۲۰ ج۸ کتاب الموت ذکر تلقین

٣- اہل سنت کی معتبر کتاب زاد المعاد ص۱۴۸ ذکر دفن میت از ابن قیم

۴- اہل سنت کی معتبر غنیۃ الطالبین ص۱۳۹ ج۲ ذکر احکام میت

غنیۃ اور نیل الاوطار میں ہے عن ابی امامۃ ان النبی قال

کی عبارت ہے اذا مات احدکم فسویتم علیہ

التراب فلیقم احدکم علی راس قبرہ ثم یقول یا فلان

ابن فلانۃ فانہ یسمعہ ولا یجیب ثم لیقل یا فلان ابن فلانۃ

ثانیۃ فقال رجل یا رسول اللہ فان لم یعرف اسم امہ

قال فلینسبہ الی امہ حواء یا فلان بن حواء

ترجمہ: ابو امامہ راوی ہیں کہ نبیؐ پاک نے فرمایا کہ جب تمہارا کوئی عزیز مر جائے اور تم اس پر مٹی ڈال لو تو ایک شخص اس کی قبر کے نزدیک کھڑے ہو کر یہ کہے کہ اے فلاں بیٹا فلانی کی جگہ اس کی ماں کا نام لے۔ تحقیق وہ سنتا ہے اور جواب نہیں دے سکتا۔ پھر دوبارہ کہے اے فلاں بیٹا فلانی کا ایک مرد نے سوال کیا کہ یا رسول اللہ اگر اس میت کی ماں کا نام معلوم نہ ہو تو پھر آنجناب نے فرمایا کہ پھر اس کو اماں حوا کی طرف نسبت دے۔

فرقہ دیوبند کی گواہی کہ قبر میں سنت تسطیح ہے مگر شیعوں کی ضد میں تم قبر کو ڈھلان والی بناؤ

۱۔ اہلِ سنت کی معتبر کتاب رحمۃ الامۃ ص ۸۹/۱ فصل والسنۃ فی القبر

۲۔ اہلِ سنت کی معتبر کتاب میزان الکبریٰ ص ۲۲۷/۱ ذکر دفن

رحمۃ الامۃ کی عبارت: السنۃ فی القبر التسطیح وھو اولی علی الراجح من مذھب الشافعی وقال ابو حنیفۃ ومالک واحمد التسنیم اولی لان التسطیح صار شعار الشیعۃ

ترجمہ: قبر کو اوپر سے برابر کر دینا یہ سنت ہے اور امام شافعی کے مذہب میں یہ زیادہ بہتر ہے مگر امام اعظم اور مالک اور احمد فرماتے ہیں کہ قبر کو اوپر سے یوں بناؤ جیسے اونٹ کی پشت ہے کیونکہ تسطیح قبر کی یعنی اوپر سے قبر کو برابر بنا دینا یہ شیعوں کی نشانی ہے۔

میزان کی عبارت: من ذالک قول الائمۃ الثلثۃ ان التسطیح للقبر اولی لان التسطیح قد صار من شعار الروافض

ترجمہ: مالک احمد اور نعمانی تینوں اماموں کا فتویٰ ہے کہ قبر کو ڈھلان والی بناؤ کیونکہ سطح دار قبر بنانا روافض کی نشانی ہے۔

نوٹ:

یہ حوالہ ارشاد الساری شرح بخاری ص ۴۷۸/۲ ذکر صفۃ قبر النبی اور فتح الباری ص ۲۵۶/۳ میں بھی لکھا ہے۔ ارشاد الساری میں لکھا کہ نبی کریم نے اپنے بیٹے ابراہیم کی قبر مسطح بنائی تھی افسوس ہے کہ دکلاء بنو امیہ نے شیعوں کی ضد میں سنت نبوی کے ترک کو حلال بنا لیا۔

اہل سنت نے غسل مس میت کو ترک کر کے شریعت کی مخالفت کی ہے

۱- اہل سنت کی معتبر کتاب الروضۃ الندیہ شرح درر البہیۃ ص۵۵ ج۱ ذکر غسل
۲- اہل سنت کی معتبر کتاب سنن ابی داؤد ص۲۰۱ ج۲ کتاب الجنائز
۳- اہل سنت کی معتبر کتاب نیل الاوطار ص۲ ج۱ باب من غسل میت
۴- اہل سنت کی کتاب کنز العمال ص۱۳۹ ج۵ کتاب الطہارۃ
۵- اہل سنت کی معتبر کتاب کنز العمال ص۸۱ ج۸ کتاب الموت

الروضۃ الندیہ کی عبارت { ویشرع ای الغسل للصلوٰۃ الجمعۃ وللعیدین ولمن غسل میتا

ترجمہ: غسل کرنا ثابت ہے نماز جمعہ اور عیدین کے لئے اور اس شخص کے لئے جو میت کو غسل دے اس کے بعد نواب صدیق حسن خان فرماتے ہیں کہ یہ غسل مس میت حضرت علیؑ اور ابوہریرہ اور مذہب امامیہ کے نزدیک واجب ہے اور ذھب الجمھور انہ مستحب اور جمہور یعنی عام اہل سنت کے نزدیک مستحب ہے اور کنز العمال میں بھی اسی طرح لکھا ہے کہ جو شخص میت کو غسل دے وہ بعد میں خود بھی غسل کرے۔ شیعہ کہتے ہیں کہ غسل مس میت اور غسل غاسل میت میں دلیل ایک ہی جاری ہوتی ہے اس لئے دونوں کو غسل کرنا پڑے گا اور ہماری مذکورہ دلیل سے ان پڑھے لکھے جاہل ملاؤں کا جواب ہو گیا کہ جو کہتے ہیں کہ شیعوں کے نزدیک مردہ کتے سے زیادہ پلید ہے۔ کتے کو ہاتھ لگانے سے شیعہ صرف ہاتھ دھوتے ہیں اور میت کو ہاتھ لگا کر غسل کرتے ہیں

شیعہ کہتے ہیں اہل سنت کے ہاں بھی غسل مس میت کا حکم ہے پس دونوں

مذہب برابر ہو گئے یا یوں سمجھ لیں کہ نواصب کے مذہب میں انسانی

مردہ پیشاب و پاخانہ کی مانند ہے اس نجاست کو ہاتھ لگانے سے

نواصب صرف ہاتھ دھوتے ہیں جیسا کہ مردہ آدمی کو ہاتھ لگانے سے وہ

صرف ہاتھ دھوتے ہیں۔

اسلام کے ٹھیکیداروں کو دعوت فکر

ارباب انصاف بنگلے کے ملاں جن کو ماں جن کر پھینک آئی تھی

اور چاچا بھی نہیں تھا وہ بھی آج ہمارے نے ماں کے مفتی بنے پھرتے ہیں

اور وہ اپنے لعنت زدہ گنجے سر سے کراچی بواسیر اور کنڈ کیڑے والی

گانڈ تک زور زور لگا کر کہتے ہیں کہ معاذ اللہ شیعہ کافر ہیں اور شیعوں کی فقہ

جعفریہ کا نام سن کر ان کو ہارٹ اٹیک کا دورہ پڑ سکتا ہے۔ ہم ان جیسے نواصب

اور کلاب بنو مروان پر واضح کرنا چاہتے ہیں کہ فقہ جعفریہ عین اسلام ہے اور

اس کے تمام احکام مطابق قرآن و سنت ہیں اور اہل سنت کے چار اماموں

اور دیگر بزرگان اہل سنت میں سے کوئی نہ کوئی فقہ شیعہ کے موافق ہے نمونہ

کے طور ہم نے چند احکام میت ذکر کئے ہیں اور ان بدھو ملاں صاحبان کو

دعوت فکر دی ہے جو مسجدوں میں بیٹھ کر ڈینگیں مارتے ہیں کہ ۵ تکبیر جنازہ یا میت

کے پاؤں قبلہ کی طرف کرنا یا جریدتین کا قبر میں رکھنا وغیرہ ہماری کتابوں میں

میں کہاں لکھا ہے دکھاؤ۔ ارباب انصاف ہم نے نمونہ کے طور پر چند مسائل

دکھائے ہیں اور دعوت فکر دی ہے کہ اہل سنت کا عقیدہ کہ ہماری چاروں

فقہ حق ہیں پس فقہ شیعہ جب کہ وہ چاروں کے مخالف نہ ہو تو اس کو بھی وہ حق

مانیں اور ان کے نعروں کا جواب یہ ہے تا سٹری جعفر علا تحریب تیرا

بریلوی محدث کا یہ دعویٰ کہ ابوبکر نے بنت رسولؐ فاطمہ زہراؑ کا جنازہ پڑھا ہے یہ امام اہل سنت بخاری کے نزدیک جھوٹ ہے

۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب صحیح بخاری صفحہ ۱۳۹ جلد ۵ باب غزوہ خیبر

۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب الاصابہ فی تمیز الصحابہ صفحہ ۳۶۷ جلد ۴ ذکر فاطمہؑ

صحیح بخاری کی عبارت] فلما توفیت دفنہا زوجہا علیؑ لیلا ولم یوذن بہا ابابکر وصلی علیہا آخر تک

ترجمہ: جب بنت رسولؐ فاطمہؑ زہراء کی وفات ہوئی تو انکو انکے شوہر علی بن ابی طالب نے رات کے وقت دفن فرمایا اور انکی وفات کی اطلاع تک بھی ابوبکر کو نہ دی اور حضرت فاطمہ کی نماز جنازہ حضرت علی نے خود پڑھی

الاصابہ کی عبارت] من طریق الشعبی قال صلی ابوبکر علی فاطمۃ وھذا فیہ ضعف وانقطاع

ترجمہ: شعبی کی روایت سے آیا ہے کہ حضرت فاطمہ کی نماز جنازہ ابوبکر نے پڑھی۔ اور یہ روایت ضعیف ہے اور اس میں جھوٹ ہے۔

نوٹ: ارباب انصاف کیا وجہ ہے کہ سچے وابول بالا۔ اور جھوٹے وا منہ کالا امام اہل سنت بخاری کہتا کہ ابوبکر کو تو حضرت فاطمہ کی وفات کی اطلاع تک نہ دی گئی اور انکی نماز جنازہ انکے شوہر حضرت علیؑ نے خود پڑھی۔ اور بریلوی محدث نیر محمدی کہتا ہے کہ انکی نماز جنازہ ابوبکر نے پڑھی بخاری اور نیر محمدی کی ایک خبر جھوٹی ہے۔ اور اس مسئلہ میں ان دونوں میں سے جو بھی جھوٹا ہے چشم ما روشن دل ماشاد۔ یہ بات لگا لوتی ہے جھوٹ تلوار سے!

سچے وابول بالا اور جھوٹے وا منہ کالا

نبی کریم کے غسل و کفن و دفن و نماز جنازہ کے وقت ابوبکر و عمر دونوں غیر حاضر تھے۔ اور بریلوی محدث کی اس مسئلہ میں صفائیاں خرافات البعیر کی

۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب فتح الباری ص ۲۵ ج ۴ الجنائز باب موت الاثنین

۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب عمدۃ القاری باب رجم الحبلی ص ۱۶۷ ج ۱۱ ص ۲۳۲ ج ۴

۳۔ اہل سنت کی معتبر کتاب بخاری شرح کرمانی رجم الحبلی ص ۲۱۹ ج ۲۳

۴۔ اہل سنت کی معتبر کتاب ارشاد الساری شرح بخاری ص ۲۵ ج ۱۰

۵۔ اہل سنت کی معتبر کتاب کنز العمال کتاب الخلافۃ مع الامارۃ ص ۱۴۰ ج ۳

شرح کرمانی عمدۃ القاری — قال عمر وانا واللہ ما وجدنا فیما حضرنا

ارشاد الساری کی عبارۃ — من امر اقوی من مبایعۃ ابی بکر ای کان فی

رسول اللہ ونحوہ ولان اہمال امر المبایعۃ کان مودیا الی الفساد

الکلی واما دفنہ فکان العباس وعلی وطائفۃ مباشرین وما

کان یخرج من اشتغالہ بالمبایعۃ محذور من ذالک

امیر عمر کا اقرار کہ ہم نے غسل و کفن و نماز جنازہ و دفن نبی چھوڑ دیا تھا

ترجمہ بخاری شریف میں یہ قول عمر لکھا ہے کہ خدا کی قسم نبی کریم کی وفات کے بعد جو امور غسل و کفن اور جنازہ و دفن ہمیں درپیش آئے تھے ان میں سے ہم نے بیعت ابوبکر کو زیادہ مضبوط اور فضیلت والا پایا۔

اس قول عمر کی تشریح میں شارحین بخاری لکھتے ہیں کہ امیر عمر کی مراد من امر سے یعنی ای من دفنہ رسول اللہ ونحوہ ۔ اور ونحوہ سے

جنازہ اور غسل دکفن شامل ہوئے۔ دفن نے اور جنازہ رسول اللہ سے بیعت ابوبکر اگر ہے افضل تھی کہ بیعت کی طرف توجہ نہ دینا اور امت کو مہمل چھوڑنا ایک فساد اور جھگڑا کی طرف لے جاتا۔ اور دفن نبیؐ کے خاطر تو حضرت علیؑ اور جناب عباسؓ اور کچھ لوگ موجود تھے اور وہ یہ کام کر رہے تھے اور ہمارے بیعت ابوبکر میں مشغول رہنے سے اور ہمارے جنازہ رسول میں شامل نہ ہونے سے کوئی حرج بھی نہیں ہے

مدعی سست اور گواہ چست کی کہاوت مولوی محمد علی پر صادق آتی ہے

ارباب انصاف کہاوت ہے کہ مدعی سست اور گواہ چست۔ حسب قول بالا۔ اور جھوٹ دامن گیر۔ عمر بن خطاب خود اقرار کر رہا ہے کہ میں نے اور ابوبکر نے وفات نبیؐ کے بعد آنجناب کے دفن تک تمام امور میں حاضری نہیں دی جس کا مطلب ہے کہ ہم دفن نبیؐ کے بعد اپنے جھگڑے سے فارغ ہوئے تھے اور اس اقرار کی بخاری شریف اور شروحات بخاری میں ایک دو بار ہے اور بخاری کی روایتوں کی بابت سند نہیں دیکھی جاتی کیونکہ اہل سنت کے نزدیک بخاری قرآن کی طرح ساری صحیح ہے۔ اور مولوی محمد علی کہتا ہے کہ ابوبکر اور عمر غسل دکفن اور جنازہ و دفن کے وقت موجود تھے۔ اور اگر یہ اختلاف کا نتیجہ ہے کہ یا تو مولوی جھوٹا ہے اور یا شیخین بمعیت امام بخاری جھوٹا ہے۔ اس بریلوی محدث کو ہم ہماور اور مشورہ دیتے ہیں کہ وہ ایک خواہ مخواہ کا جھوٹ بنا کر ابوبکر و عمر کے سر نہ تھونپ دے شیخین بیچارے جب خود اقرار کرتے ہیں کہ ہم نے نبی کریم کے غسل و کفن اور جنازہ و دفن میں شرکت نہیں کی تو مولانا صاحب آپ کیا خواہ مخواہ [illegible]

ابوبکر اور عمر دفن نبی کے بعد واپس آئے تھے

کنز العمال کی عبارت: ان ابا بکر و عمر لم یشہدا دفن النبی وکانا فی الانصار فدفن النبی قبل ان یرجعا

ترجمہ: عروہ راوی ہے کہ ابوبکر اور عمر دفن کے وقت حاضر نہ تھے ان کے واپس آنے سے پہلے نبی کریم دفن کر دیئے گئے تھے۔

نوٹ: ارباب انصاف بخاری شریف اور کنز العمال دونوں کتب اہل سنت گواہ ہیں کہ ابوبکر اور عمر دونوں کو نبی کریم کو غسل و کفن اور جنازہ و دفن کرنے کی سعادت سے کچھ بھی نصیب نہیں ہوا۔

اعتراض: ایسی روایات موجود ہیں جن کی لفظ مہاجرین و انصار موجود ہے اور یہ بھی لکھا ہے کہ انہوں نے دس دس کی ٹولیوں میں جنازہ پڑھا ہے۔

جواب: ہمارا موضوع عنوان خاص ہے اور وہ ابوبکر و عمر رہے اور ہم نے بخاری شریف و کنز العمال سے پیش کیا ہے کہ یہ دونوں مذکورہ سعادت سے محروم تھے اور وہ عام لا یدل علی الخاص، یعنی ضروری نہیں ہے کہ جہاں عام پایا جائے وہاں خاص بھی پایا جائے۔

چیلنج بیس ہزار نقد انعام

بریلوی محدث اور تمام اہل سنت کو ہم چیلنج کرتے ہیں کہ اگر وہ بخاری شریف و ذکر روایات بخاری سے ہمارے پیش کردہ حوالہ جات کو غلط ثابت کر دیں تو ہم انکو بیس ہزار انعام دیں گے۔ اس مسئلہ کی تفصیلات کے لئے ہماری کتاب بشارت معادیہ ص ۲۱۳ کی طرف رجوع کیا جائے۔

[illegible]

نبی پاک کی بیٹی فاطمہ زہرا نے اس دکھ کا اظہار بھی فرمایا ہے کہ ابوبکر اور عمر نے نبی کریم کا جنازہ چھوڑ دیا تھا

اہل سنت کی معتبر کتاب الامامۃ والسیاسۃ صفحہ ۱۲ طبع مصر فوقفت فاطمۃ علی بابہا فقالت لا عہد لی بقوم حضروا اسوأ محضر منکم ترکتم رسول اللہ جنازۃ بین ایدینا وقطعتم امرکم۔

ترجمہ: جب عمر ابوبکر کی حکومت کو منوانے کے لئے فاطمہ بنت رسول اللہ کے در پر آگ اور لکڑیاں لایا تھا اس وقت جناب فاطمہ نے اپنے دروازے پر کھڑے ہو کر فرمایا تھا کہ اے عمر تم اور تمہارے ساتھی بدترین قوم ہو تم نے جنازہ رسول اللہ کو ہمارے ہاتھوں میں چھوڑ دیا اور حکومت پر قبضہ کر لیا۔

ابوبکر کی لاش نبی کریم پر ایک بہت بڑی بے ادبی

اہل سنت کی معتبر کتاب ریاض النضرہ صفحہ ۱۹۸ ذکر وفات

اہل سنت کی معتبر کتاب روضۃ الصفا صفحہ وفات النبی فقال ابوبکر اما بعد فمن کان منکم یعبد محمداً فان محمداً قد مات

ترجمہ لاش نبی پر کھڑے ہو کر ابوبکر نے کہا تھا کہ جو شخص محمد کی پوجا اور عبادت کرتا تھا اسکو معلوم رہے کہ محمد مر گیا ہے۔

نوٹ ان الفاظ سے ابوبکر نے شان رسالت کی توہین کی ہے کیونکہ صحابہ نبی کریم کی عبادت اور پوجا پاٹ نہیں کرتے تھے۔

جس مسکین کو بات سلیقہ بھی نہ تھا وہ بھی خلیفہ بن گیا [illegible]

نبی کریم کی قبر کے نزدیک دفن ہونا عائشہ کے نزدیک فضیلت نہیں ہے

اہل سنت کی معتبر کتاب صحیح بخاری صـ۱۳۲ کتاب الجنائز

باب ماجاء فی قبر النبی : عن هشام عن أبيه عن عائشة انها اوصت عبد الله بن زبير لا تدفنی معهم وادفنی مع صواحبی بالبقيع لا أزكى به ابدا

ترجمہ : بی بی عائشہ نے عبد اللہ بن زبیر کو وصیت کی کہ مجھے نبی کریم اور ابو بکر و عمر کے ساتھ دفن نہ کرنا مجھے میری سوکنوں کے ساتھ بقیع میں دفن کرنا ۔ میں نبی کے ساتھ دفن کئے جانے کے سبب پاک نہیں کی جاؤں گی ۔

ابو بکر اور عمر کا قبر نبی کے قریب دفن ہونا کوئی فضیلت نہیں ہے

ارباب انصاف کچھ ملاں بالخصوص تشریح کر کے کہتے ہیں کہ ہمارے ابو بکر اور عمر قبر نبی کے قریب دفن ہیں مگر انکی اس فضیلت پر بی بی عائشہ نے پانی پھیر دیا ہے ۔ بقول عائشہ انہوں نے وفات نبی کے بعد ایسے کرتوت کئے کہ اب قبر نبی کریم کے قریب دفن ہونا انکو پاک نہیں کر سکتا اسی طرح ابو بکر و عمر نے وفات نبی کے بعد ایسی غلطیاں کیں کہ قبر نبی کے قریب دفن ہونا انکو پاک نہیں کر سکتا :

کہاوت مشہور ہے کہ بھادوں سوکھا ہو تا ساون دھلنے ۔ کہاں سے ہوتی تو ہوتی ہے مجھے ابو بکر اور عمر کا قبر نبی کریم کے قریب دفن ہونا انکی فضیلت نہیں ہے بلکہ انکی مذمت ہے کیونکہ وہ نبی کریم کے گھر میں آنجناب کی اجازت کے بغیر داخل ہو گئے تھے ! بھادوں سوکھا ہو تا دھلنے ، کہاں سے ہوتی تو ہوتی گا

فقہ پارہ ۵۷۔ اہل سنت کا عقیدہ ہے کہ میت کی لاش تین دن تک

کوڑے پر پڑی رہے تاکہ ایک ٹانگ کتے لے جائیں

۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب البدایہ والنہایہ صفحہ [illegible]

۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب الاستیعاب صفحہ ۴۷۸ ذکر عثمان

۳۔ اہل سنت کی معتبر کتاب حیوۃ الحیوان صفحہ ۶۷۸ الدوز

۴۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ واقدی منقول از تشیید صفحہ ۲۲۰

البدایہ کی عبارۃ	امیر عثمان قتل کے بعد بغیر دفن کے تین دن تک پڑا رہا یہاں تک کہ خراب ہو
الاستیعاب کی عبارۃ	لما قتل عثمان بن عفان القی علی المزبلۃ ثلثۃ ایام۔

امیر عثمان قتل کے بعد تین دن تک کوڑے پر پڑے رہے۔

تاریخ واقدی کی عبارۃ	و ترک مطروحا علی مزبلۃ ثلثۃ ایام حتی ذہب بحجلہ الکلاب

امیر عثمان قتل کے بعد بڑے ادب سے کوڑے پر رکھ دیئے گئے حتی کہ جناب کی ایک ٹانگ کتے لے گئے تھے۔

نوٹ۔ ارباب انصاف یہ ہے فقہ صحابہ کرام جسکا دوسرا نام ہے فقہ دیوبند اور فقہ حزب الاحناف۔ اور تمام سنی بھائیوں سے گزارش ہے کہ جب مولوی محمد علی ناصبی مرے تو اس کی لاش کو بھی تین دن تک کوڑے پر رکھنا تاکہ دفن عثمان کی یاد تازہ ہو جائے تین دن تک صحابہ نے عثمان کو دفن نہیں کیا [illegible]

مولوی محمد علی ناصبی سمیت تمام اہل سنت کو دعوت فکر

ارباب انصاف احکام میت فقہ جعفری میں جتنے بھی ہیں وہ فقہ اہل سنت میں اور احادیث اہل سنت میں موجود ہیں۔ پس اہل سنت علماء کا میت کے کسی مسئلہ کے بارے شیعوں پر اعتراض کرنا بے انصافی اور بہت بڑی بے حیائی ہے اور احکام میت کے بارے شیعوں کو کتب احادیث میں اگر احادیث مختلف ملیں تو شیعوں کی مجبوری واضح ہے کہ شیعوں کے امام مظلوم رہے ہیں اور شیعہ روات احادیث بھی مظلوم رہے اور کسی بادشاہ وقت نے انکی سرپرستی نہیں کی بلکہ ہر زمانہ کے ظالم حکام شیعوں پر ظلم کرتے رہے اور علماء و روات شیعہ زندانوں میں تکالیف برداشت کرتے رہے۔

اہل سنت کی ہر زمانہ میں حکومت رہی ہے پس انکی احادیث اور فقہ بھانت بھانت کے اقوال کا مجموعہ کیوں ہے

محمد علی ناصبی اس امر کی وضاحت کریں کہ انکی کتب احادیث میں اور کتب فقہ میں شیعہ فقہ کے مطابق فتاویٰ اور احادیث کیوں ہیں؟ بقول حرانی طاؤس کے کہ شیعہ اسلام سے دور ہیں بجز اہل سنت کہ جنہوں نے اسلام کو [illegible] ہے شیعوں کے فتاویٰ کے مطابق فتاویٰ دیئے کیوں دیتے رہے۔

ہمارے تنبیہ سے آپ شکایت ضرور کریں گے مگر تم آپ ہمیں جب ذریت ابن سبا کہتے ہیں تو ہم آپکو اور آپکے بڑوں کو چوم کر کس طرح رکھ سکتے ہیں۔ معاویہ اور اسکے عقیدت

کیا شیعہ میت کو گز کرتے ہیں

وہ ملاں جو گھانڈ میں گز کروانے والے مشائخ کی روحانی اولاد ہیں اور بیگم افلیح کے روحانی فرزند ہیں انھوں نے شیعان حیدر کرار کے خلاف پروپیگنڈا کیا ہوا ہے کہ یہ لوگ میت کو گز کرتے ہیں پس مذہب شیعہ غلط ہے اور ان سے دور رہنا بہتر ہے۔

پہلی بات تو یہ ہے کہ حضرت ابوبکر کا ایک بیٹا محمد نامی جس کی ماں اسماء تھی وہ بھی شیعہ تھا شاید اس نے اپنے باپ کو گز کیا ہوگا اس لئے مشہور ہوگیا

میت کو گز کرنے کے بارے میں شیعہ اور نواصب کا ایک فیصلہ کن مناظرہ

کافی عرصہ کی بات ہے کہ ہمارے ایک دوست میر صاحب نے ہمیں ایک مناظرہ کی داستان جس کو ہم کسی کمی یا زیادتی کے بغیر قارئین کے سامنے تحریر کرتے ہیں تال قال میر صاحب کہ میر صاحب نے فرمایا کہ ہمارے علاقے میں جس کا نام ہے ریاستہائے متحدہ بنو امیہ وہاں دو بستیاں تھیں ایک فاروق آباد اور دوسری عثمان والا۔ ان میں زیادہ تر آبادی عمروان کی تھی اور قلیل مقدار آبادی ہم شیعوں کی بھی تھی اور مسائل پر طرفین کا تبادلہ خیال ہوتا ہی تھا۔ ایک دفعہ میت کو مسئلہ گز کرنے کے موضوع پر دونوں طرفین سے مناظرہ طے پا گیا مختصر کہ وقت مقررہ پر مناظرہ شروع ہو گیا شیعہ مناظر میر صاحب تھے مناظر اعظم نواصب نے کھڑے ہو کر خطبہ کے بعد بیان فرمایا۔

کہ شیعہ فقہ کو کوئی شریف قبول کرنے کے لئے تیار نہیں ہے کیونکہ اس فقہ والے میت کو گرم کرتے ہیں اور وہ اس طرح کہ جب کوئی آدمی مرتا ہے تو ایک کمرہ میں اس کو تین آدمی اس طرح کرتے ہیں کہ دو آدمی اس کی ٹانگیں کھولتے ہیں اور ایک آدمی لوہے کا ڈنڈا لے کر اس کی پاخانہ والی جگہ میں داخل کرکے اسے ہلاتا ہے اور جو خون اس وقت میت کا نکلتا ہے اس کو یہ لوگ چھان کر رکھ لیتے ہیں اور وہ پانی ان لوگوں میں بڑا متبرک سمجھا جاتا ہے اس چیز کو مناظرنے دو امنٹ تک خوب مرچ مسالہ لگا کر پیش کیا اور مجمع عش عش کر اٹھا۔

میر صاحب رحمۃ اللہ

اس کے بعد میر صاحب اُٹھے اور انھوں نے فرمایا کہ قوم معاویہ کی فقہ کو شرفا تو کجا رہ گئے کوئی کمینہ بھی قبول کرنے کے لئے تیار نہیں ہے کیونکہ ان کے ہاں جب کوئی جوان لڑکی مر جاتی ہے تو غسل و کفن کے بعد یہ لوگ اس کو سرخ سرخی پوڈر لگاتے ہیں اور پھر ایک طاقتور نوجوان کو بلا کر یہ ہدایت جاری کرتے ہیں کہ بیٹا دیکھو یہ کنواری قیامت کے دن فریاد کرے گی میں ایک پکا ہوا میٹھا میوہ تھا اور مجھے کسی نے استعمال نہیں کیا۔

تم اس میت کے ساتھ ہمبستری کرو پھر وہ نوجوان اس کنواری کے ساتھ وہ کار کرتا ہے جو اس کنواری کو حشر تک یاد رہے گی

میر صاحب کا وقت ابھی باقی تھا مگر دوسری طرف کے ملاں نے شور کر دیا کہ یہ جھوٹ بک رہا ہے۔ ہماری فقہ کی کسی کتاب میں یہ مسئلہ نہیں ہے۔

میرصاحب نے فرمایا کہ شیعوں کے خلاف جو تو بک رہا تھا وہ بھی کسی کتاب میں نہیں ہے۔ اور میرا وقت ابھی باقی ہے بیٹھ جاؤ پھر میرصاحب نے فرمایا کہ قوم معاویہ خیل کی کتابوں میں باب غسل خباثت میں لکھا ہے کہ جب دو مقام ختنہ مل جائیں۔

معلوم ہوا کہ ان کے ہاں لڑکے اور لڑکی دونوں کا ختنہ کیا جاتا ہے اور ختنہ کے وقت جو گوشت کا ٹکڑا کاٹا جاتا ہے اس کو یہ لوگ کسی جگہ محفوظ رکھ لیتے ہیں جب ان کا کوئی مرد یا عورت مرے تو اس گوشت کے ٹکڑا کو یہ لوگ غسل کفن کے بعد اس میت کے منہ میں زبان کے اوپر رکھ دیتے ہیں۔ جب قبر میں فرشتے سوال کرتے تو کون ہے تو وہ کہتا ہے کہ میں اہل سنت ہوں اور زبان نکال کر دکھاتا ہے کہ یہ سنت میری زبان پر ہے۔

ارباب انصاف اس کے بعد ملاں ازم نے ہر طرف سے جھوٹ جھوٹ کہہ کر ایک ہنگامہ کھڑا کر دیا۔ بڑی مشکل سے لوگوں کو چپ کرایا گیا۔

اور پھر میرصاحب نے فرمایا کہ میرے پیش کردہ دونوں مسئلہ اسی کتاب میں ہیں جس میں گزرنے والا مسئلہ لکھا ہے۔ پھر لڑائی تک نوبت آنے والی تھی کہ معززین نے مداخلت کر کے مناظرہ بند کرا دیا۔

پھر علماء دیوبند کی ایک خفیہ میٹنگ ہوئی اور اس میں یہ قرار داد پاس ہوئی کہ شیعوں کی مجالس میں شرکت سے اور ان کی کتابیں پڑھنے سے اپنے عوام کو روکا جائے ورنہ عوام ہمارے ہاتھ سے نکل جائیں گے

فقہ دیوبندیں بحالت نماز مرد کا عورت کو چومنا اور

عورت کا مرد کو چومنا جائز ہے کوئی گناہ نہیں کیا ہے

۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب فتاوی عالمگیری صفحہ ۱۰۲ باب ۔۔۔
۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب فتاوی قاضی خان صفحہ ۔۔ کتاب الصلوٰۃ
۳۔ اہل سنت کی معتبر کتاب الدر المختار صفحہ ۶۲۹ باب الصلوٰۃ
۴۔ اہل سنت کی معتبر کتاب ردالمحتار صفحہ ۶۲۹ باب الصلوٰۃ
۵۔ اہل سنت کی معتبر کتاب فتح القدیر لابن ہمام صفحہ ۲۲۲ منقول از استقصاء صفحہ ۲۳۸
۶۔ اہل سنت معتبر کتاب سراج وہاج صفحہ ۔۔ منقول از استقصاء الافحام صفحہ ۲۳۸
۷۔ اہل سنت کی معتبر کتاب بحر الرائق صفحہ ۔۔ از استقصاء الافحام صفحہ ۲۳۰
۸۔ اہل سنت کی معتبر کتاب فتاوی ظہیریہ صفحہ ۔۔ از استقصاء الافحام صفحہ ۲۳۰

ردالمحتار اما لو قبلت المرأۃ المصلی ولم یشتہہا لم تفسد صلوتہ

کی عبارت اگر عورت کسی مرد کو اس کی حالت نماز میں چوم لے اور مرد کو شہوت نہیں ہوئی تو مرد کی نماز صحیح ہے ۔

وذکر فی البحر عن شرح الزاہدی انہ لو قبل المصلیۃ لا تفسد صلاتہا ومثلہ فی الجوہرۃ وعلیہ فلا فرق

علامہ ابن عابدین نے زین الدین بن نجیم المصری کی کتاب بحر الرائق کے حوالے سے لکھا ہے کہ اگر مرد نماز پڑھنے والی کسی عورت کو حالت نماز میں چوم لے تو عورت کی نماز فاسد و باطل نہیں ہوتی اور یہ فتوی شرح زاہدی کتاب الجوہرۃ میں بھی لکھا ہے ۔

فتاوی قاضی اور ولو قبلت المصلی امرأۃ ولم یشتہا لم تفسد صلاتہ۔
عالمگیری کی عبارت اور اگر عورت کسی مرد کو حالت نماز کی چومے تو مرد کی
نماز باطل نہیں ہے بشرطیکہ مرد کو شہوت نہ آئے۔
نوٹ: شیخ رضی الدین بن ابی بکر بن علی بن محمد الحداد الیمنی نے سراج
وہاج میں اسی فتوی کو لکھا ہے کہ اگر عورت نمازی کو چومے تو عورت کی نماز
باطل نہیں ہے اور اگر مرد بغیر شہوت کے عورت نمازی کو چومے تو عورت کی نماز
باطل نہیں ہے اور قاضی محمد بن احمد بن عمر ظہیر الدین البخاری نے فتاوی
ظہیریہ میں بھی اس فتوی کو لکھا ہے۔ اور زین الدین ابن نجیم مصری نے
بحر الرائق شرح کنز الدقائق میں باقاعدہ بحث کے بعد یہ نتیجہ نکالا ہے مرد
اور عورت بحالت نماز جب ایک دوسرے کو چومیں تو دونوں کی نماز باطل نہیں
ہوتی۔

دیوبند کے شیوخِ اسلام کو دعوت فکر

مذکورہ حوالہ جات سے چند باتیں روشن ہوگئیں ایک تو یہ پتہ چل گیا کہ
فقہ دیوبند میں بحالت نماز عورت مرد کا ایک دوسرے کو چومنا جائز ہے اور یہی
عبادت ہے اور یہ فتوی دنیوی دجال کے مزید طمانچہ ہے۔ اور یہ بھی پتہ چل گیا کہ علماء
دیوبند اہل سنت عوام کی تمام ضروریات کا خاص خیال فرماتے ہیں یہ عوام اپنے مرجع
اہل امیر کی طرح بیت شہوت پرست تھیں انتخاب کو بحالت روزہ جماع کرنا کثر الاعمال
ص ۲۲۴ میں اور بحالت جنابت نماز پڑھنا ص ۲۲۳ میں لکھا ہے پس سنی مرد مغیرہ
بن شعبہ کی مانند اور انکی عورتیں ہندہ بنت عتبہ کی طرح شہوت پرست تھے پس بچے
علماء نے انکی دلجوئی کے لیے خوب سا فیصلہ کرکے یہ فتوی نکال لیا ہے۔

فقہ دیوبندی میں بحالت نماز عورت کی شرمگاہ کی زیارت جائز ہے

۱ اہل سنت کی معتبر کتاب فتاوی عالمگیری ج ۱ ص ۱۰۴ باب کتاب الصلوٰۃ

۲ اہل سنت کی معتبر کتاب فتاوی قاضی خان ص ۴۲ کتاب الصلوٰۃ

۳ اہل سنت کی معتبر کتاب فتح القدیر ص از استقصاء الافحام ص ۲۳۸

۴ اہل سنت کی معتبر کتاب سراج وہاج منقول از استقصاء

۵ اہل سنت کی معتبر کتاب فتاوی تاتارخانیہ ص منقول از استقصاء

۶ اہل سنت کی معتبر کتاب فتاوی بحر الرائق ص منقول از زہر اثنا عشریہ ص ۱۶۹/۲

قاضیخان کی وکذا لو نظر المصلی الی فرج امراۃ بشہوۃ حرمت علیہ
عبارت امھا و ابنتھا ولا تفسد صلوتہ وکذا لو نظر الی فرج المطلقۃ
طلاقا رجعیا عن شہوۃ یصیر مراجعا ولا تفسد صلوۃ

ترجمہ:- اگر کوئی دیوبندی نمازی کسی عورت کی شرمگاہ کو بحالت نماز شہوت کے ساتھ دیکھے تو اس عورت کی ماں اور بیٹی اس پر حرام ہے اور اگر دیوبندی کسی عورت کو طلاق دے کے بعد رجوع بھی کر سکتا ہو اور پھر اس طلاق دی ہوئی عورت کی شرمگاہ کو بحالت نماز شہوت کے ساتھ دیکھے تو وہ عورت بھی اس پر حلال ہو جائے گی اور نماز بھی باطل نہیں ہوگی۔

نوٹ: یہ فتویٰ بھی دیوبندی وہابی علماء کے منہ پر طمانچہ ہے یہ فتویٰ ہی ہے یا کوئی چیز ہے سبحان اللہ دل کی آنکھیں انوار قدسی کی زیارت کریں اور ظاہری آنکھیں دیوبندن کی شرمگاہ کی زیارت کریں ایک وقت دو عبادتیں کیا اس فتویٰ پر صحابہ کرام بھی عمل فرماتے تھے کیا یہ سنت ابوبکر و عمر و عثمان وغیرہ ہے کیونکہ یہی دیوبندی اسلام ہے۔

فقہ دیوبندیہ کا فتویٰ کہ دوران نماز یعنی حالت نماز میں عورت کے

ساتھ جماع کرنا جائز ہے اور انزال نہ ہو تو نماز بھی صحیح ہے

۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب فتاویٰ عالمگیری صفحہ [illegible] باب

۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب فتاویٰ قاضی خان صفحہ [illegible] کتاب الصلوٰۃ

۳۔ اہل سنت کی معتبر کتاب رد المختار صفحہ ۴۳۸ کتاب الصلوٰۃ

۴۔ اہل سنت کی معتبر کتاب بحر الرائق شرح کنز الدقائق منقول از استقصاء الافحام

وجواب منتہی الکلام صفحہ ۳۳۹ مؤلف علامہ حامد حسین رحمۃ اللہ علیہ۔

بحر الرائق کی عبارت: وکذا لو جامعها فیما دون الفرج من غیر انزال بخلاف النظر الی فرجها بشهوة فانه لا یفسد علی المختار کما فی الخلاصة

(ترجمہ) امام اہل سنت زین الدین بن نجیم المصری نے فتویٰ دیا ہے کہ اگر کوئی اہل سنت کسی عورت کے ساتھ حالت نماز میں شرمگاہ کے علاوہ جماع کرے اور حالت جماع میں اس کی شرمگاہ کو بھی دیکھے تو فتویٰ مختار یہ ہے کہ اس طرح عورت چود نا نماز کو فاسد اور باطل نہیں کرتا اور یہ بات کتاب خلاصہ میں بھی ہے۔

دیوبند کے پوپ پالوں کو دعوت انصاف

یہ مسئلہ بے شک اہل سنت میں اتفاقی ہے جیسا کہ مذکورہ چار کتب میں سے پہلی تین میں یہ لکھا ہے اگر مرد نماز پڑھتی ہوئی عورت کی رانوں میں جماع کرے اور اگرچہ عورت کی فرج سے رطوبت نکلے تو اس کی نماز [illegible] بحر الرائق جز [illegible] المحیط [illegible]

مگر دونوں صورتوں میں مرد و عورت پر نہ کسی کفارہ کا ذکر ہے اور نہ ہی اُن کی اس حرکت کی مذمت ہے اس سے معلوم ہوا کہ حالت نماز میں فقہ دیوبند میں عورت سے جماع کرنا جائز ہے صرف یہ ہے چاری عورت پر یہ بوجھ گرا ہے کہ عورت کی نماز باطل ہے وہ دوبارہ پڑھے یہ فتوی کی دلیل دجال کے شر پر ایک اور حجت ہے کہ سب کی ضرورت کے تحت ہوتے ہیں اہل سنت اپنی نمازی بیویوں سے اکثر حالت نماز میں جماع کرتے تھے اسی لئے علماء اہل سنت کو ایسے مسائل بیان کرنے کی ضرورت پڑی ہے۔

فقہ دیوبند جیسے نبی پاک کا نماز میں عائشہ کو پیار کرنا

دیوبندی احباب اب تو روشن ہو گیا کہ تمہاری شرع میں عورت کو بحالت نماز چومنا اور اسکی شرمگاہ کی زیارت کرنا اور اس کو چھونا یہ سب جائز ہے۔ اور تمہاری بخاری شریف صفحہ کتاب الصلوۃ باب الصلوۃ علی الفراش میں یہ صاف لکھا ہے۔ نبی کریم جب نماز پڑھتے تھے تو میں اُن کے قبلہ کی طرف سو جاتی تھی آنجناب جب سجدہ میں جاتے تھے تو حضور غمزہ کر میرے ساتھ غمزہ کرتے تھے یعنی مجھے ہاتھ کے ساتھ دباتے تھے۔ معلوم ہوا کہ بحالت نماز اپنی بیوی کو فقہ دیوبند میں چھیڑنا جائز ہے۔ کیا ابوبکر و عمر و عثمان بھی اور دیگر صحابہ کرام بھی اور مشائخ دیوبند بھی اور شرفاء دیوبند بھی بحالت نماز بیویاں کو چھیڑتے تھے انکی شرمگاہ کی زیارت کرتے تھے اُن کے ساتھ جماع کرتے تھے اور اُن کو مٹھیاں بھرتے تھے۔

چھلنی نے چھاج کو کیا طعنہ دینا ہے جبکہ اس میں خود کئی چھید ہیں

ہم نے اس رسالہ میں ان سنی نعمانی علماء کو دعوت فکر دی ہے جو بیچارے مدارس عربیہ میں عربی۔ فارسی پڑھتے پڑھتے سر سے گنجے ہو جاتے ہیں، اور آنکھوں سے اندھے ہو جاتے ہیں۔ اور جو کچھ وہ اپنے جھوٹے استادوں سے شیعوں کے خلاف سنتے ہیں اسی کو تمام عمر اپنے پلے باندھے رکھتے ہیں، اور خدا انکو مذہب کی سچائی پر تحقیق کی توفیق ہی نہیں دیتا۔ اور اس مسئلہ کی بابت جس طرح وہ جاہل پیدا ہوتے ہیں اسی طرح وہ ابو جہل بن کر مرتے ہیں اور نیم ملّاں اور خطرہ ایمان۔

جس سنی عالم کو بھی اپنے علم پر ناز ہے وہ ہمارے اعتراض کا جواب دے

اگر ہمارے سنی بھائیوں کے علماء کو اپنے مذہب اور فقہ کی سچائی کا یقین ہے تو یہ کوئی شرم کی بات نہیں ہے وہ کھل کر اپنی چار فقہ کی صفائی پیش کریں، صرف شیعوں کی مخالفت پر ہی گزارا نہ کریں۔

ہم نے فقہ حنفیہ پر جو تبصرہ کیا ہے قدم قدم پر کتب اہل سنت سے اس میں ثبوت بھی دیئے ہیں۔ بس پوری دنیا میں اگر کسی سنی مولانا کو اپنے علم پر ناز ہے اور اگر کسی غیرت مند سنی ماں نے کوئی غیرت مند سنی مولانا جنا ہے تو وہ اپنی فقہ نعمانیہ کی صفائی پیش کرے۔

ختم شد رسالہ ھذا ۵/۳/۹۱

خادم مذہب حقہ وکیل آل محمد غلام حسین نجفی

آخری گزارش علماء دیوبندیہ و بریلویہ کی خدمت میں

ہم شیعیان حیدر کرار ہیں اور اللہ کے فضل و کرم سے اور مولی علیؑ کی
روحانی امداد سے اور اپنے مذہب کی سچائی کے زور سے زندہ ہیں
اور قیامت تک زندہ رہیں گے اور ہر دشمن علیؑ کا دل جلا کر اور
اس کے سینے پر مونگ دل کر زندہ رہیں گے، اور دشمنان علیؑ ہمارے
مذہب کے خلاف جو کچھ لکھ سکتے ہیں، وہ ایڑی چوٹی کا زور لگا
کر بے شک لکھیں اور اپنے غوث پاک کو اور شیخین کو بھی مدد
کے لئے بے شک قبروں سے اٹھا کر لائیں۔ اور جتنی بے ایمانی
خیانت، بددیانتی، بے حیائی اور جھوٹا پراپیگنڈہ ہم شیعیان علیؑ
کے خلاف کوئی کر سکتا ہے وہ بے شک کرے اور اپنے دل کے ارمان
کو خوب نکال لے مگر یہ پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائے گا۔
معاویہ خیل محدث نے کتاب تحفہ جعفریہ لکھی اور جو اپنے
آپکو خواب میں اونٹ سمجھنے لگا ہم نے انکے جواب میں حنفیت کی
گرتی ہوئی دیوار کو "تحفہ حنفیہ" لکھ کر ایک دھکا لگا دیا ہے اور انکے
بعد بھی ارادہ انتظار کریں ہے اور ہماری تلخ تحریر کا شکوہ کرنے والے
متوجہ رہیں کہ جو لوگ ہمارے مخاطب اور مد مقابل ہیں وہ بھی ہماری
طرح شریف ہیں اور انکا لہجہ بھی ہماری طرح لہجہ ہے۔ آخر میں اللہ
پاک سے دعا کرتا ہوں کہ وہ میری اس محنت کو قبول فرما کر اس زمانہ
مسلمانوں کے لئے ہدایت کا ذریعہ بنا دے۔ "آمین ثم آمین" ۱۴/۴/۹۱

شیخ گستاخ خادم مذہب علی شاہ مردان دکھ... محمد غلام حسین ...

ہمارے شعبہ تبلیغ کی دیگر مطبوعات

مؤلف، علامہ غلام حسین نجفی